

مشاطرة العلماء

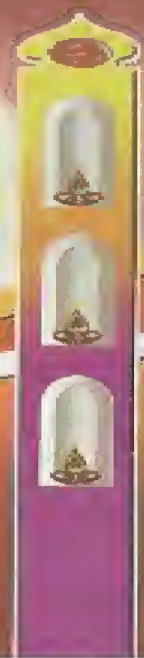
جلد دوم



تحریر

امام محمد تقی علیہ السلام

مولانا محمد حیات علی نقشبندی شری





جماعہ حقوق محفوظ ہیں

2010ء

پرچہ..... 1000

زیر اقدام..... 200

نہج انعام..... نہج اب علی ناز

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

رائے صلاح الدین کمرل ایڈوکیٹ (ایڈووکیٹ) (لاہور) 0300-7842178

محمد کمران حسن بھٹ ایڈوکیٹ (ایڈووکیٹ) (لاہور) 0300-8800339

﴿مکتبہ کے پتے﴾

051-5538111 اسلامک بک ڈسٹریبیوٹرز، کمپنی چوک، راولپنڈی

051-4558320 اسلامک بک ڈسٹریبیوٹرز، کمپنی چوک، راولپنڈی

051-5552920 مکتبہ کفر، کمپنی چوک، راولپنڈی

0301-7241723 مکتبہ یابا فرید، چوک چنی لبر، پانچیس شریف

6213-494672 مکتبہ فاروقیہ، پرائیویٹ سبزی منڈی، کراچی

6213-4210324 مکتبہ پروکات الصدفین، بھادر آباد، کراچی

0213-2216404 مکتبہ رضویہ، آرام ٹاؤن، کراچی

051-5634669 مکتبہ حبیبیہ، کمپنی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی

0321-3025510 مکتبہ مدنی سلطان، حیدر آباد

055-4237699 مکتبہ اناریہ، سرنگار روڈ، گوجرانوالہ

0300-4798762 ملائہ افضل حق پبلیکیشنز، دربار مارکیٹ، کٹھور

051-4545486 مکتبہ خانہ خاقان، حیدر آباد، بھکر، کیت ملتان

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
9	۱۱ حساب	1
11	تقریرات	2
13	ابتدائیہ	3
16	امیر دعوت اسلامی کا مجھ پر فیضان	4
18	ایکسپریس نے دنیا بدل دی اور منظر ہمارا دیا	5
20	منظرہ کیسے کرتے ہیں؟	6
21	منظرہ نمبر ۱: منکرہ سے	7
34	منظرہ نمبر ۲: حضرت عائشہؓ چوتھے خلیفہ برحق ہیں	8
36	منظرہ نمبر ۳: خانقاہ راشدین اربعہ	9
38	منظرہ نمبر ۴: تقلید (خلاصہ)	10
40	منظرہ نمبر ۵: اسماعیل دہلوی پر کفر کا فتویٰ	11
42	منظرہ نمبر ۶: قربانی تین دن ہے چار دن تک	12
44	منظرہ نمبر ۷: اسماعیل دہلوی قاتل کون؟	13

14	مناظرہ نمبر ۸: دیوبندی دیوبالی کو بانی سے مناظرہ	46
15	مناظرہ نمبر ۹: دیوبندی بول بھلا سگتے کیوں ہو؟	48
16	مناظرہ نمبر ۱۰: امکانِ مذہب باری تعالیٰ	50
17	مناظرہ نمبر ۱۱: وقوعِ کذب باری (نعوذ باللہ)	54
18	مناظرہ نمبر ۱۲: شیخہ نے کہا ہم ہی اہل سنت ہیں	56
19	مناظرہ نمبر ۱۳: اصلی حقیقی اہل سنت کون؟	58
20	مناظرہ نمبر ۱۴: ایک دہائیوں کا نتیجہ	60
21	مناظرہ نمبر ۱۵: دیوبالی کہتے ہیں ہم اہل سنت ہیں	62
22	مناظرہ نمبر ۱۶: سردار و عورت کی نماز میں فرق	64
23	مناظرہ نمبر ۱۷: بارہ ربیع الاول میاں دیو سال	66
24	مناظرہ نمبر ۱۸: پانچ مذہب کا تقابلی	68
25	مناظرہ نمبر ۱۹: کرامات اولیاء اللہ برحق ہیں	70
26	مناظرہ نمبر ۲۰: قادیاں اور سنی کے درمیان	72
27	مناظرہ نمبر ۲۱: اعلیٰ حضرت کا فتویٰ اور دیوبندی	74
28	مناظرہ نمبر ۲۲: یہ حدیث صحیح نہیں	76
29	مناظرہ نمبر ۲۳: مولچھوں پر مناظرہ	79

30	مناظرہ نمبر ۲۴: آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت نہیں	81
31	مناظرہ نمبر ۲۵: تہجد اور تراویح الگ الگ ہے	84
32	مناظرہ نمبر ۲۶: ظہر کے وقت عصر کی نماز نہیں	86
33	مناظرہ نمبر ۲۷: نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟	88
34	مناظرہ نمبر ۲۸: رفع یدین	90
35	مناظرہ نمبر ۲۹: رکوع سے رکعت مل جاتی ہے	92
36	مناظرہ نمبر ۳۰: قرآن کا خلاف الامام	94
37	مناظرہ نمبر ۳۱: مساجد پر قبضہ کر رہے	96
38	مناظرہ نمبر ۳۲: احکامات پر قبضہ کر رہے	98
39	مناظرہ نمبر ۳۳: میں کسی فرقے کا نہیں	100
40	مناظرہ نمبر ۳۴: گستاخ کون؟	102
41	مناظرہ نمبر ۳۵: کنز الایمان میں اللہ کا ادب	104
42	مناظرہ نمبر ۳۶: کنز الایمان ادب کا شاہکار ہے	106
43	مناظرہ نمبر ۳۷: کنز الایمان ترجمہ	108
44	مناظرہ نمبر ۳۸: کنز الایمان ترجمہ	110
45	مناظرہ نمبر ۳۹: کنز الایمان	112

46	مناظرہ نمبر ۳۰: کنگز والا ایمان ترجمہ پر اعتراض	114
47	مناظرہ نمبر ۳۱: کنگز والا ایمان خاتم ترجمہ قرآن ہے	116
48	مناظرہ نمبر ۳۲: کنگز والا ایمان درست ترجمہ ہے	118
49	مناظرہ نمبر ۳۳: کنگز والا ایمان میں انبیاء کا ادب	120
50	مناظرہ نمبر ۳۴: اعلیٰ دیوگت مناظرہ	122
51	مناظرہ نمبر ۳۵: عیسائی سے چاند پر جانے کے بارے	124
52	مناظرہ نمبر ۳۶: یہودی سے زمین گھومنے پر	126
53	مناظرہ نمبر ۳۷: اسلام اور سائنس	128
54	مناظرہ نمبر ۳۸: تبلیغی جماعت کون ہیں؟	130
55	مناظرہ نمبر ۳۹: ہمارے علماء کو برا کہا جا رہا دیکھ گئے	132
56	مناظرہ نمبر ۵۰: عید کے چاند پر منظرہ	134
57	مناظرہ نمبر ۵۱: دیوبندی اہم کے پیچھے نماز	136
58	مناظرہ نمبر ۵۲: گستاخانہ مہارت پر	138
59	مناظرہ نمبر ۵۳: نسبت بری چیز ہے	140
60	مناظرہ نمبر ۵۴: کیا اسلام تلوار سے پھیلا ہے؟	142

61	مناظرہ نمبر ۵۵: مسئلہ وحدت الوجود	144
62	مناظرہ نمبر ۵۶: حلالہ کا ثبوت	146
63	مناظرہ نمبر ۵۷: اقامت میں کب کھڑے ہوں	148
64	مناظرہ نمبر ۵۸: جماعت ثانی کا مسئلہ	150
65	مناظرہ نمبر ۵۹: ننگے سر نماز کا حکم	152
66	مناظرہ نمبر ۶۰: تجویب کا حکم	154
67	مناظرہ نمبر ۶۱: جیہاڑ پھونکنا آئینہ میں اثر ہے	156
68	مناظرہ نمبر ۶۲: ڈاکٹر طاہر القادری اور پیر کرم شاہ	158
69	مناظرہ نمبر ۶۳: شیعہ مذہب کا ایک الزام	160
70	مناظرہ نمبر ۶۴: دیوبندی دعوئی اور اس کا جواب	162
71	مناظرہ نمبر ۶۵: میڈیا کی تلوار والوں سے مناظرہ	164
72	مناظرہ نمبر ۶۶: جہد میں جاتے وقت ہاتھ	166
73	مناظرہ نمبر ۶۷: قرآن کریم میں سب کچھ ہے	168
74	مناظرہ نمبر ۶۸: جماعت غیر اسلامی سے دائرہ	170
75	مناظرہ نمبر ۶۹: دو قزاقیں جمع کر کے پڑھنا	172

انتساب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یا رسول اللہ انظر خائفًا یا حبیب اللہ اسمع قائلًا

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات حقیقت ہے جس کا اب مشاہدہ ہوتا جا رہا ہے کہ علم تیزی سے اٹھ رہا ہے جس کی ایک صورت یہ ہے کہ علماء کا وصال ہو رہا ہے اور عوام تو پہلے ہی علماء سے دور رہتے گئے۔ ایک وقت ماضی کا تھا کہ علماء کرام تمام شعبوں میں مہارت رکھتے تھے۔ اب صرف خاص بلکہ ایک شعبے کے ہو کر رہ گئے۔ صرف پچاس سال پہلے کی بات ہے کہ علماء اہلسنت یک وقت مدرس، حافظہ قاری، مفتی اور مناظر ہوتے تھے اور تمام ہندو مذاہب کو مزہ توڑ جواب دینے کی مکمل صلاحیت رکھتے تھے۔ اب ایسے مناظر کہاں سے لائیں؟

آج گفتی کے مناظر ہیں ان میں بعض صرف ایک مذہب والے سے بات کر سکتے ہیں مگر دیگر سے مناظرہ کرنے کے لئے پھر کسی اور مذاکرہ کو تلاش کرنا پڑے گا۔ کاش آج پھر مناظر اعظم محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی دوسرا مناظرہ پیدا ہو جائے جو تمام مذاہب کو ایسا جواب دے کہ گھبرائے آنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اس طرح

76	مناظرہ نمبر ۷۷: میراجہ قرآن وحدیث ہے	174
77	مناظرہ نمبر ۷۸: جعلی ڈاکٹروں سے مناظرہ	176
78	مناظرہ نمبر ۷۹: وہابیوں کی اذان بھی اگک ہے	178
79	مناظرہ نمبر ۸۰: وہابی اقامت الگ	180
80	مناظرہ نمبر ۸۱: وہابیوں کا تین میل پر مسافر بن جانا	182
81	مناظرہ نمبر ۸۲: ڈاکٹر ڈاکرنا ٹیک کے شاگرد سے	184
82	مناظرہ نمبر ۸۳: 2012ء میں قیامت آئے گی	187
83	مناظرہ نمبر ۸۴: جنات سے مناظرہ	189
84	مناظرہ نمبر ۸۵: یہ کام حضورؐ نے نہیں کیا؟	191
85	مناظرہ نمبر ۸۶: ہمیں انتہائی مسائل سے متعلق کیا گیا ہے	193
86	اعلیٰ حضرت پر 150 اعتراضات کے جوابات	195
87	ڈاکٹر ڈاکرنا ٹیک کو دعوت فکر	269
88	ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دو؟	281
89	ارباب اختیار کے نام کھا خط	290
90	چند فتاویٰ حیات	300

و دیگر اکابرین مناظرین علامہ حشمت علی خان، علامہ سردار احمد صاحب، علامہ اجمل سنبھلی صاحب، علامہ صیب الرحمن صاحب، علامہ حامد رضا خان صاحب، علامہ قلیہ مصطفیٰ رضا خان صاحب، علامہ عنایت اللہ صاحب، علامہ عبد الغفور ہزاروی صاحب، علامہ نظام الدین ملتانی اور علامہ محمد علی نقشبندی علیہم الرحمۃ والرضوان وغیرہ اور امام المناظرین امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کیا بات ہے۔ اب طالب علموں کا کام ہے کہ درس انتظامی میں دیگر علوم کی طرح مناظرہ بھی سیکھیں۔ تاکہ اس کی کوپور کیا جاسکے اور اپنا اور دیگر مسلمان بھائیوں کا ایمان بچایا جاسکے۔

راقم اس کتاب کو

مناظر ابن مناظر علامہ مفتی

محمد عبد التواب صدیقی

مدظلہ العالی صاحب

کی نذر کرتا ہے۔

10-11-2009

تقریظات

فاضل نوجوان محمد جہانگیر نقشبندی مسدک کا درد رکھنے والے اور مناظرہ کا جنون کی حد تک شوق رکھنے والے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم و عمل میں اضافہ فرمائے۔

علامہ بریل چشتیاں گوروی

خطیب محمد جہانگیر نقشبندی اپنے کاروباری مصروفیت کے باوجود اہلسنت کے لئے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مناظرہ میں دسٹریس عطا فرمائے۔

علامہ محمد التواب صدیقی

آستانہ عالیہ مناظرہ عظیم اچھر والا دور

کراچی کے عوام اہلسنت خوش قسمت ہیں کہ ان کو خطیب پاکستان مولانا مناظر محمد جہانگیر نقشبندی ملے ہیں جو 24 گھنٹے مناظرہ کے لئے تیار رہتے ہیں۔ بدفقید و کوہنؤ لز جواب دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محمد راز فرمائے۔

علامہ حامد حسین قریشی رضوی

آج مسلک کی بات کرنے والے تو بہت ہیں مگر عملی کام کرنے والے کم ہیں۔ ان میں ایک محمد چھاگیر نقشبندی صاحب کو مشاہدہ کیا ہے کہ مسلک کا درور کھتے ہیں اور عملی کام کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ کسی بھی علاقے میں کوئی بدعتیہ یا مکیو کرے اس کے لئے ایک فون پر حاضر ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض بدعتیہ نام من کر بھاگ جاتے ہیں آزما کر دیکھ لیں۔ بعض شرائط سن کر فرار ہو جاتے ہیں اور جو غلطی سے سامنے آ جاتا ہے تو دوبارہ آنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور شرائط میں گفتگو کھا چکا ہے۔

مولانا مسر عبد العزیز صاحب

ابتدائیہ

عوام اہل سنت کا شکریہ علماء اہل سنت کا شکریہ

اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے اور اس کے حبیب ﷺ کی نظر کرم ہے اور غوث اعظم رضی اللہ عنہما کی نصیحتیں ہیں کہ مناظرہ اہل سنت بریلوی کی چند اول کو دو مشیولیت ملی اس کا بیان مشکل ہے مگر جو مکتوب حیدر آباد کے جلد نمبر ۱ کی مانتب کے بدستور نکلتے ہوئے ہیں کہ بازار میں نہیں مل رہی اس کو شائع کریں۔ مگر فقیر کی کوشش ہے کہ جلد نمبر ۲ بھی شائع ہو جائے تاکہ عوام کو اور زیادہ معلومات حاصل ہوں اور بدعتیہ کو مشورہ جواب دیئے کا موقع مل جائے۔

بعض لوگوں نے یہ شکایت کی ہے کہ یہ مناظرے کہاں ہوئے۔ عرض ہے کہ کہاں ہوئے اور کیسے ہوئے اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے تو خفاست بہت بڑھ جائے گی اس لئے اختصار کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اگر علوہ ثبوت کوئی دیکھ کر تاب نہ آتا ہے تو ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ بعض جگہ تقریری مناظرے بھی ہوئے جن کی خفاست بچا کر پچاس صفحات سے بھی بڑھ گئی ایسے مناظروں کا نیچر اور ناصحہ پیش کیا گیا ہے۔ بعض جگہ زبانی گفتگو ہوئی وہ تقریری صورت میں دینا نہیں چاہتے تھے ان کا بھی نیچر بتا دیا اور بعض جگہ شرائط میں ہی بدعتیہ بھاگ گئے۔ اس صورت حال میں

عوام کی سبیلت کے لئے منظرانہ نکالت پیش کر دیتے گئے ورنہ تمام تفصیل بیان کرنے میں صرف ایک منظرہ اور روئیدار بیان کریں تو پانچ سو صفحات بن جاتے ہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ اتنے صفحات میں 100 منظرے پیش کر دیں۔

فی زمانہ ہر آدمی وقت کی بچت چاہتا ہے مختصر بات پسند کرتا ہے کہ عقل مند کو اشارہ کافی ہے اور کم عقل کو دفتر بھی ہے کہ رسپہ۔ لہذا ہم معذرت خواہ ہیں۔

دوسری شکایت کتابت کی غلطی کی ہے۔ اس سلسلے میں کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ غلطی نہ ہو پھر بھی اس شکایت کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

تیسری شکایت تقیمی کہ بعض حوالے نہ دیئے جاسکے۔ عرض یہ ہے کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم ایسے حوالے روک لیتے ہیں جو شرط پر دکھائے جائیں۔ کہ اگر یہ حوالہ دکھا دو تو مخالف ٹوہ کرے گا۔ ورنہ ہم حوالے لکھیں اور سامنے والا اس کو دیکھ کر مومنو بھتا ہے یا ایچ بیج نکالتا ہے۔ اس لئے ایسے جتنی حوالے نہیں دیتے تا کہ ایسے حوالے روک کر ان سے فائدہ اٹھایا جائے شاید کہ کسی کی ہدایت کا سبب بن جائے۔ اس کو ہر آدمی نہیں سمجھتا۔ مثال کے طور پر دیوبندی کو کہا جائے کہ تم نبوت کے منکر ہو۔ تمہارے اکابر نے سات خاتم یعنی چر زمین پر ایک خاتم مانا ہے۔ جبکہ خاتم المومنین صرف سرکارِ مودعہ المومنین ہیں دوسرا کوئی نہیں۔

اب دیوبندی تڑپ جائے گا کہ کہاں کس نے لکھا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں حوالہ بشرط توہ تحریر کرو وہم دکھائے کو پتہ چلے گا۔ اب یہ سن کر یا تو وہ بھاگ جاتا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ اسکو ہدایت دیتا ہے اور وہ توہ نامہ لکھ کر حوالے دیکھ کر مان جاتا ہے۔ اب عوام اہلسنت بتائیں کہ حوالے دیئے ہی لکھ دینا بہتر ہے یا اس شرط سے دیکھنا بہتر ہے۔

یقیناً عقل مند کا جواب یہی ہو گا کہ ایسے حوالے بشرط توہ دکھانے میں فائدہ ہے۔ دوسری مثال یہی دیکھ لیں۔ شیعہ حضرات حضرت علی شیر خدا علیہ السلام کو پہلا خلیفہ بلا لکھتی مانتے ہیں۔ ہم نے کہا شیعہ کتب میں ہے جو حضرت علی علیہ السلام کو چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر لعنت ہے۔ یہ سن کر شیعہ تڑپ گیا کہ کس کتاب میں ہے۔ ہم نے کہا حوالہ بشرط توہ تحریر کرو۔ اب یا تو وہ بھاگ جاتا ہے ورنہ اگر لکھ کر دیوے تو ہماری محنت وصول ہو جاتی ہے۔

امید ہے کہ بات سمجھ آگئی ہوگی۔ دوسرا فائدہ ہمارے لوگوں کو حقوق پیدا کرنا ہوتا ہے کہ یہ کس کتاب میں ہے اور وہ بھی مطالعہ کرتے ہیں یا ہم سے پوچھ لیتے ہیں۔ اور ہم مسلک کوئی بھی پوچھتے ہم اسے بتا دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ طریقہ بعض مناظرین اہل سنت کا بھی تھا۔ بلکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے سہال پوچھ لیتے تھے جسے دیکھ کر مخالف بھاگ جاتا تھا۔ اور جب حوالے کی ضرورت ہوتی تو انہار لگا دیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ جب ضرورت ہو تب حوالہ فائدہ دیتا ہے۔

فقیر علماء اور عوام اہل سنت کا شکر گزار ہے جنہوں نے اس قابل سمجھا اور ہاتھوں ہاتھ کتاب خریدی بعض نے مفت تقسیم کی۔ ان سب کیلئے قلب کی گہرائی سے ساری زندگی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو خوش رکھے۔ آمین۔

اعلیٰ حضرت کی فوج کا ادنیٰ خادم
محمد جہا نکیر نقشبندی رضوی

امیر دعوتِ اسلامی

قبلہ علامہ محمد الیاس قادری عطاری صاحب مدظلہ کا

فیضانِ مجھ پر بھی ہوا

حضراتِ فقیر یہ بات قدیمِ لغت کے لئے عرض کر رہا ہے۔ جب دعوتِ اسلامی تھی اس وقت کی بات ہے قبلہ حضرت صاحب "نورِ مسجد" کاغذی بازار میں سنتوں کا درس دیتے تھے اور آپ کے اہم مسائل میں سے ایک یہ تھا کہ بدعتیہ و کارو کرتے تھے اور زبانی مناظرے فرما پا کرتے تھے۔ اس علاقے میں فقیر کے دوست پڑوسی جناب عبدالصمد قادری صاحب کا حضرت صاحب قبلہ کی صحبت میں آنا چاہتا تھا۔ فقیر کو اس وقت آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا شوق تھا۔

ایک دفعہ حضرت صاحب نے ملاقات کے لیے شرفِ بخشش اور بتایا کہ ایک مناظرہ طے ہوا ہے وہاں یوں سے اور ملائی تاریخ اور وقت غشاء کے بعد اور مسجد میں آ جانا پھر وہاں سے ساتھ چنا۔ فقیر بڑا خوش تھا کہ مناظرہ دیکھنے کا موقع ملے گا اور وہ بھی حضرت صاحب کے ساتھ۔ فقیر وقت کے مطابق نور مسجد پہنچ گیا۔ حضرت صاحب قبلہ کے ساتھ اسی گلی میں نور مسجد کے آگے ایک ہوٹل تھا وہاں چاہئے بیٹھنے کا شرف ملا اور حضرت صاحب نے مجھے جہیز کی کہ مناظرہ میں آپ بولیں گے نہیں اور اگر مخالفین نے جھگڑا کیا تب بھی جب تک میں نہ کہوں کوئی اقدام نہیں کرتا۔ فقیر نے وعدہ کیا اور

ہم انتظار کرنے لگے کہ بندہ بلائے نہ آئے اور ہم وہاں مقامِ مناظرہ میں بیٹھیں۔ وہاں یوں نے جو وقت دیا تھا اس سے ایک گھنٹہ اوپر ہو گیا تھا۔ آخر جس کا انتظار تھا وہ بندہ آگیا اور اس نے بتایا کہ وہاں مولوی بھاگ گیا ہے۔ یہاں کی پرانی عادت ہے اور مخالف کا وقت طے کر کے بھاگ جانا شکست کی دلیل ہوتا ہے۔ ہم نے حضرت صاحب کو مبارک باد دی اور حضرت صاحب نے شکر یہ ادا کیا اور فقیر واپس آگیا۔ اس سے زیادہ حضرت قبلہ کی کرمِ لوازی یہ کہ غالباً دوسرے دن یا تیسرے دن رات کو فقیر کی رہائش گاہ اکبر روڈ رینگل خدر و زور مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور پھر شکر یہ ادا کیا۔ اس بات نے مجھے زیادہ متاثر کیا کہ حضرت صاحب صرف میرا شکر یہ ادا کرنے تشریف لائے حالانکہ اس وقت بھی شکر یہ ادا کر دیا تھا۔

یوں فقیر حضرت صاحب کا احسان مند ہے اور سب کا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس دوست کا بھی احسان ہے جس کے وسیلے سے حضرت صاحب کی شاگردی کا موقع ملا۔

ایک تقریر نے دنیا بدل دی اور مناظر بنادیا

مناظر اعظم، مناظر اسلام، مناظر اہلسنت، مناظر ابن مناظر، نامہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالنواب صدیقی صاحب مدظلہ العالی۔ دور روزہ کا تقریریں معراج شریف۔ جناح مہمند برس روڈ۔ جب شریف کا ہا برکت میں تھا 1980ء کا سال تھا۔ میرے دوست اور بڑی خمد الیاس چشتی صاحب نے اس رات مجھ سے کہا کہ آؤ تم کو تقریر سنائیں اور وہ مجھے اس جلسے میں لیکر آگئے جس میں پیر محمد مناظر اسلام نے ابھی بیان شروع ہی کیا تھا اور اسٹیج پر علامہ اظہری صاحب اور علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ تقریر فرماتے اور کیا خوب بیان تھا جس کا بیان نہیں ایک تقریر نے دنیا بدل دی۔ اس میں عہد کیا کہ گستاخوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ اسی تقریر میں یہ نکتہ بتایا جو صاحب نے کہ جشن میلاد شریف و جشن معراج شریف پر ثبوت مانگتے ہو کتنے ثبوت دکھائیں اور دہا پیو! اپنے جشن و بوند اور جشن جو ملی منائے کا ثبوت دو؟ اسی تقریر میں شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی اور شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیان کی۔ امیر دعوت اسلامی بھی حضرت کا بیان سننے آتے تھے۔ اور یہ انھوں نے دیکھی بات ہے۔

اس ایک تقریر سے مرید بننے کا خیال آیا مناظر بننے کا جنوں کی حد تک شوق

ہو گیا اور حالت یہ ہوئی کہ پیر صاحب کی تقریر سننے لا ہو رہا تھا رہا۔ داتا گنگری میں کرم ہوتا رہا۔ مناظر اعظم قبلہ محمد احمد چھوڑی علیہ الرحمۃ کی قبر سے فیض اٹھا تا رہا کس نے علم پڑھا دیا کس نے علم پلا دیا۔ یہ فیض شیر پانی شرق پور شریف علیہ الرحمۃ کا تھا اور ہے اور رہے گا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ پیر صاحب کو قبلہ اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ نے بلایا تھا۔ یہ احسان عظیم تھا اور ایسے کتنے احسان اہلسنت پر قبلہ اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ کے ہیں جو کوئی سنی بھول نہیں سکتا۔ یہ بھی تحدید لغت کے لئے تحریر کر دی ہیں تاکہ دیکھا کر رہے۔

منظرہ کیسے کرتے ہیں؟ آؤ منظرہ سیکھیں۔

حضرات دعوت کثر الایمان کے تعاون سے منظرہ سکھانے کی کلاسیں ہر اتوار 2 بجے ان 3 بجے تک دارالعلوم نور پور رضویہ کلکتہ، کراچی میں ہوتی ہیں۔ جس میں اصول منظرہ، علم منظرہ، شرائع منظرہ اور وہ تمام طریقے اور تجربات بتائے جاتے ہیں۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ تمام باطل بدعتیہ بے ایمان گستاخ سے منظرہ کیسے ہوتا ہے۔ جیسے یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، جین مذہب، بدھ مذہب، دھرمیہ، اللہ رب، بد مذہب، بخوی، ستارے چاند سورج کو پوجنے والے، آتش پرست اور دیو بندی، دہائی خادجی، نجدی، شیطان توحیدی، پرویزی، شیعہ، قادیانی، جماعت غیر اسلامی، نام نہاد مسلمین، صلح کلی، منافق، مشرک، بدعتی، تقدیر کے منکر، قبر کے منکر، حشر کے منکر، رافضی وغیرہ وغیرہ کس کس فرقے کی شاخیں ہیں اور کونسا فرقہ کب سے ہے اور کب تک رہے گا اور کس طرح منظرہ کرتے ہیں؟ اور کس دلیل سے کون بھانپتا ہے۔ کون مانتا ہے۔ منظرہ کیسے کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ علماء اہل سنت کے مناظروں کا ذکر تفصیلی کرنا کہ اربعین کیسے منظرہ کرتے تھے۔ خاص طور پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا طریقہ کیا تھا کہ کوئی سامنے نہیں آیا۔

اعلیٰ حضرت کی فوج کا اونی خادم خطیب محمد جہانگیر نقشبندی

منظرہ نمبر ۱

منکر حدیث

منکر حدیث پرویزی فرقہ چکڑالوی اور جیل سنت و جماعت حنفی بریلوی کا (اور ڈاکٹر ڈاکٹر ٹائیک اور اسرار احمد کا نوہ کرنا)

تحریر: مولانا کثر الایمان رضوی نقشبندی

تصدیق: مولانا خطیب منظرہ محمد جہانگیر نقشبندی

ہروز ہفتہ 2008-6-7 بوقت گیارہ بجے طے ہوا تھا اور گلی ٹاؤن نمبر 13

ایک دوست کے مکان پر اہل سنت منظرہ محمد جہانگیر نقشبندی اور منکر حدیث و قرآن کے فرقہ کی طرف سے صابر نامی شخص تھا۔ صابر کے ساتھ چار ساتھی تھے اور تقریباً اسی افراد تھے۔ ہم نے منکر حدیث کے ساتھ قرآن کے منکر کے الفاظ اس لئے لکھے کہ حقیقت میں حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے، جس کا ثبوت آگے چل کر دیکھ سکتے ہیں۔ اس منظرہ وہاں صابر کو کولت آمیز شکست و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا جس کو تمام لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

ایک شخص یہ ہوا کہ اس کی ویڈیو بن گئی اور نہ ہر جگہ اہل شیطانوں کو جوتے پڑتے۔

اہل ایمان یہ ہے کہ اس منکر نے ترے غلام کے اور الزام ہم پر لگایا۔ دوسرا یہ کہ یہ دو نمازیں فرض مانتا ہے۔ فجر اور عشاء۔ تین نمازوں کا منکر کافر ہے۔ یہ قبلہ کا منکر اور قبلہ ایمانی کا منکر ہے۔ نماز میں منہ کرنے سے یہ نص قرآن کا منکر اور۔

دیگر بے شمار آیات کی عقلی تفسیر کرتا ہے جو باطل ہے۔ یہ کہتا تھا کہ قرآن کے ترانے اور سمجھنے کے لئے عربی آنا ضروری ہے۔ باقی علوم کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم نے مناظرہ سے پہلے اس سے دس سوالات پوچھے تھے۔ جس کے جوابات اس نے دیئے تھے اور اس میں ہم نے صرف ایک مسئلہ پر بحث کی تھی جس کا ذکر ہم آگے کریں گے۔ دیگر چند باتیں مہینا ہوئیں جس میں ہم نے اس کی نماز کا طریقہ دکھانے کی فرمائش کی۔ پہلے تو نالائقی کی کوشش کی جب ہم نے اصرار کیا کہ نماز کا طریقہ دکھاؤ۔ آخر مان گیا اور اس نے پیٹھے ہونے کی حالت میں اپنے چار ساتھیوں کو اپنے سامنے اپنی طرف منہ کر کے بٹھایا اور یہ نماز پڑھا کر بتائی کہ آیت انکری اور سورۃ اخلاص پڑھیں اور اس کا ترجمہ پڑھنے کے بعد کہتا ہے یہ نماز ہے اور نماز ہو گئی۔ اور یہ بھی کہا کہ اس نماز میں باتیں بھی کر سکتے ہیں۔

ہم نے پوچھا کہ تین کہاں گئیں؟

منکر، رکعت وغیرہ کوئی نہیں۔

قیام کہاں گیا؟

منکر: ہو گیا

قبلہ کی سمت؟

منکر: کوئی قبلہ نہیں نہ سمت کی ضرورت ہے۔

ہم نے کہا کون؟

منکر نے کہا ہو گیا۔ اور کون اصل میں رجوع ہے وہ ہم نے کر لیا۔

ہم نے کہا سجدہ؟

منکر نے کہا ہو گیا کہ ہم نے سجدہ کا خیال کیا تو سجدہ ہو گیا۔

ہم نے کہا یہ خیالی بلاؤ کی طرح نماز ہے یا واقعی ہے۔

اور یہ جو سورۃ اخلاص پڑھی یہ بھی خیالی بلاؤ لیتے خواہ بخوار سمت کی۔ اس بات پر ہنکڑا ہونے لگے تو ہم نے فرمایا کہ یہ اسلامی نماز کا مذاق اڑاتے ہو۔ شرم کرو۔

ہم نے کہا دنیا بھر کے مسلمان چودہ صدیوں سے جو نماز پڑھ رہے ہیں وہ غلط ہے؟ اور آج ایک منکر پیدا ہو گیا جس کی طرح کی نماز کا طریقہ سوچا۔ سبحان اللہ!

اس کے دور ہے، خلیے یہاں یہ تھے کہ اگر کوئی بات غلط ثابت ہو جائے تو میں رجوع کروں گا اور تو بہ کروں گا۔

دوسرا یہ کہ یہ قرآن جو کہتا ہے وہ درست ہے باقی سب غلط ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور کراتا ہے۔ قرآن چاہے مگر اس کو سمجھنے کے لئے اصول تفسیر، حدیث قاعدہ قانون چاہئے جو اس کو بالکل بھی نہیں آتے۔ جبکہ قرآن کا ترجمہ کرنے کے لئے کم از کم 15 علوم کا جانا ضروری ہے۔ اب دیکھیں تفصیل اس مناظرہ کی۔ ایک مسئلہ میں اس منکر کی تحریر یہ تھی جس پر گفتگو ہوئی۔ ہم نے دس سوالات کیے تھے اس کے جواب میں اس نے صفحہ 3 پر چند مسائل لکھے جس میں ایک یہ تھا کہ لیلۃ کا ترجمہ رات کیا گیا ہے جس کی وجہ سورۃ قدر آیت ہبرا اور سورۃ اسراء آیت نمبر 106 میں تضاد ہو گیا جبکہ سورۃ البقرہ آیت نمبر 5 کے مطابق لیلۃ کا ترجمہ راتیں کر دیا جائے تو قرآن میں تضاد نہ رہے اور نہ ترجمہ میں رہے گا۔

حضرات محترم ہم نے منکر کے الفاظ صحت و صحت نقل کروئے ہیں۔ اب جو ہم

نے گرفت کی جواب دیئے ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر ۱: قرآن میں مختلف طور پر فیصلہ ہے کہ کوئی تضاد نہیں۔

نمبر ۲: منکر کے دل و دماغ میں تضاد ہے اپنا علاج کرانے۔

نمبر ۳: لیلۃ واحد کا صیغہ ہے ہم اس قرآن میں حج کے الفاظ کیسے داخل کر دیں۔ جبکہ یہ کفر ہے حریف قرآن ہوگا۔

نمبر ۴: منکر نے ترجمہ کا بہانہ بنا کر قرآن میں تضاد بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو سراسر ظلم ہے کفر ہے۔

نمبر ۵: سورۃ قدر میں شب قدر ایک رات کا ذکر ہے اور حدیث و تفاسیر میں صحابہ کرام اہل بیت عظام اور پورے سو سالہ تاریخ ہے کہ شب قدر ایک رات ہے۔

نمبر ۶: دس سالہ بچہ بھی جانتا ہے کہ شب قدر کو طاق راتوں میں یا آخری عشرہ رمضان میں اور وہ ایک ہی رات ہے مگر اس منکر نے ایسی بات کہی کہ ایک بچہ سے بھی گھبرا جائے۔

نمبر ۷: سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 106 میں لیلۃ کا لفظ ہی نہیں پھر کیا تضاد؟ جس جابل کو اتنا بھی خیال نہ آیا کہ اس نمبر 106 آیت میں لیلۃ کا لفظ نہیں پھر کیوں حوالہ دیا۔

نمبر ۸: سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۸۵ میں لیلۃ سے پہلے اور یحییٰ یعنی چالیس کا لفظ موجود ہے کہ چالیس رات۔ اور یحییٰ کے لفظ نے حج کا تعین کر دیا اور رات کا ترجمہ لیلۃ جو صیغہ واحد ہے مستقیمین نے لکھا۔ منکر کی سمجھ میں نہ آیا اپنے دماغ میں تضاد تھا جابل یہ سمجھا کہ ترجمہ میں تضاد ہے۔ معاذ اللہ

نمبر ۹: ہم نے کہا کہ تضاد تمہارے دل و دماغ میں یہ ہے کہ "سورۃ قدر میں قرآن پاک کا ایک رات میں نازل ہونا اور دیگر آیات میں وقفہ وقفہ سے نازل ہونا" منکر نہ سمجھ سکا اس لئے اعتراض کر دیا۔ ہم نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایک رات میں قرآن کیسے نازل ہوا۔ مگر منکر پہلے تو یہ کہے کہ خود غلط سمجھا، الزام لگا یا قرآن پر۔

نمبر ۱۰: ہم نے کہا کہ ۲۳ سال میں قرآن نازل ہوتا رہا اس پر تو متفق ہیں اب ایک رات میں رمضان شریف کی شب قدر میں پورا قرآن کیسے نازل ہوا؟ ہم سمجھا بیٹے ہیں مگر تو یہ کرو۔

ہمارے جواب کے بعد اس منکر قرآن نے جو باتیں کہیں وہ بھی دیکھئے۔

نمبر ۱: ایک رات میں قرآن نازل ہونا۔ میں نہیں مانتا۔

نمبر ۲: شب قدر ایک رات نہیں بلکہ دس ہیں، نہیں ہیں۔ میں نہیں بلکہ رمضان شریف کی تمام راتیں شب قدر ہیں۔

نمبر ۳: ۹ رمضان شریف حضور ﷺ کو ملے ان سب رمضان میں بلکہ 23 سال کی

23 رمضان شریف میں قرآن نازل ہوا۔

ہمارے جوابات دیکھیں۔

نمبر ۱: احادیث موجود ہیں کہ شب قدر ایک ہی رات ہے۔

نمبر ۲: شب قدر رمضان المبارک کی رات میں قرآن مکمل نازل ہوا اور محفوظ ہے آسمان پر جو بیت العزت کے مقام پر نازل کیا اور وہاں سے تدریجی یعنی تہیض و اتھوڑا نازل ہوتا رہا تقریباً 23 سال میں۔ اس طرح قرآن مجید کے دونوں قسم کے نزول ثابت ہوئے جس میں کوئی تضاد نہیں۔ پوری امت کا اہتمام بھی ہے۔ اگر تم اس

است میں ہو تو مان لو ورنہ جاؤ جہنم میں۔ (تفصیل کے لئے الاتقان کا مطالعہ فرمائیں)۔

نمبر ۳۔ رمضان شریف کی دس راتیں یا تیس راتیں شب قدر راگز ہیں تو منکر نازل قرآن کا حوالہ دے۔ اگر ۹ رمضان میں نازل ہوا۔ جس کی راتیں 270 ہوتی ہیں اس میں بتاؤ کوئی سورتیں نازل ہوئیں۔ اس کا جواب یہ نہ دے سکا اور بعد میں بھی ہم نے اس منکر کو تحریری سوال دیئے ہیں جس کا جواب ابھی تک نہ آیا۔

مگر جواب میں کہیں دو بھی نہیں کہ گھبراہٹ میں یہ کہہ گیا کہ قرآن ہم پر نازل ہوا۔

ہم نے کہا تو یہ کدھلے پڑو۔

کہتا ہے کہ میرا مطلب ہمارے گھر پر نازل ہوا۔

ہم نے کہا پھر کھ پڑو تو یہ کرو۔

کہتا ہے میرا مطلب ہم سب مسلمانوں کیلئے نازل ہوا اور اس کے احکام وغیرہ

ہم نے کہا مطلب بعد میں بتاتے ہو پہلے کفر یہ کہتے ہو۔ کلمہ پڑھو آخر گواہ موجود ہیں۔ اس نے کلمہ پڑھا اور توبہ کی۔ مگر کہتے کی دم کبھی سیدی نہیں ہوتی۔ اس کے بعد

تین غراؤں کا منکر ہوا۔ 17 صبیحہ قبلہ اول کی طرف رخ کر کے حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام کا نماز پڑھتا۔ اس کا منکر ہوا۔

یہ شہر قرآن کے احکام کا منکر ہوا۔ ہمارے جوابات اور سوالات سے تنگ

آکر یہ کہتا پڑا کہ آئندہ محمد جہاگیر نقشبندی کے سامنے نہیں بیٹھوں گا۔ ہاں صرف تحریری بات کروں گا۔

اس منکر نے یہ خیال کیا کہ مجھے کل پڑھوایا تو یہ کرائی۔ اگر آئندہ سامنے آگیا تو یہ جوتے پڑھا سکتا ہے۔

اس منکر نے کہا کہ کسی دوسرا مسئلہ پر مجھ سے بات کرو یا حرام و حلال پر مجھ سے بات کرو۔ ہم نے کہا کہ ایک وقت میں صرف ایک موضوع پر بات ہوتی ہے۔ قلابازیاں کھانے کی اجازت نہیں ہوتی کہ کبھی ادھر اور کبھی ادھر۔ اس پر ہمارے تحریری سوالات کے جوابات قرض ہیں۔

ہمارے اس مناظرہ کا فائدہ یہ ہوا کہ اورنگ ناٹن میں اس کا درس بند ہو گیا اور ہمارے لوگ اپنے اسلام پر حریہ کچے ہو گئے۔ اب یہ خیال آیا کہ اس کی رہائش گاہ کے قریب ان سب حقائق کو لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ ایسے فتنوں کا ناٹھ بند ہو جائے۔ اس لئے اس کو تحریری کتاب کی شکل میں شائع کر کے گھر گھر پھیلا دیا جائے تاکہ ایسے اور بھی شیطانوں کو نہ توڑ جواب دے کر فتنوں کو بند کیا جاسکے۔ تمام اہلسنت عوام سے یہ درخواست ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کر کے جگہ جگہ پھیلانے میں تعاون فرمائیں جو سکتا ہے کہ آپ کی کوشش سے کئی ایمان سلامت رہیں۔

اس کتاب کے ذریعہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ اگر آپ کے علاقے میں ایسا کوئی فتنہ بدعتیہ بد مذہب منکر حدیث و منکر قرآن نظر آئے تو فوری ہم سے رابطہ کریں۔ نہ ہماری فیس ہے نہ نذرانہ ہے صرف فی سبیل اللہ دین کی حقانیت بیان کرنا ہے۔ ہم ہر علاقے میں خود جانے کو تیار ہیں۔

طرح میڈیا پر بھی بعض لوگ منکر حدیث نظر آتے ہیں ہم ان کو منظرہ والوں کو بھی کہتے ہیں کہ اپنا قبلہ درست کر لیں۔ اور ایسے لوگوں کو جو مسلمانوں کی دل آزاری

کا سبب بنتے چلنا نہ ملائیں ورنہ عوام اہلسنت کا سیلاب سب کچھ بہا لے جائے گا۔
چونکہ والے یاد رکھیں یہ حجت بیان کر رہے ہیں کہ مہدیؑ کی وجہ سے اگر کوئی گمراہ ہو اس
کا وبال الہ پر ہوگا۔ جس کا جواب انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دینا ہوگا۔
پھر کوئی یہ بہانہ نہیں کر سکتا کہ یا اللہ ہم کو کسی نے بتایا نہیں تھا۔

اب ہم قرآن کریم اور احادیث سے پانچ نمازوں کے نام اور حکم دکھا دیتے
ہیں۔ اور آخر کچھ سوالات جو ایسے منکرین کی موت ہوں بیان کر دیتے ہیں تاکہ ایک
مسلمان بھی ان کو جواب کر سکے۔

قرآن مجید کی ان آیات سے علم لے کر اہل پانچ نمازوں کا حکم بتایا ہے کہ

اقم الصلوٰۃ لعلک الشمس الی غسق اللیل

و من بعد صلوٰۃ العشاء

ثلاث عورت لکم۔

ان میں ظہر، مغرب، عشاء اور فجر کا ذکر ہے۔

و الصلوٰۃ الوسطیٰ میں عمر کی نماز مراد ہے۔ (طحاوی شریف)

دوسرا حوالہ قرآن مجید سے پانچ نمازوں کا حکم

لمسبحان اللہ حين تمسبون و حين تصبحون و لله الحمد فی السجوات

و الارض و عشبها و حين تظہرون۔

وقت جب شام اور عشاء ہو اور جس وقت تم صبح کرو تسبیح کرو۔ آسمان و زمین میں دو

ای تعریف کے قابل ہے اور وقت عصر اور جب تم لوگ ظہر کرو۔

(تفسیر جلالین پارہ ۱۲، سورۃ روم۔)

حافظوا علی الصلوٰۃ و الصلوٰۃ الوسطیٰ

حفاظت کرو نمازوں میں پانچ والی نماز کی۔

صلوٰۃ صبح سالم ہوتا ہے جو چار پردہ لائے کرتا ہے اور پانچویں عصر درمیانی۔

یہ پانچ دو گئیں۔ اس سے عصر درمیانی ثابت ہوئی لہذا پانچ نماز میں ایک کا انکار بھی
کفر ہے۔

مزید اظہر فرمائیں۔ فصا صبر علی ما یقولون و سبح بحمد ربک قبل

طلوع الشمس

صبح کی نماز قبل غروب ہوتی ہے عمر کی نماز تسبیح سے مغرب و عشاء اطراف

السموات سے ظہر کی نماز مراد ہے۔ قرآن وحدیث تفسیر و اجماع امت سے پانچوں

نمازوں کا ثبوت مل گیا۔

حدیث سے پانچ نمازوں کا ثبوت

ہذہ الصلوٰۃ الخمس پانچ نمازیں ادا کر دو۔ (مسلم شریف، مشکوٰۃ، نسائی)

جب قرآن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و اتباع کا حکم ہے تو

احادیث میں نماز کا طریقہ ہے۔ نماز کی رکعتیں ہیں، قیام، رکوع، سجدے اور اتحیات

ہے سلام ہے مگر حدیث و قرآن کہتا ہے کہ ہم اس لئے ایسی نمازیں پڑھتے کہ فرقوں

میں نماز کا اختلاف ہے۔

فرقوں کے اختلاف سے بچنے کیلئے نماز کا طریقہ چھوڑ دیا تو حضور ﷺ کی

نماز کیسے پڑھو گے۔

جو طریقہ نماز کا انہوں نے اپنایا ہے وہ تو مذاق ہے دنیا سے کوئی بھی ایسی نماز

نہیں پڑتا۔ معلوم ہوا کہ تم قرآن کے سب سے بڑے منکر ہو کہ کافر ہوئے شاید یہ تمہاری نماز کا طریقہ شیطانی ہو اس نے تمہیں سکھایا ہو جیسے شیطان نے عید نہیں کیا تم بھی نہیں کرتے۔ ثابت ہوا کہ تم شیطان کی پارٹی کے ممبر ہو۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فجر کی نماز ادا فرمائی سلام پھیرا اور دعا فرمائی۔ مسلم شریف میں ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ نماز طہر پڑھا کرتا تھا۔ بخاری و مسلم شریف

حضور ﷺ نے ہم کو عصر کی نماز پڑھائی اور عصر کی پابندی سے پڑھنے کا فرمایا۔ (مشفق علیہ)

حضور ﷺ نے نماز مغرب کے تین فرض ادا فرمائے۔ نساء، ابن ماجہ

حضور ﷺ نے نماز عشاء کی چار رکعتیں فرض پڑھائیں۔ ابی حلیہ۔ اس طرح اگر تفصیل سے پانچ نمازوں کے نام رکھیں اور طریقہ بلکہ کس نماز میں اور کس رکعت میں کیا تلاوت فرمایا یہ بھی موجود ہے غرض یہ کہ احادیث کے بغیر نماز کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ اس شیطان منکر نے کہا کہ حدیثیں جن گھڑت ہیں اور احادیث جو قرآن کے مطابق ہوں وہ درست ہے۔

ہمارا نتیجہ ہے کہ وہ ایک حدیث نہیں کہے جو اس کے شیطانی طریقہ نماز کا ثبوت بن سکے اور قرآن کے مطابق ہو۔ پیش کرے اگر حال کی اولاد ہے۔

ان چوبیسوں کا طریقہ نماز کسی حدیث میں نہیں۔ اسی لئے حدیث کا منکر قرآن کا منکر شیطان کا کافر ہے۔ نمازوں کا منکر اولاد کا منکر بہت اللہ شریف کا منکر نماز کے فرائض تلاوت، قیام و رکوع، جھوکا منکر نماز تاج و منسوخ کا منکر بے شمار قرآن کے

علوم فقہیر کا منکر صحابہ کرام اہل بیت کا منکر اولاد کا منکر ہمارا امت کا منکر اور بے شمار اولاد کا منکر کی مزا اعلیٰ توبہ ہے ورنہ پچاسی دیکھئے کہ یہ مرتد ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے شیطانوں، منکروں کو فوری گرفتار کر کے پھانسی دی جائے۔

آخر میں چند سوالات ان منکرین حدیث سے کہنا کیسے قرآن میں ہے؟

۱۔ پہلی آیت کون سی نازل ہوئی۔ اس کا ثبوت کس آیت میں ہے؟

۲۔ آخری آیت یا سورہ کونسی ہے قرآن میں کہاں ہے؟

۳۔ تمام سورتوں اور آیتوں کا شان نزول کہاں ہے؟

۴۔ ہر آیت پر عمل کرنے کا حکم کس آیت میں ہے؟

۵۔ ہم آیات کا کیسے معلوم کریں کہ اس کا نزول کس لئے تھا؟

۶۔ قرآن کے ایک لفظ کے 20 معانی ہیں یا جیسے صلوٰۃ اب اس کا کوئی معنی کس آیت سے لکھیں کریں گے کہ یہ معنی ہیں اور ہر جگہ ایک ہی معنی کریں گے یا الگ الگ۔

۷۔ صحابہ کرام نے قرآن کیسے جمع کیا اپنی شکل میں کس آیت میں ہے؟

۸۔ قرآن میں کتنے صحابہ کرام کے نام ہیں اور باقی کا انکار کریں یا اقرار؟

۹۔ قرآن میں کتنے اہل بیت کے نام ہیں؟

۱۰۔ قرآن میں کتنی اذکار و طہرات کا ذکر ہے کس آیت میں تعداد ہے؟

۱۱۔ قرآن میں کتنے رسول اور کتنے انبیاء کا ذکر ہے اور ان کی تعداد قرآن کے علاوہ کونساں کر دے گا یا اقرار کس آیت سے؟

۱۲۔ رمضان شریف کے مہینے میں اور شب قدر میں قرآن نازل کس طرح کیا؟

سورتوں اور آیات کی ترتیب کیا ہے قرآن سے بتائیں۔

۱۳۔ یہ سورۃ مکی ہے یا مدنی کسی آیت سے ثابت ہے؟

۱۴۔ یہ آیت خاصہ ہے اور یہ عام ہے پھر قرآن میں کہاں ہے؟

۱۵۔ جو آیت ناخ ہے اور جو منسوخ ہے وہ کونسی ہیں؟

۱۶۔ قرآن کے مطابق کتنی احادیث ہیں کس کتاب میں ہیں؟

۱۷۔ قرآن میں حدیث کی کتنی قسمیں ہیں جنہیں قرآن نے اپنے خلاف بتایا ہے؟

۱۸۔ صحابہ کرام کے ذریعہ ہم تک قرآن پہنچا وہ کون سے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

۱۹۔ جب راوی سچا معتبر ہے تو روایت بھی سچی اور معتبر ہے یا نہیں؟

۲۰۔ حضور ﷺ کی اطاعت کا حکم قرآن میں ہے اب بغیر حدیث کے علم کے اطاعت کیسے ہوگی؟

۲۱۔ حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے قرآن بیان ہوا اور حدیث بھی بیان ہوئی۔

اب قرآن وحدیث کا فرق کس آیت میں ہے؟ کہ پھر قرآن ہے اور یہ حدیث ہے۔

۲۲۔ تابعین ۶ قرآن پہنچانے میں کتنا تعاون حاصل رہا؟

منکر حدیث ہر مسئلہ قرآن سے بیان کرتے ہیں تو ان تمام سوالات کے

جواب پیش کریں ورنہ توبہ کریں۔ خود بھی نگراہ ہیں اور دوسروں کو بھی نگراہ کر رہے

ہیں۔

تین مرد تین کہانیاں

۱۔ ڈاکٹر اسرار احمد کا غلط تراجم اور غلط تفسیریں کرنا معمول بن چکا ہے۔ ابھی حال ہی

میں اہل بیت کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوا۔ جس پر احتجاج کیا گیا اور QIV نے

معذرت کی خود ڈاکٹر نے بھی معذرت کی۔ مگر بے شمار گستاخیاں جو کہیں ہیں ان کی

معذرت معافی نامہ کہاں ہے؟

۲۔ ڈاکٹر ڈاکٹر نایک جو ڈاکٹر اسرار کو اپنے استاد کہتا ہے۔ حسب استاد ہی کا حال یہ ہے تو

شاگرد کا کیا حال ہوگا۔ یہ بھی غلط تراجم اور غلط مسائل بیان کر رہا ہے۔ اب وقت آ گیا

ہے کہ استاد و شاگرد سے دودھ ہاتھ ہو جائیں یعنی منظرہ کیا جائے۔ ڈاکٹر نے بھی اہل

بیت کی شان میں گستاخی کی تھی۔ 2007 میں واقعہ کرچا کو سیاسی کھڑکتا جس کا مطلب

یہ تھا کہ اقتدار کے لالچ میں یہ قربانی دی گئی جو سر اسرار بیٹان الام و جہالت ہے۔ ڈاکٹر

نایک نے بھی معذرت کی تھی۔ دیگر مسائل کی غلطیاں جو ہیں ان کی معذرت کب

کریں گے؟

ڈاکٹر اسرار و ڈاکٹر نایک جن تراجم سے ترجمہ قرآن بیان کرتے ہیں ان

میں 200 غلطیاں ترجمے کی موجود ہیں۔ جس کا دل چاہے ہم سے فہرست طلب

کرے۔

۳۔ چاہیہ خاندی جس کا مسلک نہ معلوم ہے اس نے بھی غلط اور قیاسی باتوں (وہ بھی

شیطان) سے مسائل بیان کرتا ہے۔ اس کے غلط مسائل کی فہرست ماہنامہ "تحفظ"

کراچی رسالہ میں مئی ۲۰۰۸ء کے شمارے میں موجود ہے۔ عادی را توبہ کرے۔

لہذا ان تینوں افراد کو دعوت منظرہ ہے یہ بتائیں کب کہاں کیسے ملاقات

کریں گے؟

ان جیلروالوں کو آج QIV وغیرہ والوں کو تنبیہ کر رہے ہیں کہ اپنا قبیلہ

درست کر لیں ورنہ قانونی چارہ جوئی ہو سکتی ہے۔

مناظرہ نمبر ۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ برحق ہیں

شیعہ: ہم حضرت علی شیر خدا علیؑ کو خلیفہ اول بنا فصل مانتے ہیں۔ یہ دیکھو یہ اور اس پر دلائل کے انبار ہیں بلکہ تمہاری کتابوں میں بھی دکھاؤں گا۔
 سنی: جناب دلائل سنہالی کر کہیں وقت آنے پر دینا۔ ابھی تو شرائط طے کر لیں۔
 شیعہ: میری شرط ایک ہی ہے کہ قرآن وحدیث اور فریقین کی مسلمہ کتب۔
 سنی: ہم کو یہ شرط منظور ہے اور ہماری یہ شرط ہے کہ وضاحت طلب سوالات کے جوابات دیں اور یہ شیعہ مذہب کی چند کتب کے نام ہیں یہ بتادیں کہ ان میں ساری کتب آپ کی ہیں یا نہیں۔ تاکہ بعد میں باور میان مناظرہ آپ کہیں کہ یہ ہماری نہیں۔ یہ معترضین۔ تو اس طرح مناظرہ کا دو حصہ خلیفہ نہ ہو۔
 شیعہ: وضاحت کے سوالات مناظرہ میں کرنا اس سے پہلے کون کرتا ہے کس جامل نے کہا؟

سنی: علم مناظرہ کی مسلمہ کتاب رشید یہ میں ہے کہ سائل مدعا علیہ وضاحت طلب کرے۔ اگر آپ نے رشید نہیں چڑھی تو مجھ سے آکر چڑھ لو۔
 شیعہ: میرا مطلب یہ تھا کہ جوابات دینے کے بعد مناظرہ کیسے کروں گا۔
 سنی: اتنا کچھ مناظرہ بنایا میں نہیں دیکھا۔ سوالات کے جواب میں دلائل نہیں دوتے

صرف ہاں یا نہ میں جواب دے رہا ہوں۔ اور میں

شیعہ: ایک سوال کر لو زیادہ کے جواب نہ دوں گا۔

سنی: چلو جناب ایک ہی بتا دو وہ یہ کہ حضرت علیؑ نے فرمایا جو مجھے چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر لعنت ہے۔ یہ آپ کی کتب میں ہے آپ مانتے ہو؟
 شیعہ: بالکل درست ہے اور ہم مانتے ہیں چوتھا خلیفہ مگر اس طرح نہیں جیسے تم مانتے ہو۔

سنی: جناب اس طرح یا جس طرح چوتھے کا ذکر اور نمبر آپ نے مان لیا ہے۔

شیعہ: اب مناظرہ شروع کریں۔

سنی: بالکل جناب شروع کریں اور ایسی دلائل پیش کرنا کہ حضرت علیؑ پہلے خلیفہ بلا فصل بھی ہوں اور چوتھے بھی ہوں۔

شیعہ: خاموش ہے کہ ایسی تو دلیل ہے کہ نہیں کہ پہلے اور چوتھے خلیفہ کا ثبوت ہو۔

سنی: چلیں جناب قرآن وحدیث پر جن دلائل کے انبار کا دیں۔

شیعہ: تم بات کرنے کے قابل نہیں۔ مجھے تقریر کرنے جانا ہے۔ اچھا خدا حافظ۔

خلفاء راشدین اربعہ پر مناظرہ

سنی: موضوع یہ ہے کہ خلفاء اربعہ کی خلافت ہم ترقیب و ارتباط کریں گے۔

شیعہ: محرکہ بھی یہ موضوع خلفاء اربعہ کا شک کی بنیاد پر ثابت کریں گے۔

سنی: دعویٰ ہمارا ہے مدعی خلفاء اربعہ کے ہم ہیں۔ ثابت ہم کریں گے تم ہمارے دعویٰ کو بدلتے والے کون ہو۔ تم اپنے دلائل سے نئی ثابت کرنا۔

شیعہ: میرا مطلب تھا کہ آپ تین کی خلافت ثابت کر دو چوتھے خود بخود ثابت ہو جائیں گے۔

سنی: "بناپ اپنے مطلب کی بات آپ کریں۔ ہمارے دعویٰ میں اعتراض کیوں؟

شیعہ: مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہم خلفاء اربعہ کا موضوع مان لیں تو ہم نے چار خلیفہ مان لئے اب مناظرہ کس بات پر کریں گے۔ لیکن ہم مانتے ہی نہیں۔

سنی: حیرت ہے آپ پر یا تو ہمیں مدعی بننے دو یا خود مدعی بن جاؤ جو کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ حضرت علیؑ شہر خدا کا فضل پہلے خلیفہ ہیں اور ہم مدعا علیہ بن جاتے

ہیں۔ ہم ثابت کریں گے کہ حضرت علیؑ شہر خدا کا فضل پہلے خلیفہ ہیں۔

جبکہ خلفاء ثلاثہ ہمارا دعویٰ نہ تمہارا پھر کیوں خدا کرتے ہو۔

شیعہ: نہیں مدعی تو آپ ہی ہیں۔

سنی: تو پھر ہمارا دعویٰ خلفاء اربعہ کو ثابت کرنا ہے مسئلہ کتب سے۔ اب موضوع

کے بعد شرائط طے کرنا۔

شیعہ: محرکہ بھی یہ موضوع خلفاء اربعہ کو منظور نہیں۔

سنی: انھوں نے تم پر مذکور ہم کو مدعی بننے دیتے ہو اور نہ خود مدعی بننے ہو۔ ایسا جائز نہیں۔

آج تک نہیں دیکھا۔

شیعہ: اچھا پھر تم اپنے بڑے علماء سے مناظرہ کی اجازت لو کہ تمہاری بارسب کی بار

اور تمہاری ہیبت سب کی ہیبت ہوگی۔ اور شہر پارک میں مناظرہ کی گورنمنٹ

سے اجازت لو۔

سنی: سبحان اللہ یہ راہ فرار اختیار کرنے کا انوکھا طریقہ نکالا ہے۔ جب مناظرہ پر

کیلے عام پابندی ہے تو اجازت کون دے گا۔ دوسرا یہ کہ مناظرہ میرا اور تمہارا

ہے دیگر علماء سے اجازت کی کیا ضرورت ہے؟ شاید تم کو مناظرہ کی اجازت

نہیں پہلے اپنے بڑوں سے اجازت لو۔

شیعہ: اچھا تم اپنے مناظرہ کی کسی ڈی دو۔ میں دیکھوں گا کہ تم نے مناظرہ کیسے کیا

ہے۔

سنی: ایسا کرو میں جہد المہار کی تقریر کرتا ہوں۔ اس آج آدمیوں کو مناظرہ کرنا

کھادوں گا۔

شیعہ: اب تم سے مناظرہ نہیں ہو سکتا اور یہ چاہو جا۔

تقلید

(خلاصہ)

یہ مناظرہ جلد نمبر ۱ بریلوی مناظرہ اہلسنت میں موجود ہے جس میں وہابی کو عبرت ناک شکست ہوئی جو خود وہابی کو قبول ہے۔ مناظرہ کے تقریباً ایک مہینے کے بعد یہ وہابی میری دکان پر آیا اور تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ مناظرہ تو آپ جیت گئے اب ہم کوئی ذی چاہئے۔ فقیر نے کہا یہ بات گھڑو۔ وہابی نے کہا کہ یارڑاں سے مان تولیا۔ لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے بعد پھر کسی دوست کے ذریعہ اس وہابی جس کا نام صدیقی دھسا ہے جو پہلے سی قاضی و ہائیو کی صحبت کی وجہ سے وہابی بن گیا یہ خود اس کا بیان ہے۔ اس دوست کے ذریعے پھر مناظرہ کی بات چلی۔ جب وہابی کو پتہ چلا کہ اہلسنت کی طرف سے فقیر سے تو مناظرہ سے فرار ہو گیا۔ تحریری جواب بھی نہ دیا۔ دوستوں نے بتایا کہ وہ فقیر سے مناظرہ کرنے کیلئے کسی شرط پر تیار نہیں ہے۔ بہر حال فقیر کی دعوت عام ہے زندہ مردہ، بایوں کو جہاں چاہیں شرعاً طے کر کے مناظرہ کر لیں۔ تقلید کے مناظرہ میں دو اہم باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک یہ تقلید کو شرک لکھا تھا اور شرک کرنے والا مشرک ظالم کو کتاب اس پر دلائل کے بعد ہم نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب نقد اجید کا حوالہ دے کر ہم نے کہا کہ اس میں لکھا ہے کہ

آئمہ اربعہ کی تقلید واجب ہے۔ ان پر شرک ہونے کا فتویٰ لگاؤ۔ فقیر وقت بھی دیتا ہے مگر اس وہابی نے محدث دہلوی پر فتویٰ نہیں لگایا۔ یہی اس کی شکست کا سبب بنا۔ دوسری بات یہ کہ اس مناظرہ کی روپیہ اور کتابی دخل میں پانچ ہزار کی تعداد میں کراچی میں تقسیم ہوئی اور اس وہابی اور دیگر وہابیوں کو بھی دی گئی اور اس میں لکھا ہے کہ اگر ہم نے کوئی غلط بات یا چھوٹ لکھا ہے تو نشانہ ہی کرو۔ مگر 2003ء سے آج 2010ء شروع ہے کسی وہابی کی جرأت نہیں جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر شرک کا فتویٰ لگا کر اپنے چاہوئے کا ثبوت دے سکے۔ مگر چار روپیہ اور اس میں بیچہ کر ثبوت بولنے ہیں عورتوں کی طرح کہ ہم کو فتح ہوئی ہے۔

لعنة الله على الكاذبين

مرد میدان دہ۔ اہل سنت کی فتح کس سات سال ہو گئے۔

منظرہ نمبر ۵

اگر اسماعیل دہلوی گستاخ رسول تھا

تو کفر کا فتویٰ کیوں نہیں لگایا؟

دیوبندی: تمہارے احمد رضا خان نے سب کو کافر بنایا کسی کو نہیں چھوڑا دینا میں۔
 سنی: بنایا نہیں بلکہ بنایا۔ بنانا اور بات ہے اور بنانا الگ بات ہے۔ بات تو صحیح کرو۔
 دیوبندی: جب اس کے سوا کفر فقہی جانتے ہیں پھر بھی کفر کا فتویٰ نہیں لگایا کیوں؟
 سنی: پہلے تو تم کہہ رہے تھے سب کو کافر بنا کر چھوڑا اب کہتے ہو کہ اسماعیل دہلوی کو کافر کیوں نہ کہا۔ معلوم ہوا ہر کسی کو کافر نہیں کہتے تھے یہ دیوبندیوں کا جھوٹ ہوا تو یہ کرو۔

دیوبندی: بات قابل غور ہے چلو یہ بنا دو کہ کافر کیوں نہ کیا؟

سنی: آخر ان لیا کہ دیوبندی جھوٹ بولتے ہیں انہیں اس کا کتے ہیں۔ دینی یہ بات کہ کیوں نہ کیا تو اس کے متعلق تو یہ مذہب تو وہی جس کی یہ سے کف لسان کر لیا یعنی زبان کو روک لیا۔ دوسرا یہ کہ مذہب کفر استراہ کفر کا فرق علمی دینا نہیں ہو جو رہا ہے۔ کہ بات اور عبارت کفر ہے مگر کہنے والا کفر نہیں۔ اس کی مثال بھی سو دو ہے کہ یہ بیکوٹھل نے کفر کہا اور بعض نے گمراہ اسے ادب جنہی، یعنی ذخیرہ، غیرہ۔ یہی حکم دہلوی کا ہے۔

اسی سنے علماء۔ فیصل حق خبر آبادی علیہ الرحمۃ نے دہلوی پر کفر کا فتویٰ دیا اس کی

عبارتوں کی وجہ سے ان کے پاس کفر کی دلیل تھی۔ چاہے یہ فتویٰ مان لو۔

دیوبندی: احمد رضا خان نے کافر کیوں نہ کہا؟

سنی: ایسا لگ رہا ہے کہ تم اپنی حضرت کے مقلد ہو جو وہ کہیں گے مان لو گے۔ جب حسام الحرمین کا فتویٰ موجود ہے اس کو تو مانو۔ حیرت ہے جو فتویٰ ہے وہ نہیں مانتے اور اپنی طرف سے کافر بنانے پر زور دے رہے ہو۔ چلو پھر دہلوی پر جو فتویٰ ہے اپنی حضرت کا وہ تو مانو۔ گمراہ، بے ادب، جاہل، متشدد، بدعتی، ذخیرہ۔ ورنہ تم دھوکہ دے رہے ہو۔

دیوبندی: گستاخ رسول بھی کہا اور کافر بھی نہیں عجیب منطق ہے۔

سنی: منطق بھی تمہاری اپنی ہے جو اپنی حضرت کا فتویٰ ہے وہ نہیں مانتے جو نہیں ہے وہ مانگتے ہو۔

دیوبندی: جب مسلمان تھا تو کافر نہیں اور کافر تھا تو مسلمان نہیں سیدگی بات ہے۔

سنی: خارجیوں کے کفر کے متعلق سب جانتے ہیں مگر گمراہی کا فتویٰ ہے تاہم کافر کیوں نہیں کہتے۔ تاہم جو یہ کہے باغض کے علاوہ پوچھ کر بھی نہیں مل گئے وہ کون ہے؟
 دیوبندی: تو یہ علماء کی گستاخی کفر ہے ایسا کہنے والا کافر ہے۔

سنی: شاپاش علماء کی گستاخی کرنے والے کافر ہے تو اس عبارت میں اگر اسماء انبیاء علیہ السلام، علماء دیوبند کو بنا دو اب تاہم نے کافر مان لیا اور یہ عبارت اسما میں دہلوی کی تقویۃ الایمان میں ہے۔

دیوبندی: میں ابھی آتا ہوں

سنی: بات سمجھ گئے جو گستاخی علماء کی ہو وہ بدعتی اور کفر کا فتویٰ ہے حضور علیہ السلام کی۔

قربانی تین دن ہے چوتھے دن نہیں

• بابی۔ تین دن قربانی کے لئے جس جگہ چار دن قربانی کے ہیں۔

سہی: تم چاروں کے قائل ہو تو دعویٰ ہوئے تم راسل ہو۔ ہم کو دلیل دینے کی ضرورت
 تھی نہیں کہ چاروں میں تین دن قربانی کے آچھے ہیں یا نہیں؟

وہابی: چاروں قربانی کے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی مانتے ہیں۔

سُئِلَ: چار اماموں میں تین امام نامک، امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل، رضوان اللہ علیہم تین دین کی قربانی واجب طریقہ ملت مانتے ہیں۔ تہذیبی دلیل امام شافعی کیسے یا ہمیشہ ہے؟

وہابی: ہماری دلیل تو قرآن و حدیث ہے امام شافعی نہیں۔

سنی: پھر کیوں عمامہ پہننے کی کام نہ لیا۔ دیکھو کہ کیوں کرتے ہو؟ اور امام شافعی کے نزدیک نہ تھے دل جا عزت ہے تم سنت کی بنا ہو وہ ثابت کرو۔

پانی: آؤدھیشیر دیکنو ٹیر: مسند امام احمد رضا رحمہ اللہ جلد ۲۔ مسند برائے مائیں ہے۔

۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲

سہ: نمبر ۱ حدیث میں اضطراب ہے۔ حدیث منقطع ہے۔ مؤید بن عبد العزیز شافعی ہے۔

نہایت عمدت سے حضرت جعفر بن محمد بن اسماعیل بن ابی حمزہ سے روایت ہے۔

— $\frac{1}{2} \frac{d^2 \phi}{d\phi^2}$

غیر ۳ حدیث میں صدق ہے جو ضعیف ہے۔ ابن ابی حاتم نے کتاب العلل میں لکھا کہ اس سند کے ساتھ یہ حدیث موضوع ہے۔

ہو پائی: اور بھی احادیث ہیں۔

سُنی: جو پیش کیں ان کا مشر یہ ہے ایسا حد نہیں ختمی ہوں! وہ ضعیف ہے۔
 نہیں۔ آؤ تمہارے ملٹی سے حوالہ دیتے ہیں۔

سوال: ایک آدمی حدیث پر عمل کرتے ہوئے جان بوجھ کر چوتھے دن قربانی کرتا ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

جواب: اس آدمی کا عمل حضور علیہ السلام کے عمل کے خلاف ہے۔ کیونکہ اصل قربانی عید کے دن ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ہمیشہ عید کے دن قربانی دی

ہے۔ تمام کتب حدیث میں آپ کا فرمان اس طرح موجود ہے۔ چوتھے دن صرف جائزہ سنت نہیں۔ حضور علیہ السلام نے قیصرے اور چوتھے دن کبھی

قربانی نہیں کی۔ مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات، غلط ہے یہ جانوس والی بات ہے۔

فتاویٰ برکۃ تہذیب و تمدن و جہان اسلام

مناظرہ نمبر ۷

اسماعیل دہلوی قاتل کون؟

دیوبندی: یہ ہمارے امام ہیں، جنہوں نے تو حید کو پھیلایا اور جان دیدی۔

سنی: ان کی کتاب تظہیر الایمان پر حکومت کی طرف سے سخت پابندی لگ گئی۔ ان کا فتویٰ ہے کہ انگریزوں نے خلاف جہاد نہ کرو۔ دہلی اور ملتان کی تقریریں موجود ہیں۔ جب انگریز دہلی میں بھی حکومت کر رہے تھے پھر ہلاکوٹ میں انگریز سے جہاد کیسے ہو گیا؟ مجھے تو صرف یہ بتادیں کہ یہ امام خفی تھا یا وہابی تھا؟

دیوبندی: بعض خفی کہتے ہیں بعض وہابی اپنا امام کہتے ہیں۔ دیسے غیر متعلقہ تھا۔

سنی: تو پھر آپ کے امام کیسے ہو گئے خفی یا وہابی؟ یہ یقین نہیں کرتے نماز میں پھر کیوں زبردستی امام بناتے ہو؟

دیوبندی: اصل میں حدیث پر عمل کرتے تھے۔

سنی: ان کے بڑوں نے کہا کہ دہلوی تو حدیث کا معنی ہی نہیں سمجھا پھر حدیث پر عمل کیسے؟

دیوبندی: انہوں نے مسکنوں سے جہاد کیا تھا۔

سنی: تمہاری کتاب میں ہے کہ پہلے حملہ مسلمانوں پر کیا۔ یہ جہاد کیسے ہو گیا۔ اور ان کے ساتھ ہندو بھی اور کچھ بھی مسلمانوں میں شریک تھے۔

دیوبندی: ہم تو ان کو تو حید پھیلانے کی وجہ سے مانتے ہیں۔

سنی: جب وہابی غیر متعلقہ نہیں اپنا امام کہتے ہیں تو کہ خطیب کے دشمن ہیں۔ تم کس طرح اس کو امام کہتے ہو۔ حال ہی میں رسوائے زمانہ کتاب صراطِ مستقیم کی عبارت کو وہابی نے کفر یہ مان لیا جس میں حضور علیہ السلام کے خیال کو حجاز اللہ بدتر قرار دیا۔

دیوبندی: وہ تو مجھے نہیں معلوم مگر عبارت سید احمد اور لکھنوی سے متعلق ہے۔

سنی: جس کی بھی ہو کفر یہ ہے۔ سید احمد، لکھنوی عبدالحی کو بھی وہابی نے کافر قرار دیدیا۔

دیوبندی: مگر دہلوی کی تو نہیں ہے۔

سنی: اگر دہلوی کی عبارت ثابت ہو جائے تو کیا کرو گے۔

دیوبندی: میں دیوبندی تہذیبوں کا واپس چھوڑ دوں گا، امام و چھوڑ دوں گا۔

سنی: یہ تحریر کرو۔

دیوبندی: تو بانی بات ہو گئی تحریر کی کیا ضرورت ہے؟

سنی: زبان پلٹ جاتی ہے مگر تحریر نہیں بدلتی اگر سچے تو تحریر کرو۔

مناظرہ نمبر ۸

دیوبندی وہابی کوہائی سے مناظرہ

اور شرائط

حضرت یہ مولوی مناظرے میں شکست کھا چکا تھا۔ اور کبھی دیوبندی ہوتا ہے کبھی وہابی بن جاتا ہے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لئے سی ڈی میں اضافہ کیا۔ اور دوبارہ مناظرہ کرنا چاہتا تھا۔ اور بد اخلاق اٹھا کر اس کے خطوط موجود ہیں جو نہ ہونا ثبوت ہیں۔ ہمارے ایک دوست کے ذریعہ اس سے تحریری اور فون پر باتیں ہوئی۔ کیونکہ فقیر اس میں صرف شرائط طے کرنے کیلئے درمیان میں تھا اصل مناظرہ بیرو مرشد نے کوہائی سے کرنا تھا۔ مجھے حکم تھا کہ شرائط طے کر کے مناظرہ کیلئے وقت دیدو۔ خاتم مناظرہ اعظم محمد عبدالنواب صدیقی اچھروی مدظلہ العالی اور وہابی کوہائی۔

موضوع: عطا فی علم غیب

سنی: حضور علیہ السلام کے لئے علم غیب عطا ہی ہم مانتے ہیں۔

دیوبندی: تحکیم ہے مجھے منظور ہے تاریخ بتاؤ کب مناظرہ میں آتا ہے؟

سنی: شرائط طے کر دو اور اپنی شرائط لکھو۔ اسنے جذباتی کیوں دور ہے ہو۔

دیوبندی: میری کوئی شرط نہیں اس تاریخ بتاؤ

سنی: مگر ہماری شرط ہے وضاحت طلب سوالات کے جوابات دیدو۔ تاریخ لے لو۔

دیوبندی: تنہا رہے پھر کو مناظرہ میں پھر گاجا ہوں وضاحت چھوڑو تاریخ بتاؤ۔

سنی: شکست تم کو ہوئی۔ اپنا منہ سے بعض علم غیب مان لیا اور اب جھوٹ بولتے ہو۔

دیوبندی: اور بھاگ گئے تھے فتح مجھے ہوئی۔

سنی: خواب میں ہوئی ہوگی۔ بناؤ مناظرہ کس بات پر شتم ہوا تھا۔ ابھی پتہ لگ جائے گا۔

دیوبندی: اس دفعہ پھر شکست دوں گا۔

سنی: پہلے فتح تو ثابت کرو اور بتاؤ تم نے کیا کہا تھا کہ وہ بھاگ گئے تھے بولڈو سنی۔

دیوبندی: میں ثابت کروں گا کہ اللہ عالم الغیب ہے اس کے سوا کسی کو غیب نہیں۔

سنی: جناب یہ موضوع کے خلاف ہے موضوع عطا فی علم غیب ہے حضور علیہ السلام کے متعلق۔

دیوبندی: تمہاری کتابوں میں حضور علیہ السلام کا عالم الغیب لکھا ہے۔

سنی: جھوٹ ہے جھوٹ بولی رہے ہو ہماری کس کتاب میں ہے؟ مناظرہ کس بات پر شتم ہوا تھا بتاؤ۔

دیوبندی: وہ میں مناظرہ میں بتاؤں گا۔ غلام الغیب اور علم غیب ایک ہی بات ہے۔

سنی: اگر ایک ہی بات ہے تو علم غیب و موضوع مان لو اور کتاب کا حوالہ دو؟

دیوبندی: میں تو عالم الغیب کی نفی ثابت کروں گا۔

سنی: موضوع طے ہونے کے بعد بدلہ شکست کی دیکھل ہے تم کو شرائط میں شکست

ہوگئی۔ حضرات ان باتوں میں ایک سال گزر گیا مگر موضوع مان کر پھر پائت

جاتا ہے افسوس اس پر۔

دیوبندیو! بھاگتے کیوں ہو؟

سنی: اہم عطائی علم غیب حضور علیہ السلام کیلئے مانتے ہیں کیا فتویٰ ہے؟

دیوبندی: کافر، شرک، ذاتی ہو یا عطائی۔

سنی: ذاتی کے ہم تو کل ہی نہیں عطائی مانتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حاضر و ناظر مانتے والے پر کیا فتویٰ ہے۔

دیوبندی: کافر، شرک، گمراہ

سنی: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم تو مانتے ہیں کیا فتویٰ ہے۔

دیوبندی: گمراہ، سنی، شیعتہ

سنی: ہم حضور کو کلمہ تکبیر تک مانتے ہیں۔

دیوبندی: کافر، گمراہ، جاہل، بدعتی۔

سنی: یہ فتوے لکھ رہے ہو یا چنے بھج رہے ہو دو گلے دو نکلے میں۔

دیوبندی: تم نے پوچھا ہے ہم نے بتا دیا ہمارے کتابوں میں یہ فتوے موجود ہیں۔

سنی: یہ باتیں اگر ہم نمونہ نظم کے لئے مان لیں تو پھر فتویٰ کیا ہوگا۔

دیوبندی: اور زیادہ بڑا بڑا فتویٰ لگے گا۔

سنی: مطلب یہ کہ نبی ﷺ اور امتی میں فرق ہے۔

دیوبندی: کیا مطلب؟

سنی: مطلب سافہ ہے کہ یہ عقائد حضور ﷺ کے علاوہ کس اور کو مانیں تو ذہل۔

دیوبندی: جی ہاں شرعی فتوے میں کسی کا لحاظ نہیں۔

سنی: اگر واقعی آپ مروی اولاد ہیں اور حلال کی اولاد ہیں اور سچے ہیں تو بتائیں کہ

دیوبندی اکابر علماء کی کتب میں یہ عقائد دیوبندیوں سے دکھادیں تو ذہل فتویٰ

لگائے کو تیار ہیں۔ دیوبندی علماء کو۔ علم غیب اور کشف کا علم ہے۔

دیوبندی: علماء کو حاضر و ناظر ایک وقت میں مل جاتا ہے۔

دیوبندی: علماء کو نور دکھایا گیا ہے۔

دیوبندی: علماء کو کھانا دکھایا گیا ہے۔ اب یہی فتویٰ دو کہے؟

دیوبندی: ہم بت نہ کر سکتے آتے۔ چنانچہ انعام، عینہ کو تیار ہیں۔

دیوبندی: سنیں، گل آتاؤں نہا، کو دھتے ہو گیا۔

سنی: مسلمانوں! آزاد کر دیجو جو لے، ثبوت فقہ سے لے پاؤ اور فتوے مطلب کرو۔

امکان کذب باری تعالیٰ

جلد اول میں بھی ایک مناظرہ کی روئیداد بیان کی تھی اور مناظرہ طے ہونے کے بعد وقت پر نہ آنے بلکہ راہ فرار اختیار کر گئے۔ یہ دوسرا مناظرہ شرائط میں بھاگ گئے۔ اس کا ثبوت وہ تحریریں دونوں طرف کی موجود ہیں ہم مختصر عرض کرتے ہیں۔ یہ آگاہ کا دیوبندی جن مولوی تھا۔

دیوبندی: ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں موضوع امکان کذب ہے۔

سنی: یہ موضوع ہم نے دیا تھا جس کو منظور کر لیا گیا ہم نے کہا کہ شرائط تحریری طے کر لو اور اپنی شرائط لکھ دو۔

دیوبندی: شرائط وہ ہی ہیں جو ہوتی ہیں بس آپ تاریخ مقام طے کریں۔

سنی: وہ شرائط طے کر لیں۔ اور ایک یہ کہ وضاحت طلب سوالات کے جوابات

دیوبندی: یہ وضاحت کے سوالات مناظرہ میں کرنا۔

سنی: جناب جو کام پہلے کا ہے وہ بعد میں کیسے کر لیں اور جو جواب آپ اس وقت

دیں گے وہ ابھی دیدیں تاکہ وقت بچ جائے۔ مناظرہ میں دلائل ہوتے ہیں

یہ شرائط ہیں۔ یہ بھی بتادیں کہ امکان کذب کا مطلب اللہ تعالیٰ جھوٹ بول

سکتا ہے۔ معاذ اللہ یہی مطلب ہے نہ۔

دیوبندی: وضاحت طلب سوالات کہاں اصول مناظرہ ہے آپ کو کس نے بتایا؟

سنی: جناب مناظرہ رشیدیہ کی مسلم کتاب میں موجود ہے۔ پھر آپ نے بھی مانا ہے

کہ وضاحت مناظرہ میں کرنا اگر یہ اصول نہیں تھا تو مناظرہ میں کیسے مان لیا۔

دیوبندی: اور کوئی شرط ہے؟

سنی: باقی تو سب لکھی ہیں اہم شرط یہی ہے کہ سوالات کے جوابات دیدیں وہ

صرف ہاں یا نہ میں ہم دلیل نہیں مانگے رہے جس سے آپ کو ڈر خوف ہو۔

دیوبندی: بس آپ تاریخ جگہ کا اعلان کریں۔

سنی: وضاحت طلب سوالات کے جواب دو۔ ابھی تاریخ طے کر لیتے ہیں۔

دیوبندی: آپ راہ فرار اختیار کر رہے ہو میں تم کو چھوڑ دوں گا نہیں۔

سنی: یہ تو صاف نظر آ رہا ہے کہ کون راہ فرار اختیار کر رہا ہے۔ وضاحت طلب امور

کے جوابات، جو نہیں دے رہا وہ کون ہے؟ یہ تو بتاؤ کہ یہ عقیدہ قطعی ہے تو آیت

بھی قطعی میں لکھ کر دے۔

دیوبندی: ارے جناب قرآن کریم کے ہر ہر لفظ سے امکان کذب ثابت کروں گا۔

سنی: جناب اپنی یہ بات یاد رکھنا اور یہ تحریر میں بھی آگیا ہے دلائل ثابت۔

دیوبندی: ہاں! تم ٹکڑہ کرو جو لکھا ہے اس کے مطابق ثابت کروں گا۔ ہر ہر لفظ سے

قرآن کے۔ بس تم جگہ اور تاریخ بتاؤ۔

سنی: وضاحت کے جوابات کیوں نہیں دیتے۔

حضرات یہی وہ وجہ ہوئی کہ دیر ہوتی گئی اور ہنوز جوابات کا انتظار ہے۔ وجہ

یہ ہے کہ یہ تو چاہتے ہیں کہ مناظرہ میں مجاہد ہو جائے یعنی جھگڑا ہو جائے۔ مگر ہم اس

سازش کو کامیاب ہونے نہیں دے سکتے۔ اسی لئے وضاحت طلب سوالات کیسے کیے گئے

اور اس میں، دونوں کا فائدہ تھا کہ شرانگاہ کار بندہ کر مٹا کر دیا جائے۔ تقریباً ایک سال ہو گیا۔ یہاں یہ بھی بتاتے تھے کہ اس مولوی نے ملا۔ کو کب تو رانی صاحب کی سی ڈی کا جواب دیا تھا۔ جس کے جواب میں فقیر نے سی ڈی بنا کر جواب دیا تھا مگر ہمارے جواب کا جواب نہ آیا۔ اور بھی اہلسنت میں سے اس کی سی ڈی کا جواب دیا اور اس کے جھوٹ و دھوکہ کا پردہ چاک کیا۔

فقیر نے اپنے جواب میں کہا تھا کہ امکان کذب تو یہ ہوتے ہیں بلکہ قوس کذب ثابت کر کے کو تو ہیں۔ اب بات کی وجہ سے مولوی کے چند معتقد میرے پاس آئے اور اس شرانگہ مناظرہ کا ذکر کیا۔ ہم نے ان سے بھی وضاحت طلب کی۔ ان کے جوابات کا ذکر یہ وہ کہتے تھے کہ اب مناظرہ امکان کذب پر نہیں بلکہ قوس کذب پر ہو گا۔

فقیر نے کہا کہ یہ موضوع بدلنا ہے تو اس کی شرانگہ تحریر کرو۔ اور ان دیوبندیوں نے فون ملا کر "جن مولوی" کو لکھنے ہوا میں دسے کہ بات کریں۔ فقیر نے کہا مولوی صاحب یہ آپ کے ساتھی امکان کذب چھوڑ کر قوس کذب پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ جن مولوی نے غصے میں کہا امکان کذب کی جگہ قوس کذب پر بلکہ تم اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو۔ فقیر نے کہا مولوی صاحب موضوع طے کر کے بھاگ رہے ہو ورنہ فقیر کی شکست تسلیم کرو۔ یہ سن کر فون بند کر دیا۔ یہ بات فقیر نے ان کے ساتھیوں سے کہی۔ وہ کہتے تھے مناظرہ چھوڑ دو ہم کو گنگوہی کا فتویٰ ثابت کرو اور دکھا دو۔ فقیر نے کہا کہ یہ مناظرہ نہیں کرنا نہ کرو اور گنگوہی کا فتویٰ اصل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں ہے اور انکی کاپی دیوبندی مذہب کتاب میں ہے۔ اب آپ لوگ وقت

انکال کر آ جاؤ فقیر اس کی کاپی دھما دے گا۔ بلکہ دے بھی دینگا۔ اور ثابت کروے گا کہ یہ فتویٰ گنگوہی کا ہے۔ بس پھر وہ نہ تھے تقریباً ایک سال ہوئے والا ہے۔ اب ہم تیار ہیں ثابت کر کے کہو ورنہ مناظرہ کرنا ہے تو ورنہ شکست تسلیم کرو پھر آ جاؤ میدان مناظرہ میں۔ یہ رضا کے فیصلے کی مار ہے۔

وقوع کذب

وہابی: یہ ہمارا عقیدہ نہیں اور نہ ہی کسی کتاب میں اور نہ فتویٰ میں ہے۔

سنی: اگر فتویٰ ثابت ہو جائے تو کفر مانا اوسے تحریر کرو۔

وہابی: زبان سے کہہ رہا ہوں یہ ثابت ہو جائے تو کفر ہے لیکن کی ضرورت نہیں۔

سنی: اس سبیل دہلوی نے بیکر وزی کتاب میں امکان کی مثال دی یا وقوع کی غور سے

پڑھ لو کہ خدا جھوٹ نہ لے لہذا بندہ کی قدرت پڑھ جائے گی۔ خداوند

وہابی: مگر یہ تو امکان کذب کی مثال ہے۔

سنی: گنگوہی کا فتویٰ تھا وقوع کذب پر جس کی کاپی دیو بندی مذہب کتاب میں

قبلہ حضرت غلام مہر علی چشتیاں علیہ الرحمۃ میں نقل کر دی۔

وہابی: یہ فتویٰ جو نقل کیا ہے گنگوہی کا نہیں ثابت کرو۔

سنی: اپنے فتویٰ کا انکار گنگوہی نے نہیں کیا اپنی زندگی میں مرنے کے بعد تم کو

ہوئے ہوا انکار کرنے والے۔ حالانکہ کئی فتوے سے انکار کا ثبوت بشرط تو یہ

دکھانے کو تیار ہیں۔

وہابی: ہمارے سر فرزند کھکھڑا دی نے اس کا انکار اور مثال دے کر ثابت کر دیا۔ کہ

فتویٰ گنگوہی صاحب کا نہیں۔ مثال یہ دی تھی کہ ایک خط کے ذریعہ رویت

ہلال ثابت نہیں ہوتی تو کفر کیسے ثابت ہوگا۔ دوسرا یہ کہ نہ معلوم ان کو اطلاع

سنی: سبحان اللہ۔ مثال بھی دی تو ایسی کہ ثابت ہو گیا کہ فتویٰ گنگوہی کا تھا۔

رویت ہلال خط سے ثابت نہیں ہوتی۔ یہ تو ٹھیک ہے مگر خط تو مانو کہ کھاکھا

اس طرح فتویٰ تھا جب ہی تو خط کی مثال دی ہے۔ یہ الزام پھنس گئے۔ یا تو

مثال بدل دیا فتویٰ مان لو؟ اور اطلاع نہیں ملی۔ جناب پورے ہندوستان

اور شہروں میں اس کی نقل اور رد میں کتابیں لکھی گئیں جس کو سن کر دیکھ کر

خاموشی اختیار کر لی گئی۔ ایک اور حوالہ۔ فقہائے ائمہ میں لکھا ہے کہ

اختلاف امکان میں نہیں وقوع میں ہے۔

وہابی: اس سے بھی ثابت نہیں ہوتا جبکہ گنگوہی صاحب کے تمام فتوے تحریری

موجود ہیں۔

سنی: چلو اس طرح کر لیتے ہیں کہ گنگوہی کی تحریر موجود ہے اور وہ فتویٰ بھی موجود

ہے۔ ان تحریروں کو کسی ایکسپرٹ کے سامنے رکھ دیتے ہیں جو فیصلہ ہوگا

منظور کر لیتا۔

وہابی: میں اپنے بڑوں سے پوچھ کر آتا ہوں۔

سنی: حضرت اپنے چچ سال ہو گئے وہ ابنا غائب ہے جیسے گدھے کے سر سے بیتک

غائب ہوتے ہیں۔ شاید اس کے بڑوں نے کہا: وہ یہ کس چکر میں پڑ گئے۔

اب اس مسئلہ پر بات نہ کرنا۔ آج بھی کوئی جھوٹ دیکھنا چاہے تو ہم حاضر

ہیں۔ اور بھی حوالے موجود ہیں۔

شیعہ نے کہا ہم ہی اہل سنت ہیں

ڈاکٹر نجفی صاحب نے یہ کتاب لکھی ہے۔

شیعہ: ہماری اس کتاب کا جواب دو۔

سنی: کیوں نہیں جناب ضرور دیں گے مگر پھر ہمارے جواب کا جواب ضرور دینا۔

شیعہ: مذہب میں پانچ ٹکڑے ہیں اس لئے اہل سنت میں آنے کو تیار ہو گئے۔
شیعہ: یہ بات نہیں بلکہ مذہب کو ہم بھی مانتے ہیں۔

سنی: اہل سنت کے عقائد و اعمال الگ ہیں پھر تم کیسے اہل سنت ہو سکتے ہو۔

شیعہ: ہمارے عقیدہ و اعمال میں کیا خرابی ہے؟

سنی: کلمہ الگ، عقیدہ الگ، نماز الگ، وضو الگ، اتنی خرابی اور فرق ہیں۔

شیعہ: ہم اپنے کلمہ کا ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

سنی: ثبوت تو ہم نے دیکھے ہیں اسی لئے شیعہ الگ سنی الگ ہیں۔ بلکہ بعض شیعہ

کاتب میں بھی تمہارا کلمہ کی تردید ہے۔ حوالہ بشرط تو ہے۔

شیعہ: تمہارا کلمہ بھی قرآن سے ثابت نہیں۔

سنی: کلمہ اہل سنت کا قرآن میں وہ آیات سے ثابت ہے۔ اگر پورا قرآن مانجے

ہو تو کلمہ موجود ہے۔ نہ تو اپنے مطلب کی آیت مانو پاتی چھوڑ دو یہ ظلم ہے۔

شیعہ: ہم بھی اہل سنت ہیں۔

سنی: پہلے کہا تھا ہم ہی اب کہتے ہو ہم بھی سوچ لو دونوں میں فرق ہے۔

شیعہ: ہم ہی اہل سنت ہیں۔

سنی: آج اگر تم ہی ہو تو شیعہ مذہب سے رجوع کر لیا؟ کہ رو دگالیاں جو شیعہ ملنا۔

سنی: نے کتابوں میں اہل سنت کو لکھی ہیں وہ اپنے لئے تجھ قبول فرمائیں۔

شیعہ: کوئی گالیاں ہم نے ابلاست کو دی ہیں۔

سنی: جناب کو اپنے مذہب کی معلومات نہیں بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ سنی کا کلام شیعہ

سے نہیں ہو سکا۔ آج کل شیعہ لڑکے اور لڑکیاں سنی بن کر اہل سنت۔

نکاح کر لیتے ہیں اور نکاح کے بعد بتاتے ہیں یہ جو کہ کیوں؟ نہیں تو ایسا فی

غیرت ہوتی ہے وہ تو رانا لگ ہو جاتے ہیں۔

شیعہ: وہ تو وہ تو شاید کسی نے کیا ہو۔

سنی: وہ تو کیا کسی عقیدہ و اعمال میں تم اہل سنت نہیں ہو سکتے مذہب یکہ تو ہے نہ۔

شیعہ: اچھا میں اپنے ڈاکروں سے پوچھ کر آتا ہوں۔

سنی: ضرور پوچھو مجھے انتظار رہے گا۔ دو سال دو گئے نہ روئے۔

اصلی حقیقی اہل سنت کون؟

جعلی جھوٹے فسادوی کون؟

دیوبندی: ہم ہی اہل سنت ہیں اور یہ بدعتی ہیں۔

سنی: گھر میں مسجد میں مدرسے میں منبر پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی۔

جواب اہل سنت کی نشانی ہے عطا کدوا اعمال دونوں تمہارے اندر نہیں پھر کیوں؟

دیوبندی: ہمارا وہی عقیدہ ہے جو اہل سنت کا ہے۔

سنی: اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ محاذ اللہ یہ صرف تمہارا عقیدہ ہے ورنہ چودہ

سوسالہ اہل سنت میں یہ کسی کا بھی عقیدہ نہیں۔

دیوبندی: یہ عبارت ہماری کسی کتاب میں نہیں۔ اگر دیکھا دو تو میں دیوبندیت چھوڑ

دوں گا۔

سنی: عبارت یہ ہے "امکان کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔" فتاویٰ رشیدیہ

اور رشید گنگوہی نے اس کو اپنا عقیدہ لکھا ہے۔ ہم نے تمام دیوبند کے بڑے مفتیوں سے

پوچھا اس کا مطلب کیا ہے سب یہی کہتے ہیں کہ بولنا نہیں جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور

واضح عبارت و مطلب دیوبندی صرف اڑ گھگھو وی کی عبارت اکابر میں لکھا ہے۔ کہ

بولنے اور بول نہ سکتے ہیں فرق ہے۔ اب عقیدہ اہل سنت کے خلاف ہوا یا نہیں؟

دوسرا فرق یہ کہ دیوبندی اکابرین نے اپنے آپ کو دہائی کہا۔ ہیں مستند

کتا بوں میں ہے حوالہ بشرط توبہ۔ اور وہ اپنی تجدیدی غارتگی ہونا یہ ضد ہے اہل سنت کی اور
تجدیدین جمع نہیں ہو سکتیں۔ آج دیوبندی لاکھ لاکھ کر کے جھوٹ بولے کہ میں دہائی
نہیں۔ اور تو نہیں تو تیرے بڑے ٹوٹے کسی پران کی صوت آئی۔ اب ان اکابر کے
ساتھ اٹھائے جاؤ گے۔

دیوبندی: ہمارے اعمال اہل سنت کی طرح ہیں۔

سنی: پھر جھوٹ بولتے ہو۔ اہل سنت کے اعمال کی نشانی میلاد منانا، گیارہویں،

عرس منانا، بارگاہ راتوں میں شب معراج، شب برات وغیرہ میں عبادت کرنا۔ سوئم

دسواں چالیسواں کرنا وغیرہ ان اعمال کو تم شرک و بدعت کہتے ہو۔ پھر بھی اہل

سنت کہتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ کیا تم جھوٹ بولنا عبادت سمجھتے ہو؟

دیوبندی: یہ اعمال تو بہت سارے عوام اہل سنت نہیں کر سکتے کیا وہ بھی اہل سنت نہیں؟

سنی: اگر بعض نہیں کر سکتے مگر ماننے تو ہیں۔ تمہاری طرح تو نے تو نہیں لگائے۔

دیوبندی: بس ہمارے بڑوں نے کہہ دیا کہ ہم ہی اہل سنت ہیں تو ہیں۔

سنی: صرف دعویٰ ہے دلیل نہیں ایسے شیطان کہہ دے کیا اس کو اہل سنت مان لو گے؟

ایک کتاب آئی ہے جس کا نام ہے شیعہ ہی اہل سنت ہیں۔ قاریانی بھی کہتے

ہیں ہم اہل سنت ہیں۔ غیر تقلد بھی کہتے ہیں کہ ہم اب نہایت ہیں۔ کیا خیال ہے تم ان کو

اہلسنت مانتے ہو یا نہیں۔

دیوبندی: توبہ تو یہ یہ ہرگز اہل سنت نہیں ان کے عطا کدوا اعمال میں فرق ہے۔

سنی: یہی جواب ہمارا ہے۔

ایک وتر نہیں تین وتر واجب ہیں

وہابی

تین وتر کی حدیث ضعیف ہیں ایک حدیث مستند رکھا دو۔

سنی:

حضرت علیہ السلام پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اہ تسبیحی میں قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔ سلام ٹکڑیں پھیرتے تھے مگر آخر میں۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، امام احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، حاکم، مستدرک، مشکوٰۃ، دارمی۔)

بتاؤ ان کتابوں کی اس حدیث میں کیا غلطی ہے۔ اور یہ کس صحیح حدیث کے خلاف ہے؟ ہمت ہے تو آؤ جواب دو؟ اور بتاؤ ایک وتر میں یہ تین سورتیں کیسے پڑھو گے۔ نہ فرض نماز ایک رکعت ہے نہ نفل نماز ایک رکعت ہے۔ پھر یہ واجب وتر ایک کیسے ہو گیا۔

وہابی:

میرے پاس ایک بخاری شریف کی دلیل ہے کہ حضرت امیر منہ ویؓ نے ایک رکعت وتر پڑھی۔ ایسی دلیل جت شرعی ہے یا نہیں؟

سنی:

سلمانؓ ائمہ۔ کراچی کے وماچیوں نے اعلان کیا ہے کہ صحابی ہمارے لئے جنت نہیں پھر کیسے اس کو دلیل بنایا؟ شرم کرو۔ دوسرا یہ کہ صحابی جنت نہیں تو امام بخاریؒ کیسے جنت ہو گئے۔ یہ تو بیجا بیجی ہیں۔ تمہارا یہ بھی ناخان ہے کہ قرآن وحدیث دو اصول باقی شرک و بدعت۔ لاکھ ایسی حدیث جس

میں صحابی نہ آیا تاہیں نہ ہو؟ اس حدیث میں آگے گئی ہے ابن عباسؓ کا غلام موجود تھا اس نے دیکھا تو تعجب کر کے شکایت کی کہ امیر معاویہ ایک وتر پڑھتے ہیں۔ فرمایا وہ صحابی ہیں۔

دوسری روایت بخاری میں ہے کہ وہ عالم فقیہ مجتہد ہیں۔ وہ غلام بھی تین وتر پڑھتا تھا اور ابن عباسؓ بھی تین وتر پڑھتے تھے۔ ورنہ وہ کہہ دیتے کہ میں بھی ایک پڑھتا ہوں۔ مگر ٹکڑیں کیا۔ و باوجود امیر معاویہ کی تقلید کرتے ہو اور تقلید کا بھی تم شرک کہتے ہو۔ اپنی دلیل سے شک کرتے۔ و تو یہ کہہ رہے ہیں "اسما کا کہ مڑ کر نہ دیکھیں"

وہابی نجدی غیر مقلد کہتے ہیں کہ

ہم بھی اہل سنت ہیں

سنی: دنیا میں اتنا بڑا جھوٹ شاید ہی کوئی ہو۔

وہابی: کیوں ہم اہل سنت کیوں نہیں ہو سکتے؟

سنی: محدثین میں کوئی بھی غیر مقلد نہیں اولیاء میں کوئی بھی غیر مقلد نہیں تم کیسے اہل سنت ہو سکتے ہو؟

وہابی: ہم اہل سنت بھی ہیں ابجدیث بھی ہیں۔

تم ابجدیث کا مطلب بتا دو پھر اس پر عمل کر کے بتا دو انعام حاصل کرو۔

وہابی: ابجدیث کا مطلب حدیث پر عمل کرنے والے۔

سنی: یہ مطلب کس کتاب میں لکھا ہے؟ دوسرے یہ کہ ضعیف پر عمل کرتے ہو یا صحیح حدیث پر یا موضوع پر۔

وہابی: ہم صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

سنی: اگر ہم تمہارا عمل ضعیف حدیث پر دکھا دیں اپنی سزا خود تجویز کرو۔

دوسرا یہ کہ صحیح حدیث پر عمل کرنے والے اپنے نام میں اضافہ کرو صحیح ابجدیث۔

تیسرا یہ کہ یہ نام کس کو درخواست دے کر لکھا تھا معلوم بھی ہے؟

وہابی: ہمارے علماء کا مشفق فیصلہ تھا نام تبدیل کرنے کا۔

سنی: انگریز مشترکہ ملکہ وکٹوریہ کو درخواست دے کر وہابی سے ابجدیث رکھا۔

وہابیوں کی وہ ریکارڈ والی درخواستیں موجود ہیں تمہاری کتابوں میں۔

اور انگریزوں نے اعلان کیا آج کے بعد وہابی نہ کہئے ان کو ابجدیث

کہئے ان کو۔ آخر وہابی کے نام میں کیا خرابی تھی تمہاری کتابوں میں تحفہ

وہابیہ بھی ہے۔

وہابی: خرابی تو نہیں تھی لوگ اس کو تک حرام سمجھتے تھے۔

سنی: لوگوں کو سمجھنے دیتے۔ لوگوں کے طعنے سے بچنے کیلئے نام بدل لیا مگر حقیقت

وہی ہے۔ ہر سنت پر عمل ہو سکتا ہے ہر حدیث پر عمل ناممکن۔ جیسے منسوخ،

خصائص، موضوع

وہابی: سنت پر عمل بھی حدیث سے ملتا ہے۔

سنی: اگر اہل سنت میں پناہ ملی ہے تو اپنے علاوہ کدوا اعمال سے تو بہ کرو۔ اہل

سنت کے آخری درجہ اور مقلدین کو مشترک لکھا ہے تو بہ کرو۔ اہل سنت کو

گالیاں دی ہیں تو بہ کرو۔ ابجدیث ان کو کہتے ہیں جنہوں نے احادیث صحیح

کہیں۔ تم نے حدیث کے انکار کے سوا کیا کیا ہے۔

منظرہ نمبر ۱۱

بارہ ربیع الاول میلا و شریف یا وصال شریف

دیوبندی: تم نے دیکھا انجمن فیض رضا والوں کا اٹیکر جس میں ۸ ربیع الاول پیدائش اور بارہ ربیع الاول وفات لکھی ہے حوالہ بھی فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۲۶ اور صفحہ نمبر بھی دیا ہے۔

سنی: جی ہاں دیکھا ہے اور میرے پاس بھی ایک دوست نے دکھا کر جواب دیا تھا۔ اس اٹیکر پر یا اللہ۔ یا رسول اللہ بھی لکھا ہے۔ فیض رضا اور فتاویٰ رضویہ کا حوالہ بھی دیکھا اور دیکھتے ہی سمجھ آگئی کہ یہ کسی نے دھوکہ دیا ہے۔

دیوبندی: دھوکہ کیسے دوسکتا ہے فتاویٰ رضویہ کا حوالہ ہے۔

سنی: جی ہاں فتاویٰ رضویہ کا حوالہ نامکمل دیا۔ پوری بحث اور اس کا نتیجہ نہیں بتایا جو فتاویٰ رضویہ میں ہے۔ دوسری بات یہ کہ انجمن فیض رضا شاید کوئی انجمن ہو۔ مگر تمام اہل سنت 12 ربیع الاول کو میلا دیتا ہے۔ اسی لیے کہ انجمن اپنے خلاف اٹیکر کیسے نکالے گی۔

دیوبندی: اور حوالہ فتاویٰ رضویہ کا دیا ہے۔ کیا غلط ہے؟

سنی: فتاویٰ رضویہ میں اپنی حضرت علیہ الرحمہ نے تمام اقوال جمع کر دیے پھر فیصلہ

دیا اس لئے اٹیکر بنانے والے کو یہ پتہ چل گیا کہ جمہور مسلمانوں کے پاس میلا و شریف کو اجماع امت سے بارہ ربیع الاول کو طاعت کیا اور وصال کے بھی اقوال جمع کئے اور پھر فیصلہ دیا۔ اب اٹیکر پر ۸ ربیع الاول میلاد کی تاریخ درج ہے۔ جبکہ فتاویٰ رضویہ میں اٹیکر نے اس پر اتفاق نہ کیا صرف اقوال جمع کر دیئے۔ اس غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے چوری پکڑی گئی۔ اسی میں وصال مبارک کے اقوال جمع کئے مگر جو فیصلہ دیا وہ بھی اٹیکر کے خلاف جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اٹیکر نکالنے والے اہل سنت نہیں کہ وہ اپنے عمل بارہ ربیع الاول کے خلاف ۸ ربیع الاول کے قول کو بیان کریں۔ یہ چوری اور دھوکہ ہے۔

اسی طرح دو (۲) یا نو (۹) تاریخ کو وصال مبارک ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کسی حساب سے بھی وصال نہیں بن سکتی۔ جبکہ یہاں بات فتاویٰ نے فخر الطیب کتاب میں لکھی ہے۔ اب اٹیکر نکالنے والا کوئی وہابی ہو سکتا ہے یا دیوبندی کی شرارت ہے۔ کیونکہ دیوبندی دھوکہ دینے کے لئے بریلوی بن جاتے ہیں۔

دیوبندی: یہ واقعی کسی نے دھوکہ دیا ہے اسی لئے انجمن کا پتہ نہیں دیا کہ لوگ تصدیق نہ کریں۔

سنی: ایسے بے شمار دھوکے دیوبندی مساجد پر قبضہ کرنے کے لئے دیتے رہتے ہیں۔

باغ فدک کی تعین

شیعہ: یہ مسئلہ اہم سیاسی بنیاد کا ہے جو وراثت کے گرد بھی گھومتا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو یہ بید (عطا) کردہ بھی ہے۔ جس کو چھینا گیا۔

سنی: یہ مسئلہ سیاسی ہے، وراثت کا مسئلہ یا بہرہ کا مسئلہ ہے۔ پہلے یہ طے کر لو آخر

مسئلہ کیا ہے۔ کیونکہ سیاسی کہنے سے وراثت اور بہرہ سے ہاتھ دھونے پڑیں

گئے۔ اگر وراثت مانتے ہو تو سیاسی اور بہرہ کہنے کے خلاف ہے، اگر بہرہ

مانتے ہو تو وراثت اور سیاست کے خلاف ہوگا۔

شیعہ: یا قرآن نے عجیب پیکر چلایا ہے۔

سنی: سبحان اللہ! اپنے پیکر کو دوسروں پر ڈال رہے ہو شرم کرو جو کچھ تم نے کہا اس کا

ہم نے یقین پوچھا ہے۔

شیعہ: سیاسی تو یہ ہے کہ دیتے ہیں مگر وراثت کا مسئلہ اور بہرہ کا بھی ہے۔

سنی: بنیادی مقصد تو ختم ہو گیا جو سیاسی تھا کہ بے شمار شیعہ ذاکروں نے باغ فدک

کو سیاسی کہہ کر قلم اٹھا یا وہ سب جھوٹ تھا پیکر تھا۔ جناب دو میں سے کبھی

ایک ہو سکتا ہے وراثت یا بہرہ

شیعہ: ارہے یا پہلے وراثت سمجھ لو پھر بہرہ سمجھ لو۔

سنی: صرف سمجھ لینا مسئلہ کا حل نہیں۔ جو مانتے ہو دعویٰ کرتے ہو پھر اس کے

مطابق وکیل دیتا ہوگی۔

شیعہ: پھر تو وراثت کا مسئلہ تھا اور بہرہ اور نہ ہے گا۔

سنی: تو پھر سیاسی اور بہرہ کہنے سے دستبردار ہو گئے جنہوں نے لکھا جھوٹ لکھا۔ چلو

اب یہ بتا دو کہ باغ فدک کتنے باغ تھے اور ان کے نام کیا تھے۔

شیعہ: جناب باغ فدک ایک ہی باغ تھا اور بس

سنی: جب آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ باغ فدک سات باغ تھے ان کے نام اگلب

اگلب شیعہ کتب میں لکھے ہیں اور آپ کو اپنے مذہب اور مسئلہ کی معلومات

نہیں۔

شیعہ: میں کل اپنے تمام سے پوچھ کر آؤں گا۔

سنی: دو سال ہو گئے اس کی کل نہ آئی۔ آج بھی ہتھ پر ہیں۔

منہا ظہرہ اعلیٰ سنت پر بنی ہوئی (حصہ دوم)

برق و نور به چرخه نمبر جدید یاد۔

مفتی: آپ لوگ سمجھتے نہیں ہم دنیا میں دین کا کام کر رہے ہیں۔ ہمارائی وی پروگرام سچ سے بڑا جناح ہے اور آپ ہمارے پیچھے پڑ گئے۔

سختی: جناب آپ اللہ اولیاء کے پیچھے کیوں پڑ گئے غلط حوالہ دے کر اور حج سے باز کرنا اجتماع ہو نہیں سکتا۔ دوسرا یہ کہ حج فرض ہے فی دمی کا پروگرام فرض نہیں تو یہ کہہ لیں۔

مفتی: آپ کے لئے مشورہ ہے کہ آپ علماء اہل سنت سے لتویٰ الائمیں پھر بات ہو گی۔

سُنی: جناب دوسرا حوالہ حضرت جلیلہ بغدادی کی کرامت بھی فتاویٰ رضویہ میں ثبوت ہے۔ اب دونوں حوالوں کا ثبوت اور فتویٰ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے موجود ہے۔ اس سے زیادہ تحقیقی فتویٰ کس کا ہوگا۔ اہل سنت کا اتفاق ہے فتاویٰ رضویہ پر۔ آپ نے کس عالم کے فتویٰ کے مطابق یہ بیحوث بولے دھوکہ دیا۔ آپ کے پاس ایک حوالہ بھی نہیں۔ اور جب آپ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ نہیں مانتے فتاویٰ حضرت کا فتویٰ کیسے مانیں گے۔

مفتی: ابھی تو میرے پاس وقت نہیں مجھے جانا ہے۔ اچھا میں چلتا ہوں۔

سنتی: مفتی صاحب اولیاء کی کرامات کے انکار کی ہیں، وقت بابت کرنے کا نہیں۔
جانیے جواب۔

ایک جدید مفتی نے دو کرامت کا انکار کیا۔ حضرت حمید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی پانی پر چٹنا اور دوسری غوث اعظم کی بارہ سالہ ڈوبی ہوئی مفتی کا انکار کیا۔ اس پر تقریر میں کہا کہ یہ بیہوش ہے، افتراء ہے اور عقل نہیں مانتی۔ اس پر حوالہ دیا فتاویٰ رضویہ کتاب کا۔ ان سے جو بات ہوئی، نقل کرتے ہیں۔

مفتی: عقل سے سوچو مولہ سال بعد ڈوبی ہوئی کشتی کیسے سلامت نکل سکتی ہے۔

سہی: جناب کرامت کی تعریف میں ہے کہ جو عقل میں نہ آئے۔ آپ کیسے مفتی
 ہیں کہ کرامت کی تعریف بھی نہیں جانتے۔ دوسرا یہ کہ سولہ سال نہیں بارہ
 سال ہے۔

مفتی: قتلوی رضویہ میں غور سے پڑھو تو آپ بھی سمجھ جاؤ گے۔

سہی: جناب غور سے پڑھا ہے اردو میں ہے۔ عبرانی زبان میں نہیں جو سمجھ نہ آئے۔ آپ اپنے کسی طالب علم سے فیصلہ کرالیں۔ اہل حضرت علیہ الرحمۃ کا جواب یہ ہے: بارہ سالہ ڈوبی ہوئی کشتی سے متعلق کھسکا کہ ”میری نظر سے نہیں گزرا“

واقعہ مشہور ہے کہ یہ زمانہ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہیں۔ فتاویٰ

قادیانی اور سنی کے درمیان

سنی: جس موضوع پر چاہے بات کرو۔

قادیانی: موضوع چھوڑ دو یہ بات کرو۔

سنی: حیرت ہے بغیر موضوع کے کیا بات کریں مجیدہ بات موضوع پر ہوتی ہے۔

قادیانی: بھائی ہمارے مرزا صاحب ولی تھے۔

سنی: افسوس ہے ان مرزائیوں پر جو اس کو نبی مانتے ہیں اور تم پر بھی جو اسے ولی

مانتے ہو۔ سن لو جو مرزا کو نبی مانتے وہ بھی کافر بنو لی مانے وہ بھی کافر کیونکہ

وہ مسلمان نہ رہا۔ اس لئے کہ اس نے اللہ پر انبیاء پر اولیاء پر بہتان باندھا

تھا۔

قادیانی: آپ کو معلوم نہیں مرزا صاحب نے اسلام کی خدمت کی ہے۔

سنی: ختم نبوت پر ڈاکو ڈال کر سب خدمت بردار دو کٹر کا بوجھ ڈکڑ کر گیا۔

قادیانی: تم کو یہ ہے مرزائی جماعت کتنے ملکوں میں دین کا کام کر رہی ہے۔

سنی: جہاں جس طرح کام کر رہی ہے وہ سب جانتے ہیں مال کا لالچ لڑکی کا

لالچ نور کر کی کالاج اور باہر ملکوں کا ویزا دلا کر احمدی بناتے ہو۔

پھر بھی غیرت ایمانی دلے لو جو انوں نے تمہاری دولت کا لالچ لٹکھا کر اپنے

ایمان کا سودا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو پہنچے گی توفیق عطا فرمائے۔

قادیانی: آخر ہم نے نفرت کیوں ہم کو انسان ہی سمجھ لو اب تو بڑے بڑے لوگ ہماری

حمایت کر رہے ہیں۔

سنی: جب تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نہیں تو محبت کیسی۔ کس طرح رسول اگر کعبہ

کے پرہیز میں چھپ جائے اس کو قتل کا حکم ہے۔ حالانکہ وہ بھی انسان ہے

مگر ختم نبوت کا منکر انسان کہا لے گا بھی حقدا نہیں بلکہ جانوروں سے بدتر

ہے جو تمہاری حمایت کر رہے ہیں وہ بھی تمہاری طرح ہیں یہ شریعت کا فیصلہ

ہے۔

قادیانی: آخر ہم کل نماز، روزہ، زکوٰۃ دیتے ہیں پھر بھی کافر ہیں۔

سنی: ختم نبوت کے منکر کا سب کچھ برہاد ہے۔ کہ وہ قرآن و حدیث کا منکر ہے۔

قادیانی: افسوس دیگر فرماتے حرم شریف جاسکتے ہیں اور ہم پر پابندی ہے۔

سنی: جب مطابق کو کلہ نماز، حج، روزہ زکوٰۃ کا کھلی فائدہ نہیں بدعتیہ کچھ بھی کر

لے سب بے کار ہے۔ تم دیگر فرقوں سے بدتر، ختم نبوت کے منکر ہو اگر حرم

چلے بھی جاؤ پھر بھی بے کار ہے دیگر منافقوں کو بھی کوئی فائدہ نہیں اسی طرح

تمہارا جاننا بے فائدہ ہے۔ اگر کوئی بے فائدہ ہی فائدہ ہے۔

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ اور دیوبندی کو

سنی: ایک طرف تو تم اپنے آپ کو حنفی کہتے ہو اور حنفی مسلک کے خلاف فتویٰ دیتے ہو۔

دیوبندی: ہم نے کب حنفیت کے خلاف فتویٰ دیا ہے؟

سنی: بے شمار فتوے ہیں جن میں ایک کو اٹھا کر ناواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے۔

دیوبندی: وہ تو جنگی پنازی کو اپنے پیچھے چھوڑ دیں میں کھانا ہوگا۔

سنی: ایسی کوئی بات فتاویٰ رشیدیہ میں نہیں ہے سیدھی طرح کان پکڑ لو تو بہتر ہے۔ جس کو اٹھا کر ناواب لکھا ہے اس کو حنفی مسلک میں حرام لکھا ہے۔

دیوبندی: اگر حنفی مسلک سے اس کو حلال دیکھا دیں۔

سنی: ضرور جناب حوالہ دیں مگر پوری جماعت ابھی تک اس کو حلال ثابت نہ کر سکی۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے سوالات قرض میں گفتگو ہی پر وہ قرضہ اتار دو ابھی مسئلہ حل ہو جائے گا۔

دیوبندی: اصل میں یہ کیا جو ہے حقیقی کی قسم ہے۔ یہ حنفی مسلک میں حلال ہے۔

سنی: دنیا میں کوئی بھی صاحب عقل حقیقی کو کوٹا نہیں کہہ سکتا، قسم میں ہوتا تو الگ بات ہے۔ کوٹا حقیقی نام الگ۔ بولی الگ غذا الگ قسم الگ۔ اسے فرق ہو جاتا ہے۔

ہوئے کون ایک کہہ سکتا ہے۔ اگر تم نے کوٹا کھانا ہے تو کھانا اعلیٰ بیت و پاپیوں نے کوٹے کا توڑ دیا کر سلا نوالی کے علاقے میں دعوت اڑائی۔ (جنگ اخبار حوالہ بشرط تو بہ)

دیوبندی: ہمارے علماء نے اس پر متفقہ کتاب لکھی اور ثابت کیا کہ کوٹا حلال ہے۔ سنی: جی ہاں مان لیا کہ یہ کوٹا ہے حقیقی نہیں۔ دوسرا یہ کہ اس کتاب کے فاسل پر لکھا کہ بریلویوں کے نزدیک کوٹا حلال ہے۔ اتنا بڑا جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی یہ دھوکا کیسا کیا؟ یہ لکھتے کہ دیوبندی وہابی کے نزدیک کوٹا حلال ہے۔ تیسرا یہ کہ اس کتاب میں دیوبندیوں کا تشاؤ موجود ہے پہلے اس کو دور کر دو۔ اس کتاب میں دیوبندیوں نے اپنی ہی فتوؤں پر پانی پھیر دیا اگر فرمائش کریں تو فقیر حوالے کر دے گا۔

دیوبندی: یہ بات تو مجھے کسی نے نہیں بتائی میں دیکھوں گا۔

سنی: یہی نہیں بلکہ اور بہت کچھ آپ کو بتا سکتے ہیں کہ کبھی میں کوٹے کے گوشت کی بریانی دینی رو پہ پلٹ ماتی ہے کہ ہندوؤں کو بہت پسند ہے کوٹا اور شیعہ مذہب میں بھی حلال ہے۔

دیوبندی: اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں دیوبندیت کو چھوڑ دوں گا۔

سنی: فقیر منظور ہے یہ تمام ثبوت دکھائے کو تیار ہے۔

جو دین کوڑا کوڑے پیٹے ان کو یکساں ہے

کلاخ لے کر چلے یا لاخ لے کر چلے

یہ حدیث صحیح نہیں

اہل بائیں: جو ان کے خلاف ہو وہ حدیث صحیح نہیں کہہ کر لوگوں کو متحرک دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عام لوگوں کو بھی حدیث کے انکار کی جرأت ہو گئی۔ اگر یہ حدیث صحیح نہیں تو اس کا مطلب ضعیف ہے یا موضوع ہے۔ نہیں بلکہ محدثین کے اصول میں ایسی حدیث صحیح کے درجے میں نہیں تو وہ صحیح لغیر ہو گی۔ یا حسن لذات حسن لغیر ہو گی۔ اس کے بعد درجہ ضعف کا ہے۔ اور پھر موضوع من گھڑت ہے۔ اور موضوع کو تو حدیث ہی کہنا منع ہے۔ وہ تو جھوٹی بنائی ہوئی بات ہے۔ پھر ضعیف حدیث فضائل میں جھٹ ہے اور اس پر اجماع ہے۔

وہابی: ہم تو صحیح حدیث مانتے ہیں۔

سنی: یہ شرط کس نے کہاں کبھی بلکہ کس حدیث میں ہے کہ صحیح حدیث پر عمل کرنا ورنہ چھوڑ دینا۔ کیا تم نے اپنے دل نکل میں سب صحیح احادیث نقل کی ہیں یا ہم دکھائیں یہی ضعیف احادیث بیان کرتے ہیں کبھی اپنے گریبان میں جھانکنا ہے یا صرف دوسروں کے لئے تو نون ہے؟

اہل بائیں: اصل میں جو نے راوی سے وہ معیار نہیں رہتا حدیث کا۔

سنی: جس طرح آنکھ بند کر کے محدثین کا فیصلہ مانتے ہو ایسے اربعہ میں کسی

کی تقلید کر لیتے۔ محدثین کی جرح مانتے ہو اور تقلید کس چیز کا نام ہے؟ وہابی: تقلید غرک ہے وہ ہم نہیں کر سکتے۔

سنی: محدثین کی تقلید کرتے ہو شرع نہیں آتی سارے محدثین خاص طور سے صحاح ستہ کے تو مقلدین ہیں اگر تمہارے فتوے سے شرک ہے تو یہ شرک ہوئے۔ معاذ اللہ۔ اب بتاؤ جس روایت میں شرک آ جائے اس کا کیا حال ہے؟ ایک محدث بتاؤ جو مقلد نہ ہو؟ اہل سنت نہ ہو؟ آخر اربعہ کے شاگرد اور شاگردوں کا شاگرد نہ ہو؟ بلکہ تمہارے نزدیک صحابہ کرام بھی جھٹ نہیں۔ اب وہ حدیث بتاؤ جو بغیر صحابہ کرام کے واسطے سے ہو۔ دیکھا میں ایسی کوئی حدیث نہیں جو غیر مقلد محدثین نے بیان کی ہو۔ ضعیف کے طرق ہوں، شاہد ہوں، متابع ہوں تو وہ ضعیف ہی نہیں رہتی۔

احادیث کی اسی (۸۰) اقسام ہیں۔ سوائے من گھڑت کے سب پر عمل ہو سکتا ہے۔ جس طرح حدیث کے پہچانے میں صحابہ کرام کا تعاون ہے اسی طرح قرآن پہچانے میں بھی صحابہ کرام کا واسطہ تعاون ہے۔

بخاری شریف میں ہے حضرت عمر فاروقؓ نے منقولہ دیا، حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یہ صحیح قرآن خیر کا کام ہے۔ اور اس کا موکد شروع کر دیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنیؓ نے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جس میں اور بھی صحابہ کرام کا تعاون شامل رہا۔ بتائے گا مستند صاف ہے صحابہ کرام جھٹ نہیں تو ان وہابیوں کو چاہئے جس کام میں صحابہ کرام کامل مل رہا اس سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اس طرح وہابیوں کو قرآن سے ہاتھ دھوئے پڑیں گے۔ اسی طرح وہ آیات جو صحابہ کرام کی شان

میں تاڑی ہوئیں وہابیوں کے لئے وہ بھی جنت نہیں اسی طرح وہ تمام احادیث جن میں خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کا حکم ہے۔ وہ بھی وہابیوں کے لئے جنت نہیں۔ اس طرح وہابیوں کو چاہیے کہ وہ اپنا ایمان ثابت کریں۔ کیونکہ صحابہ کرام معیار حق ہیں جو ان کو جنت ٹیکل مانتا وہ گمراہ ہے۔ اب احادیث کو ضعیف کہنے کا ذرا مد اور مذاق ختم کریں۔ اور ضعف حدیث کا عمل بعد کا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کے بعد کے راوی ضعیف ہمارے لئے نقصان دہ نہیں چونکہ امام صاحب کو روایت ملی اس میں و در اوی ہے ہی نہیں۔ اس لئے حدیث کے راوی ثقہ سچے عابد زاہد تھے۔ لیکن وہابیوں کی ٹیٹن کردہ روایت ضعیف ثابت ہو جائے اور ہوتی ہے تو ان کی موت ہے۔ وہابیوں کی عادت ہے کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہہ دیتے ہیں کیونکہ وہ ان کے خلاف ہوتی ہے۔

مونچھوں پر مناظرہ

وہابی: تم لوگ جو مونچھیں رکھتے ہو یہ تو صاف کرانے کا حکم ہے۔

سنی: جناب کس دلیل سے صاف کرائیں کہاں ہے شرعی دلیل؟

وہابی: اب تو ہمارے اور تمہارے علماء مونچھیں صاف کراتے ہیں مشاہدہ رلو۔

سنی: ہمارے ہوں یا تمہارے؟ ہوں کس کی سنت پر عمل کر دے؟

وہابی: عمل تو سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت پر ہوگا۔

سنی: تو پھر علماء کی سنت پر عمل کب سے کر لے گئے؟

وہابی: آخر ان علماء کے پاس کوئی دلیل ہوگی۔

سنی: جناب آخروہ دلیل طلب کرو تو سنی دکھاؤ تو سنی۔

بعض نے اس مسئلہ کو شاید اختلافی سمجھ لیا۔ یا پھر علمی تسارع ہوا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مونچھیں کم کرنے، کانے کا حکم ہے بالکل صاف کرنے کا نہیں۔ اہل بسی مونچھیں اور ہونٹوں پر آنے سے منع ہے۔ اسی لئے لمبی زور زیادہ مونچھیں صاف کرنے کو بعض نے پوری مونچھیں صاف کرنا سمجھ لیا۔ یہ ان کی غلطی ہے ورنہ ایسوں کے اوپر جڑوں کو باقی رکھنے کا حکم ہے خواہ وہ باریک ہوں یا موٹی۔ اسی لئے حدیث میں ایک صحابی کو حکم دیا کہ یہ مسواک لو اور مونچھوں کو کاٹو۔ اگر صاف کرنے کا حکم تھا تو مسواک دینے کی

ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس لئے کہ ان کی سوچیں لیوں پر انگلیں نہیں جن کو کم کرنے اور کاٹنے کا حکم دیا گیا۔

دوسری حدیث پاک میں ہے جو سوچیں صاف کر اے وہ ہم میں سے نہیں۔

تیسری حدیث ہے کہ خارجی کی نشانیں میں ایک سوچوں کو صاف کرانا لکھا ہے۔

فقہ میں اس کو شکر کرنا کہتے ہیں یعنی بکا زنا۔ اور اس پر درے مارنے کا حکم ہے۔

دہائی: کچھ بھی ہو ہمارے علماء نے صاف کرائیں تو ہم بھی یہی کریں گے۔ اگر کچھ ہوئی پہلے علامہ کی ہوگی۔

سنی: واہ بھائی واہ اگر علماء غلطیاں کریں تو درست نہیں کہ ہم ان کے ترسے غلط فتوے غلط مسئلے اور غلط تفسیر۔ اپنا جواب تو بندہ کو خود دینا ہوگا دوسروں کا نام لے کر جان نہ پیٹے گی۔ انہوں نے اربعہ کی تقلید چھوڑ کر اپنے علماء کی تقلید کرتے ہو شرم کر دو۔ توبہ کر دو۔

مناظرہ نمبر ۲۳

آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت نہیں

دہائی: ایس تراویح کسی حدیث سے ثابت نہیں اگر دکھا دو تو انعام حاصل کرو۔

سنی: تم اپنی آٹھ تراویح ثابت کرو حدیث صحیحہ صرف رمضان کے پورے مہینے میں نہ مانگے انقدر روپے حاصل کرو۔

یہاں 10-2009-4 کا مناظرہ اہلسنت اور دہائیوں سے آوا اس کا نچوڑ عرض کر دیتے ہیں۔ پھر و سرشد علامہ مناظرہ عظیم محمد عبدالستار اب مدینی صاحب مدظلہ العالی نے پانچ احادیث متفقہ شریف اور متابع شواہد اگاہ پیش کئے۔

مگر دہائی مناظرہ یہی کہتا رہا کہ تراویح قیام اللیل تہجد ایک ہی ہیں۔ اور بھٹکا تراویح کا نہیں صرف رکعتوں کی تعداد کا ہے۔ حالانکہ شرکاء میں لفظ تھا ۸ تراویح کی حدیث پیش کرتی ہے۔ مگر آخر تک ایسی حدیث ۸ تراویح کی پیش نہ کر سکا۔ آخر میں عادت کے مطابق شرذائل دیا۔ حالانکہ مناظرہ کا دقت تین سٹھٹے تھا۔

اب بھی قیامت تک کسی دہائی میں ہمت ہے تو آٹھ رکعت تراویح کی حدیث ہے تو پیش کرے۔ ان کے پاس صرف تہجد کی حدیث ہے بخاری و مسلم اور دیگر کتب میں کہ حضرت ابی بنی عاتشہ صدیقؓ سے کہنے لے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا:

رمضان وغیر رمضان گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ۸ نفل اور تین وتر۔

سنی: اہل حدیث کے تمام طرق دیکھیں تو ۷، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵

ابہ رمضان کے علاوہ بھی پڑھتے تھے۔ وہابی صرف رمضان میں پڑھتے ہیں۔

۲۔ تجا پڑھنے کا ذکر ہے۔ وہابی جماعت سے پڑھتے ہیں۔

۲۔ گھر میں پڑھنے کا ثبوت ہے۔ وہابی مسجد میں پڑھتے ہیں۔

۴۔ یہ نماز سو کر اٹھنے کے بعد ہے۔ وہابیوں نے اسے پہلے پڑھتے ہیں۔

۵۔ چار رکعت پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ وہابی ردود کے پڑھتے ہیں۔

۶۔ یہ تہجد کی نماز ہے۔ وہابی اس کو تراویح سمجھتے ہیں۔

حدیث کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شرع نہیں آتی۔

روای: تین دن تراویح کی جماعت ہوئی اس میں ۸ کا ثبوت ہے۔

سنی: یہ بھی تمہارے عمل کے خلاف ہے۔ تین دن سے زیادہ کیوں بڑھتے ہو۔

زندگی میں ایک بار سے زیادہ اپرا مہینہ کیوں پڑھتے ہو۔ جواب دو؟ ہر سال کیوں پڑھتے ہو؟

بابی: تراویح کا لفظ پہلے نہیں تھا۔

خفا: شراکت میں تم نے ۸ روکت تراویح کا بت کرنا ہے۔ اگر یہ لفظ تراویح نہیں تھا تو لکھا کیوں؟ تہجد کا قیام لائیں عام ہے سارا سال جبکہ تراویح کا قیام لائیں خاص رمضان شریف۔ ہیں۔ تہجد سونے کے بعد جبکہ تراویح سونے سے پہلے۔ تراویح کی تعداد تہجد کی مشر نہیں۔ تراویح کا اطلاق ۸ نہیں ہوتا۔

اس مناظرہ میں تین شکست ہوئیں۔

۱۔ مزاد مع کتابت مذکور ہو سکے۔

۲۔ ۸۔ تراویح ثابت نہ کر سکے۔

۳۔ صرف رمضان میں ثابت نہ کر سکے۔

وہابیوں کے اماموں کا فتویٰ

نمبر: ابن تیمیہ نے بیس رکعت تین وتر کئے ہیں۔ قتادہ بن تمیم

۲۔ محمد علی صاحبزادہ کو بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ فی صلوة التراویح

۳۳۔ مولوی عبداللہ خان رومانی ہیں رکعت ثابت اور صحیح ہے۔ نقد اور نسخ

۴۔ تمام اللہ امر قمری و پالی۔ بیس رکعت در صورت ثبوت مستحب ہیں۔

۵۔ صدق حسن بھویائی رومانی۔ اہل حدیث کا مذہب

حضرت عمرؓ کے زمانے میں جو طر فقیہ اور اماما جماع کی مانند سے دعوت الہادی

۶۔ قاضی شوکانی: ہم رکعت تراویح پڑھتے دیکھا ہے۔ نیک الاوطار

۱۰۰۔ دایہ و چارہ کی اس طرح کی تجارت اور کم و بیش بدلتے ہوئے

۸۔ متحضر و البغی - (الطائفة البغیة) - سے ہیں، رکعات قرآن مجید۔

۹ شاد و با، انچه در شمس بر کعبات کی تو در او می - حجۃ الله والبراقه -

۱۰. وجود الوجود الازلی از کجاست؟ در کجاست؟ در کجاست؟ در کجاست؟

المستطيل في كل من

تہجد اور تراویح الگ الگ ہے

سنی: جماعت نام نہاد مسلمین جو غیر مقلد وہابی کی شان ہے ان کی کتاب صلوٰۃ المسلمین، مسعود صاحب۔ اس تراویح کا کوئی ذکر نہیں کیا حالانکہ دیگر وہابی آٹھ تراویح مانتے ہیں۔ اور تہجد کی رکعتیں جو ہیں ان کو تراویح کہتے ہیں مگر یہ وہابی میں تراویح تو کیا آٹھ تراویح کے منکر ہیں جیسے کہ متقی شریف میں پانچ احادیث ہیں اور دیگر کتب میں بھی ہیں۔ اس طرح تراویح کا منکر حدیث کا منکر ہوا۔

وہابی: ہمارے مسعود صاحب نے تہجد قیام اللیل کا ذکر کیا ہے اسی کو تراویح کہتے ہیں۔

سنی: جناب میں ۲۶۹ سے ۲۷۰ تک تحریر ہے مگر تراویح کا ایک لفظ بھی نہیں۔ پھر کیسے تراویح کو مانتے ہو۔ چھوٹ بولتے ہو۔ ٹوپ کرو۔

وہابی: ارے تہجد، قیام اللیل، تراویح ایک ہی چیز ہے۔

سنی: تہجد الگ ہے اور تراویح الگ ہے۔ مسعود نے اس تہجد اور قیام اللیل کی رکعتیں لکھیں: گیارہ، تیرہ، اور لکھا کہ کم ہی پڑھ سکتے ہیں حتیٰ کہ اگر ایک رکعت پڑھنا چاہے تو ایک ہی رکعت پڑھ لے۔ میں ۲۶۹ تا جماعت غیر مسلم کہ ایک رکعت قیام اللیل کی یا تہجد کی حضور ﷺ نے کب پڑھی حوالہ

دو؟

اگر تم قیام اللیل کو تراویح کہتے ہو تو ایک رکعت تراویح کب کس نے کہاں پڑھی؟ اور وہ بھی جماعت ہے۔ سبحان اللہ

وہابی: یار یہ بات معلوم نہیں مسعود صاحب نے کیسے لکھ دی سب پریشان ہیں۔

سنی: مسعود نے حاشیہ میں حدیث نقل کی یہ قیام اللیل، تہجد رمضان اور غیر رمضان میں پڑھتے تھے۔ جناب وہابی میں ایک آدمی دیکھو جو غیر رمضان میں تراویح پڑھتا ہوا یا جماعت تراویح ہوتی ہو۔ معلوم ہوا کہ تراویح صرف رمضان شریف میں ہے۔ سونے سے پہلے جماعت کے ساتھ ہے اگر جماعت نکل گئی تو الگ پڑھے۔ تہجد کا معنی ہی سو کر اٹھنے کے بعد کا ہے۔

تراویح لفظ جمع ہے جو تین پر کم از کم بولا جاتا ہے۔ تراویح یعنی چار رکعت کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر پھر چار پڑھے۔ دو دفعہ چار یا دو رکے کے آٹھ پر تراویح کا اطلاق ہی نہیں ہوتا۔ یعنی بارہ رکعت سے کم پر تراویح جابل کہہ سکتا ہے عالم نہیں۔ تہجد قیام اللیل تہجد پر ہی گئی اگر کوئی جماعت سے پڑھی گئی ہے تو اس کا حوالہ دو؟ جبکہ تراویح جماعت سے پڑھی گئی اور چھٹی جاتی رہے گی۔ ان شاء اللہ

وہابی: میری نماز کا وقت تو گیا میں چلتا ہوں۔

ظہر کے وقت میں عصر کی نماز نہیں ہوتی

سنی: نماز اپنے وقت پر فرض ہے ایک نماز کے وقت میں دوسری فرض نماز نہیں ہوتی اور نہ شکی میں نماز ہوتی ہے بلکہ یقینی وقت میں ہوتی ہے۔ تم ظہر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھتے ہو۔

وہابی: ہم ہر نماز اس کے یقینی وقت میں پڑھتے ہیں۔ ایک مثل سایہ پر عصر ہو جاتی ہے۔ سنی: ایک مثل سایہ کے وقت ظہر کا وقت ہوتا ہے۔ تم ساڑھے تین کے قریب اذان دیتے ہو عصر کی جبکہ عصر کا وقت نہیں ہوتا۔ اور وقت سے پہلے اذان اور نماز پڑھتے سے نہیں ہوتی۔

وہابی: جب ایک مثل سایہ پر عصر ہو جاتی ہے تو پڑھ لیتے ہیں۔

سنی: اگر تین بجے ایک مثل سایہ ہو جائے تو عصر پڑھ لو گے؟

وہابی: نہیں کہ ابھی وقت نہیں بلکہ کچھ زائد ایک مثل سایہ سے ہو جائے تب۔

سنی: پہلے تو تم ایک مثل پر عصر کہتے تھے اب کچھ زائد ایک مثل سے وہ کتنا زائد ہو۔

وہابی: بس تھوڑا سا زائد سایہ ہو ایک مثل کے بعد پھر پڑھ لیتے ہیں۔

سنی: پہلے تو ایک مثل سایہ پر عصر پڑھتے تھے وہ یقینی وقت نہیں جب ہی تو کچھ زائد مانا

ہے۔ اور اگر زائد مانا ہے تو وہ وقت یقینی ہے اس طرح ایک مثل والی نماز قضاء کرو۔

وہابی: تم لوگ دو مثل سایہ پر عصر کا وقت مانتے ہو اس کی دلیل کہاں ہے۔

سنی: الحمد للہ دلائل تو بہت ہیں دو مثل سایہ پر کسی کو بھی شک نہیں کہ عصر نہ ہو یہ تو سب کے نزدیک عصر کا وقت ہے۔ حدیث ہے ایک قوم کو فجر سے ظہر تک دوسری قوم کو ظہر سے عصر تک اور تیسری قوم کو عصر دوری عصر سے مغرب تک ملی اور یہ وقت کم ہے اور اجرت زیادہ ہے۔ بتاؤ تیسری قوم حضور ﷺ کی امت کی مثال ہے یا نہیں؟

وہابی: ظاہر ہے تھوڑا کم وقت عصر سے مغرب ہے اور حضور ﷺ کی امت مراد ہے۔

سنی: تو پھر تمہارے حساب سے ایک مثل سایہ پر عصر ہونے پر عصر سے مغرب کا وقت زیادہ ہو جائے گا ظہر سے عصر کا وقت کم ہو جائے گا اور تم بھی نہیں مانتے تو دو مثل سایہ پر عصر پڑھو۔

وہابی: مگر حدیث ہے ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو بلکہ اذان بھی ٹھنڈا وقت کر کے دو۔

سنی: یہ بھی ہماری دلیل ہے کہ ظہر کو ٹھنڈا کر دینا دیکھتے ہیں کہ تک ٹھنڈا کر دے پھر اذان دو اور اذان کے بعد کچھ دیر وقفہ ہو پھر جماعت ہو۔ جب تک ایک مثل سایہ ہو جائے گا۔ اور تمہارے حساب سے عصر شروع ہے اور اب عصر میں ظہر پڑھو گے تو ظہر قضا ہو گی اور اذان ہو گی۔

وہابی: حدیث میں ٹیلوں کا سایہ سے نماز پڑھتے تھے۔

سنی: مگر بیٹھ کر ٹیلوں کا سایہ کیسے پڑھ کرے گا نیلے کے پاس دیکھو جیسے نیلہ پھیلا ہوتا

ہے اس کا سایہ بھی دیر میں پھیلتا ہے۔ اس سے بھی عصر کا وقت شروع نہیں ہوتا۔ جب

وقت نہیں تو نماز بھی نہیں۔

وہابی: میں اپنے جتنی سے پوچھ کر آتا ہوں۔

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں

یا سیدنے پر

سنی: کوئی حدیث مرفوع ایک دکھا دو جس میں سینے پر نماز میں ہاتھ باندھے ہوں۔

دہلوی: بے شمار ہیں ایک یہ بلوغ المرأسم میں ہے کہ واکل ابن حجر سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے اپنا دامنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینہ پر رکھا تھا۔ دوسرا تفسیر قادری میں فصل لربك وانحو: کے اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور نحر یعنی سینے پر ہاتھ باندھیں نماز میں۔

سنی: سبحان اللہ یہ بلوغ المرأسم کس طبقے کی کتاب ہے اس کی سند کہاں ہے؟ اور حدیث کا متن بھی بتا رہا ہے کہ نماز کے بعد کسی ضرورت کے لئے سنانے پر ہاتھ رکھنے نماز میں ثبوت کہاں؟ یہ سنت کے خلاف ہے اور اس صحیح حدیث کے خلاف ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ سنت ہے ہاتھ کا رکنا ہاتھ پر ٹانفہ کے نیچے۔ ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، امام احمد، دارقطنی، ترمذی، اور قرآن کی تفسیر جو بالروئے بھی کی ہے اور خود بھی عمل نہیں کرتے اس لئے کہ نحر گلے کے اوپر کے حصے کو کہتے ہیں۔ تم گھبران لو۔ تو اب سینے سے ترقی کر کے گلے پر ہاتھ باندھ سکا کرو۔ نماز میں اور زور سے دلیا کرو تاکہ وہی جان چوٹ جائے۔ وہابیو! خود نہیں بدلنے قرآن بدلے ہو۔ اس کے معنی میں تحریف کرتے ہو

ایسی نماز کس کام کی؟

نحر کا معنی قربانی ہے تمام منسرمین نے لکھے ہیں کہ چالوہ کو ذبح گلے سے کرتے ہیں سینے سے نہیں۔ وہابیہ قربانی میں بھی سینے نہیں چرتے نماز میں گلے پر ہاتھ نہیں باندھتے پھر یہ کیوں نقل کر دیا۔ شرم کرو ہر کرو۔

دہلوی: میری نماز کو وقت ہو گیا نہیں چناؤں
سنی: یہ تو بتاؤ ہاتھ کہاں باندھو گے سینے پر یا گلے پر؟
حالانکہ سینے پر ہاتھ رکھنا عورتوں کا طریقہ ہے۔ وہابیوں کو سنت بھی مٹی تو عورتوں کی۔

رفع الیدین

حضرات مناظرہ اہل سنت جلد نمبر میں ہے اس مسئلہ پر فیصلہ کن گفتگو کر دی تھی۔ جس سے کراچی وغیرہ کے کسی دہائی کو جرأت نہ تھی نہ ہے نہ ہوگی کہ وہ سامنے آجائے یا تحریری بات کرے۔ مگر کراچی بوہرہ ہیر کے ایک دہائی نے عجیب الٹا چکر چلایا۔ رفع یدین پر بات شروع کی ملاحظہ فرمائیں۔

دہائی: ہم مناظرہ کرنا چاہتے ہیں رفع یدین پر۔

سنی: بہت اچھا تحریر کرو شرائط۔

دہائی: ہماری کوئی شرط نہیں ہے۔

سنی: اچھا اس مسئلہ میں آپ مدعی ہو اور ہم مدعی علیہ یعنی سائل۔

دہائی: نہیں آپ مدعی ہو وکیل دو۔

سنی: سبحان اللہ رفع یدین کے قائل آپ بہ قائل آپ۔ اثبات آپ کا ہم کیسے مدعی ہوئے؟

دہائی: آپ کہتے ہو کہ یہ منسوخ ہے اس لئے آپ مدعی ہوئے۔

سنی: اصول وغیرہ نہیں جانتے آپ بڑوں سے پوچھو مدعی کون ہے؟

دہائی: چھوڑو بڑوں کو مجھ سے بات کرو۔

سنی: عجیب غلط چشم ہوا اپنے بڑوں کو، اصول مناظرہ کو سب کو چھوڑ دیا۔ کیا آپ

کے پاس کوئی ایک حدیث مرفوعہ متصل صریح غیر منسوخہ ہے جس پر کلام نہ ہو دہائی: بس آپ مدعی ہو دو کوئی ہے وکیل دو؟
سنی: دہائیو! اپنے بچے کو سکھاؤ اور سمجھاؤ کہ اصول مناظرہ کیا ہیں اگر دہائی کہہ دے کہ میرے پاس اپنے دعویٰ میں کوئی حدیث نہیں تو فقیر منسوخ ہونا ثابت کر دے گا۔

دہائی: میں اپنے دعوے سے کیسے دستبردار ہو جاؤں۔

سنی: تو پھر میں اصول کیوں چھوڑ دوں۔

دہائی: اچھا پھر آپ سے بات نہیں ہو سکتی۔

سنی: مسلمانو! دیکھ لو ایک حدیث بھی فقیر کے سامنے پیش کرنے کی ہمت نہیں ان دہائیوں میں۔

رکوع میں شامل ہونے سے رکعت مل جاتی ہے

وہابی: نماز میں قیام اور قرأت فرض ہیں اس لئے دونوں کے ملنے سے رکعت نہیں۔

سنی: بے شک قیام فرض ہے اور رکوع میں شامل ہونے والا ایک تنزیع کے برابر فرض قیام کر لیتا ہے۔ اسی طرح رکوع میں بھی اتنی مقدار ہو تو رکعت مل جاتی ہے۔ رہی بات قرأت فرض ہے یہ بھی ٹھیک ہے اور یہ فرض امام ادا کرتا ہے۔ لہذا رکوع میں رکعت ملنے سے رکعت مانی جاتی ہے۔

وہابی: اگر کوئی حدیث ہے تو لاؤ قیاس پر ہم عمل نہیں کریں گے۔
سنی: امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جزء القراءۃ میں حدیث بیان کی۔ ”خس نے نماز میں ایک رکعت پائی تو اس نے صلوٰۃ پائی۔“

وہابی: اس کی روایت میں ثقہ لوگوں کی روایت کی مخالفت ہے۔ اس لئے یہ قابل حجت نہیں۔

سنی: دو کوئی ہی ثقہ روایت ہے جس کے یہ حدیث خلاف ہے۔
وہابی: اس کتاب جزء القراءۃ میں ہے کہ جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم تجھ کو

رہے ہوں تو تجھ کو اسے کچھ شمار نہ کرو اور جس نے رکعت پائی اس نے نماز پائی۔

سنی: سبحان اللہ یہ حدیث تو ہماری دلیل ہے اور تم نے ثقہ روایت بھی مان لی کہ تجھ میں شامل ہونے سے ہم کب کہتے ہیں رکعت ملتی ہے بلکہ رکوع والے کو قیام کا موقع ملتا ہے پھر رکوع ملتا ہے تو رکعت ملتی ہے اس طرح نماز مل جاتی ہے۔

وہابی: بخاری شریف میں ولا تعد۔ رکوع سے ملنے والی رکعت کو فرمایا کہ نہ لوٹاؤ۔ یہ لا تعد ہے جو اجماع ہے اور یہ بھی نہیں معلوم کوئی رکعت میں ملے تھے۔

سنی: یہ حدیث بھی ہماری دلیل ہے اور تم اپنے قیاس سے لا تعد کے الفاظ کو بے جوڑ بتا رہے ہو شرم کرو۔ اگر یہ اضافہ تھا تو ثابت کرتے کہ ثقاہت کی زیادتی بھی معتبر ہے۔ اور کوئی خرابی ہوتی تو بیان کرتے۔ اپنے قیاس سے حدیث میں اعتراض کرتے ہو یہ تو منکر حدیث کا کام ہے۔ دوسرا تم نے پھر قیاس کیا کہ معلوم نہیں پہلی رکعت ہے یا کوئی ہے؟ جب یہ معلوم نہ کر سکے تو حدیث مان لو۔ شیطان قیاس مت کرو۔ حدیث کا سابق و سابق بتا رہا ہے کہ پہلی رکعت کا رکوع تھا ورنہ اصل مسئلہ کا ثبوت تو مل گیا اور اگر فوت شدہ رکعتیں بھی ہوں تو وہ تو چرچائی ہی پڑھیں گی۔ اصل بات کسی بھی رکعت کے رکوع ملنے کی تھی وہ ثابت ہو گیا اگر اہل حدیث، دو مان جاؤ ورنہ اہل خبیثہ میں اور تم میں کیا فرق ہے؟

مقتدی امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے، خاموش رہے

دہلی: جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں... (ابوداؤد و دارقطنی)

سنی: اس حدیث میں دہلی بڑے زور سے بیان کرتے ہیں کہ نماز ہی نہیں ہوتی بغیر فاتحہ کے۔ عرض ہے کہ قرآن میں حکم ہے الا عرف میں کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو۔ لہذا بھری نماز میں قرآن سنو۔ اور سری قرأت میں خاموش رہو۔ تفسیر میں یہی حکم ہے۔ وہی بات حدیث کی تو اس میں منفرد کی نماز نہیں ہوتی فاتحہ کے بغیر جو کہ واجب ہے۔

دہلی: مگر حضور ﷺ کو دیکھئے فرماتے تھے یعنی کچھ دیر خاموشی ہوتی اس میں پڑھ لے فاتحہ اور جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہے اور سنے۔

سنی: شکر ہے اتنا تو مان لیا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو پھر امام کے پیچھے نہ پڑھے مگر کتنے کی دم ہے جو سیدھی نہیں ہوتی کہتے کا بہانہ کر دیا۔

دہلی: کہتے صاحب دین کا عمل تھا کہتے میں فاتحہ پڑھتے تھے۔

سنی: صحابہ و تابعین تمہارے لئے حجت ہی نہیں پھر کیوں حوالہ دیتے ہو۔

دہلی: اچھا حدیث ہی دیکھ لو اس کی نماز نہیں ہوتی مگر فاتحہ سے۔ موطاء امام

سنی: یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے اور دیگر صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے تبسرایہ کہ تم نے آدمی حدیث پڑھی ہے کیوں؟ آگے کے الفاظ ہیں اور ایک سورۃ سے۔ اور تم بھی صرف فاتحہ کے قائل ہو دوسری کوئی سورۃ نہیں پڑھتے۔

یہ اور اس جیسی دیگر احادیث منسوخ ہیں آیت قرآنی سے۔ جیسے پہلے نماز میں کلام کرنے کی اجازت تھی وہ ختم کر دی گئی پھر قرأت امام کے پیچھے پڑھنے کی ممانعت آگئی اگر تم منسوخ احکام نہیں مانتے تو قبلہ اول کی طرف مت کر کے نماز پڑھا کر دو کہ حدیث میں حضور ﷺ نے سترہ بیٹے قبلہ اول کی طرف رخ انور کر کے نماز پڑھی۔ مثال کے طور پر امام سورۃ پڑھا ہو مقتدی آپا شامل ہو گیا ادھر امام رکوع میں چلا گیا مقتدی بھی رکوع میں ہے اب فاتحہ کیسے پڑھے؟

دہلی: ایسی صورت میں فاتحہ محاف ہے۔

سنی: سبحان اللہ چلو مان ہی لیا محاف ہے تو شروع سے امام کے پیچھے محاف ہے مان لو۔ امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے۔

امام عظمؒ کے پاس پچاس آدمی اس مسئلہ کے لئے آگئے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے میں سے ایک کو امام بنا لو میں اس سے بات کروں گا۔ یہ پچاس کے بولنے ہوئے میں کیسے جواب دوں؟ ان کی سمجھ میں آگئی انہوں نے ایک کو بڑا بنا دیا آپ نے فرمایا مسئلہ حل ہو گیا۔ جب بندہ سے بات کرنے کا یہ حال ہے تو اللہ سے بات کرنے کے لئے بھی ایک ہو۔

مساجد میں قبضہ گروپ سے

سنی: یہ مسجد کی جگہ ناجائز طریقے سے لی گئی ہے۔ ایسی جگہ عبادت کیسے قبول ہوگی؟ بدنام: نہیں جناب یہ حکومت کی جگہ ہے ہم نے اجازت سے لی ہے۔

سنی: اجازت نامہ کھادے علاقے کے لوگ جانتے ہیں کہ یہ پتھر کوڑی کی جگہ تھی۔ بدنام: اجازت کے کائنات کتنی کمپنی صدر کے پاس ہیں۔

سنی: یہ علاقے کے لوگ جانتے ہیں اس لئے بعض لوگوں نے یہاں نماز پڑھنا چھوڑ دی۔

بدنام: کوئی نماز پڑھنا ہے تو پڑھے نہیں پڑھنا نہ پڑھے ہم کو مطلب نہیں۔

سنی: جو مسجد کوئی شرعی طور پر بنائی گئی ہو اس پر قبضہ کیا جا سکتا ہے؟

بدنام: وہ تو امام اور مولانا اور کئی جس کی ہوگی وہی انتظام چلاتے ہیں۔

سنی: امام اور مولانا اہل سنت حنفی بریلوی بن کر کئی سال رہتے ہیں جب قبضہ گروپ سے رابطہ کرتے اسلحہ کے زور پر ناجائز مقدمات بنا کر اہل سنت بریلوی کے خلاف ہو جاتے ہیں۔

بدنام: ہم نے ایسا نہیں کیا یہ انہرام ہے جھوٹ ہے۔

سنی: اگر بیچ ہو تو آپ مسجد اہل سنت بریلوی کے حوالے کر دیں گے۔

بدنام: جی ہاں بالکل اگر جھوٹ ہے تو پیش کر دو۔

سنی: مسجد غوثیہ یہ نام صرف اہل سنت بریلوی ہی رکھ سکتے ہیں تم یہ نام رکھ ہی نہیں سکتے۔

بدنام: ہم نے اس کی توسیع کرائی ہے پہلے یہ چھوٹی تھی ہم نے بڑی کر کے خدمت کی ہے۔

سنی: توسیع بغیر کرانے سے ناجائز قبضہ جائز اور خدمت بن جاتی ہے؟

بدنام: جب کوئی دیکھ بھال نہیں کرے گا تو ہم نے یہ مدت انجام دیدی۔

سنی: دیکھ بھال کرنے والوں سے جھگڑا کر کے مسجد بیل کرادی پھر کیس جیت کر حاصل کرلی۔ مسجد رکناؤں سے لاکھوں روپے کی آمدنی ہوتی ہے اس لئے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے جس نے ایک بالشت زمین پر بٹا جائز قبضہ کیا قیامت کے دن اللہ اس کے گلے میں ساتویں زمینوں کا طوق ڈالے گا۔ ایسی عبادت کس کام کی ہے؟

بدنام: ہم اصلاح کے لئے یہ کام کرتے ہیں قبضہ نہیں کرتے۔

سنی: فساد پھیلانے کو اصلاح کہتے ہو۔ دس تیس سال سے مسجد کا کیس کیوں چل رہا ہے۔ اگر واقعی اصلاح نہ کرتے ہو تو علاقے میں جس کی اکثریت ہے اور جس مسلک والے نے بنائی اس کو بیرو۔

بدنام: اکثریت ہماری ہے تو ہم ہی مسجد چلائیں گے۔

سنی: دوسرے علاقوں سے لوگوں کو بلا کر اپنی اکثریت دکھانا کہاں کا انصاف ہے۔ پھر اٹھ کر طاقت اور رشوت دے کر مسجد حاصل کرنا سب عبادت برباد ہے۔ دنیا و آخرت میں کیا جواب دو گے۔

مزارات پر قبضہ کر دینے سے مناظرہ

بدنام: یہ دیکھا اللہ ہمارے ہیں ہم ان کی خدمت کرتا چاہتے ہیں۔

سنی: ناجائز قبضہ کر کے کوئی خدمت ہوتی ہے۔ ان بزرگوں کا عقیدہ اہل سنت حنفی بریلوی مسلک کے مطابق تعظیم غیب عظمیٰ، حاضر و ناظر، نور، بے مثل بشر، میلاد، گیارہویں، عرس، یہ معمولات تمہارے کب سے اور تم ان کے کیسے ہو گئے یہ عقائد و اعمال تو تمہارے نزدیک شرک و بدعت ہیں۔

بدنام: محکمہ اوقاف نے ہماری ذیولٹی لگائی۔ ہم آگئے۔

سنی: تو یہ آبدنی مزارات کی چادریں، پھول، خندمالے، شیشیں وغیرہ تمہارے نزدیک حرام ہیں یا نہیں؟

بدنام: اوقاف والوں کے لئے حرام ہیں ہمارے لئے حلال ہیں۔

سنی: سبحان اللہ۔ مزارات کے ساتھ مسجد، دونا یہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا ہے آپکا نہیں۔

بدنام: زمانہ بدل گیا اب سب کچھ ہمارا ہے۔

سنی: تو لوگوں کے گھروں اور دکانوں پر بھی بھڑاؤ لگنے لگا ہے۔

بدنام: عرس وغیرہ کو حرام کہتے ہو اور اس کی آبدنی کو حلال بھی کہنا۔

سنی: اصل میں وہ لوگ بھی چندہ دیتے ہیں جن کو حرام نہیں۔

سنی: ایسا کون ہے جو عرس کو نہیں جانتا۔ اگر وہ بالفرض نہیں جانتا بھی مگر تم تو چاہتے ہو کہ یہ مزارات کی کمانی ہے۔

بدنام: ہم اس لئے اس شیعہ میں کام کرتے ہیں کہ لوگوں کو شرک سے بچائیں۔

سنی: شرک کیا ہوتا ہے؟ کیسے بچاتے ہو شرک سے تم لوگوں کو کیا معلوم کہ شرک کیا ہے؟ محکمہ اوقاف مزارات پر پردہ کا اہتمام نہ کر سکے اور کیا کریں گے۔

بدنام: لوگ آکر جہدہ کرتے ہیں قہر والے کو۔

سنی: کون جہدہ کرتا ہے یہ بھی تمہارے لوگوں کی سازش ہے کہ ایک ہندہ کو بھیج کر جہدہ کراتے ہو اور کہتے ہو کہ اہل سنت یہ کام کرتے ہیں شرم کرو۔ وہ ملک جو چرس پیتے ہیں محکمہ اوقاف نے ان کے لئے کیا بندوبست کیا ہے۔

بدنام: اگر تم اپنے مولویوں کی کتابوں کو چھو دو تو قبر کی مٹی لے جاتے تھے۔ قبر والوں سے بددعا لگتے، قبر والوں سے اولاد مانگتے سب کچھ قبر والوں سے مانگتے تھے کبھی اپنے گھر کے شرک کو روکا ہے؟ حوالے دیکھانے کو تیار ہیں بشرط توہ۔

میں کسی فرقے کا نہیں بس مسلمان ہوں

- سنی: جناب حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں۔
- مسلمین: ہاں احادیث پر میرا ایمان ہے عمل ہے۔
- سنی: تہنہ فرقوں والی حدیث پڑھی ہے آپ نے؟
- مسلم: ہاں حدیث تو ہے مگر فرقے میں رہنا پسند نہیں۔
- سنی: اس حدیث میں کہ میری امت تہنہ فرقوں میں رہ جائے گی اور بہتر فرقہ
- جہنم میں جائیں گے ایک جگہ ہے۔ نجات والا۔
- مسلم: مجھے آپ نجات والا سمجھ لیں۔
- سنی: نجات والا کسی فرقے میں نہیں اب کیسے سمجھ لیں کہ تہنہ فرقوں میں ایک یہ بھی ہے اور آپ فرقے میں رہنا پسند نہیں فرماتے۔
- مسلم: فرقے کے نام سے مجھے الجھ رہی ہے۔
- سنی: چلو فرقے کا نام بدل کر جماعت، مگر وہ، سودا، عظم رکھ لیں۔
- مسلم: تو جماعت سمجھ لو یہ صحیح ہے۔
- سنی: سیدھی طرح کان بکرنے کی بجائے گھما کر کان بکڑی لئے۔ اب جماعت کا نام کیا ہے؟

- مسلم: مسلمانوں کی جماعت سمجھ لو۔
- سنی: آج صدیوں سے ہر جماعت کا نام ہے نشانی ہے، نظریات ہیں۔
- مسلم: اگر جماعت میں گیا تو فرقے میں ہو جائیں گے اس لئے جماعت کوئی نہیں۔
- سنی: تو پھر آپ نماز کس کے طریقے کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی
- مسلم: میں مسلم ہوں اور حضور ﷺ کے طریقے پر نماز پڑھتا ہوں۔
- سنی: یہ چاروں امام حضور ﷺ کے طریقے پر نہیں؟
- مسلم: میں کسی امام کو نہیں مانتا حدیث کے مطابق نماز پڑھتا ہوں۔
- سنی: حدیث بخاری کی ہے سولہ سترہ مثنیٰ قبلہ اول کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اس پر عمل ہے؟ کیا نماز میں کسی قبیلے کی طرف منہ کرتے ہیں؟ اور ہاتھ کہاں باندھتے ہیں نماز میں؟
- مسلم: خانہ کعبہ کی طرف۔ ہاتھ سینے پر باندھتا ہوں۔
- سنی: یہ تو موجودہ فرقوں کی نشانی ہے آپ ایسا نہیں کریں جو کسی فرقے کا نہ ہو بلکہ وہ خود ایک فرقہ ہے جو سب سے الگ ہے۔ اگر آپ نماز میں ہاتھ پیچھے کی طرف باندھ لیں یہ کسی فرقے میں نہیں۔
- مسلم: آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں بغیر فرقے میں رہے زندہ رہ سکتا ہوں۔
- سنی: خود آپ جیسی باتیں کر رہے ہیں۔ زندہ رہنا اور بات ہے اعمال کرنے میں کسی نے کسی کی طرح تو کرنا، دو گنا اس طرح تو نماز چھوڑ دیں۔ عبادت چھوڑ دیں ورنہ الگ فرقے بنانے چھوڑ دیں۔

گستاخ کون؟

دیوبندی: ہم سب سے بڑے گستاخ ہوں۔

سنی: جناب صرف جھوٹ اور لٹے سے اردوہ اتنا کچھ نکلنے لگے یہ بڑے بڑے کئی سے لیا ہے آخر گستاخی کیا کر دی؟

دیوبندی: تم حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو حضرت، حضرت ابو بکر صدیق کو حضرت، حضرت عمر فاروق کو حضرت، حضرت عثمان غنی کو حضرت، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت مگر اپنے احمد رضا کو اہل حضرت کہتے ہو سبھی وہ گستاخی ہے کہ نبیوں سے صحابہ کرام سے بڑھ کر ماننے والے اپنے امام کو۔

سنی: اندھے کو اندھے میں بڑی دور کی ہو گئی ہے۔ جناب ہم اہل حضرت کو صرف ان کے زمانے کے لحاظ سے ہم عصر علماء میں اہل حضرت کہتے ہیں یہ ہماری حیثیت ہے۔ اور کئی کئی نیت جانے بغیر حاکم کرنا ظلم ہے بہتان ہے جھوٹ ہے۔

دیوبندی: نیت کچھ بھی ہو ملاحظہ رہے ہیں پر فتویٰ ہوتا ہے۔

سنی: اچھا تو کبھی بازو ارمیں دیکھا ہے کہ اہل کپڑے، اہل، اٹھائیاں اہل جھوٹ، اہل مکان، اہل دکان، اہل بازار، اہل درس، اہل جوتے وغیرہ وغیرہ۔ کیا خیال ہے اور یہ اہل دیوبندی کی دکان پر بھی لکھا ہے یہ سب گستاخ ہوئے۔

دیوبندی: وہ تو چیزیں ہیں مولوی تو نہیں۔

سنی: خلق میں کیا پھنس گیا صرف مولانا کے لئے اہل کہنا گستاخ ہوتا ہے۔

دیوبندی: جی ہاں سمجھا گئی۔

سنی: سیدی اٹھائیوں سے تھی۔ لیکن تو نیز حی کر لیتے ہیں۔

اٹھائیوں کتاب قاری طیب دیوبندی کو اہل حضرت لکھا۔ گنگوہی کو اہل حضرت فلاں کتاب میں ۱۸ دفعہ لکھا۔ فتاویٰ کو اہل فلاں کتاب میں لکھا ہے۔ اور کہتے حوالے مولوی کو اہل حضرت کہتے تھے کے دیکھا تو اب وہ تقریر یہاں دہراؤ کہ یہ گستاخ ہیں۔

دیوبندی: میں ابھی آیا ضروری کام یاد آ گیا۔

سنی: اورے جناب بھانستے کہاں ہو؟ حوالے تو دیکھ لو یہ کتابیں موجود ہیں مگر ایسا قاضی ہوا کہ پانچ سال ہو گئے پھر سامنے نہ آیا۔

کنز الایمان میں اللہ تعالیٰ کا ادب

دیوبندی: اس میں اضافی الفاظ سے کلام الہی کا حسن خراب کر دیا۔

سنی: زبان سے کہہ دینا الزام اور بہتان لگانا آسان نہ کوئی ثبوت دینا علمی بات کرنا مشکل ہے۔ اور اگر یہی بات آپ کے مسلک کے مترجم میں دکھا دیں کہ اضافی الفاظ لکھیں ہیں تو انہوں پر یہی فتویٰ لگاؤ گے۔

دیوبندی: وہ تو وہ ضروری سمجھنے کے الفاظ ہوں گے۔

سنی: کنز الایمان میں بھی یہی کچھ لکھا تھا ترجمہ ہر آیت کا تفسیر سے ثابت ہے اور ان پچیس علوم کے مطابق ہے جو ترجمہ قرآن کے لئے ضروری ہیں۔

دیوبندی: اس میں ایسے نقل الفاظ ہیں جو دنیا میں نہیں بولے جاتے۔

سنی: نقل ہونا اور بات ہے غلط ہونا الگ بات ہے۔ چلو آپ کے مترجم میں بھی نقل الفاظ موجود ہیں کتنے حوالے پیش کریں اور اپنی سزا تجویز کرو۔

دیوبندی: مگر ہم نے ایسے الفاظ سنے ہی نہیں۔

سنی: کنز الایمان سو سال پہلے لکھا گیا اس وقت کے یہ الفاظ بولے جاتے تھے اور کنز الایمان سے پہلے اور بعد کے مترجم کے بھی ایسے الفاظ ہیں جو کبھی کسے نے نہ سنے دو مثالیں دیکھو۔ و مکروا و مکروا اللہ۔ پارہ نمبر ۱ اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے محمود الحسن

فریب کیا ان کافروں نے اور فریب کیا اللہ نے۔ عبد القادر

یہودی چال چلے خدا بھی چال چلا۔ فتح محمد

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی۔ کنز الایمان، اعلیٰ حضرت۔ مکر فریب، چال یہ اس بے عیب ذات کے لئے اردو ترجمہ کیا۔ کیا جواب دو گے اللہ تعالیٰ کو؟

نمبر ۲: ولما يعلم اللہ القدین مجاہدوا منکم۔ آل عمران

اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جوڑنے واسطے جس قوم میں۔ محمود الحسن

= = = = شاہ عبد القادر

= = = = فتح محمد

اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ کنز الایمان، اعلیٰ حضرت۔

دیوبندی مترجم میں یہ اللہ کی شان ہے کہ علم نہیں؟ اور فریب کرتا یہ تو تم اپنے مولوی کو نہیں کہتے مگر ترجمے میں کیسے لکھ دیا۔ ایک الفاظ کے پانچ دس معنی ہوتے ہیں مترجم کا کام ہے کہ شان الہی اور اپنے عقیدہ کے مطابق تفسیر دیکھ لے۔ مگر اسلام کے دشمنوں کو موقع دیا وہ قرآن کے ترجمے پر اعتراض کریں۔

کنز الایمان ادب کا شاہکار ہے

دیوبندی: اس ترجمے میں ہے ادب الیٰ نبویؐ آدمی ہے۔

سنی: صرف بھوت یوں اور انعام لگانا آتا ہے۔ کوئی حوالہ دو غلطی بتاؤ ہم درست کریں چنگے اور شکر یہ ادا کریں گے۔

دیوبندی: ہمارے مولوی صاحب نے کہا تھا اس میں بہت غلطیاں ہیں۔

سنی: ان سے وہ لہرست لے کر دکھاؤ اور اہم سے دیوبندی مترجمین کی 200 آیات جس جو غلطیاں لکھیں ہیں انکی فہرست لے کر مولوی صاحب کو دو۔ مزا آ جائے گا۔

دیوبندی: ہمارے دیوبندی مترجم کی ایک غلطی بتاؤ میں یہ مسلک چھوڑ دلیں گا۔

سنی: لکھ کر دیدو۔ ورنہ اپنی زبان پر قائم رہنا۔ دیکھو غلطی، گستاخی، کفر،

فساد اللہ فہم۔ پارہ نمبر ۱۷۰ صفحہ ۱۰۲ آیت نمبر ۶

یہ وہ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا۔ فتح محمد بنیٰ نذر احمد۔

وہ اللہ کو بھول گئے، اللہ ان کو بھول گیا، عبدالقادر راجع المدین، محمود الحسن۔

وہ اللہ کو چھوڑ دیتے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔ اعلیٰ حضرت، کنز الایمان

اللہ تعالیٰ بھولنے سے پاک ہے اور یہ بھولنے والا عقیدہ شیخ مدہب کا ہے۔

بتاؤ کوئی مسلمان ایسا عقیدہ اور ترجمہ کر سکتا ہے؟ ایسا ترجمہ چھ کر جو یقین کرے گا اس

کا ایمان ختم ہو جائے گا۔

دیوبندی: تبخیر میں لکھا ہے کہ اللہ بھولنے سے پاک ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ ترجمہ کرتے وقت عقیدہ الگ اور تفسیر کرتے وقت عقیدہ الگ۔

مطلب یہ کہ ترجمہ میں گستاخی کر دکر بھلاہ و تفسیر درست کر دو۔ ابھی تفسیر کی بات تھی نہیں ابھی تو ترجمہ کی بات ہے۔ جتنے لوگ یہ ترجمہ دیکھ چڑھ کر ایسا عقیدہ رکھیں گے وہ گمراہ ہوں گے ان کا دہاں ترجمہ کرنے والے پر ہے۔ بتاؤ کنز الایمان کے اس ترجمے میں ادب ہے یا نہیں؟

دیوبندی: میں اپنے علماء سے پوچھوں گا کہ اپنے عقیدہ کے خلاف ترجمہ کیوں کیا؟

سنی: اس ترجمہ کو دیکھ کر پھڑت نے اعتراض کیا جو خدا ہو کر بھول جائے اس کو دور سے سلام۔ بتاؤ غیر مسلموں کو کیا جواب دو گے۔ کسی دیوبندی نے اس ہندو کو جواب نہ دیا مگر اہل سنت نے ایسا جواب دیا کہ دم دبا کر بھاگا۔

دیوبندی: مفتی سے پوچھو کہ جو یہ کہے کہ خدا بھول گیا۔ اس پر شرعی فتویٰ کیا ہے؟ وہ بھی جواب دے گا کفر ہے۔ لہذا کر دیکھو کہ اللہ دیوبندی کا پرانا فتویٰ موجود ہے کفر کا۔

اب سوچو ترجمہ درست تو عقیدہ درست ترجمہ غلط تو عقیدہ غلط ہے یا نہیں۔

دیوبندی: اچھا اب پوچھ کر لیتا ہوں؟

کنز الایمان ترجمہ

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ترجمہ کے خاص طور پر نشانہ بنانے والے کچھ غیر نو ہیں کچھ کمالی نام زیادہ بھی میدان میں آ گئے ان میں ایک ہند سے ہے، بات ہوئی کہ سورۃ فتح آیت ۲ میں حضور علیہ السلام کے الزامات منانے اور دور کرنے کا ترجمہ کر دیا جائے جو کہ ذنب کا معنی ہے۔ اس طرح جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

سنی: جھگڑا ختم کرنا یا کرنا بے شک اچھا اقدام ہے۔ مگر وہ میں جھگڑا ختم کراؤ لیکن یہاں تین گروپ ہو گئے۔ اب تو جھگڑا اور بڑھ گیا۔ اب اگر کوئی چوتھا گروپ فیصلہ کرانے آئے تو وہ ان تین میں جھگڑا ختم کرے گا یا چوتھی جویر، ترجمہ تفسیر الگ سے پیش کرے گا ۱۲۹ سی طرح تیسرے گروپ کو ان دو میں جھگڑا ختم کرانا حق کا ساتھ دینا تھا۔

صلح کلی: ارے جناب جب ذنب کا معنی الزامات بھی بنتا ہے تو کیا حرج ہے۔

سنی: تم اپنی غلطی دھونس جا رہے ہو۔ جھگڑا ختم نہیں کرا رہے۔

صلح کلی: ذنب کا معنی الزام کرنے سے جھگڑا بھی ختم ہو گیا اور ایک اچھا نکتہ بھی ہے۔

سنی: یہ تو سمجھ لیا کہ دو کا جھگڑا تھا تو ختم ہوا نہیں تیسرا گروپ بن گیا۔

یہاں الزام کا ترجمہ درست نہیں۔ مفسرین کے اصول کے خلاف ہے۔ سیاق و سباق

کے خلاف ہے۔ کیا اعلیٰ حضرت کو ذنب کا معنی الزام نظر نہ آیا؟ کیا حضرت قسیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے یہ نہیں کہا کہ ہم نے بہت غور کیا۔ کنز الایمان میں کسی دوسرے لفظ کو نکلیں مگر ڈٹ نہیں ہوتا جو اعلیٰ حضرت کا ترجمہ ہے وہ حق درست ہے۔

مفسرین نے یہ فیصلہ دیا کہ جو معنی سورۃ محمد علیہ السلام میں ہو گا وہی سورۃ فتح میں ہو گا۔ اب اپنی آنکھوں سے تجربہ کر کے دیکھو ذنب کا معنی الزام سورۃ محمد میں نہیں آ سکتا تو سورۃ فتح میں بھی نہیں آ سکتا۔ تمام مذاکرین غلطیاں ہوں گی۔ اگر ذنب کا معنی فتح میں الزام کرو گے جس کا دل چاہے تفصیل سے باتے کرے۔

صلح کلی: واقعی غلطی ہے۔ اور جھگڑا بھی ختم نہیں ہوا۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کنز الایمان ترجمہ پر مناظرہ

سنی: ہر عقیدہ کے تراجم غلط اور بے ادبی والے ہیں جن کی تعداد 200 آیات ہیں۔ جس کا دل چاہے ہم سے فہرست طلب کر لے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔
دیوبندی: احمد رضا کا ترجمہ غلط ہے اس کو درست کر دینا شروع کریں۔
سنی: ہمارا تو اعلان ہے کہ کنز الایمان کی غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے انعام دیں گے۔

دیوبندی: حضور علیہ السلام کی جد امت کے گناہ و عاف کرنے والا کر دیا۔
سنی: اگر یہ غلطی ہے تو اعلیٰ حضرت نے پچیس تفسیر سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد امت ہے اور معصوم نبی ﷺ کا عقیدہ قطعی ہے اور شفاعت کے عقیدہ پر اجماع ہے۔ اعلیٰ حضرت نے دونوں عقیدوں کا تحفظ کیا۔
دیوبندی: مگر امت کا ترجمہ گناہ والا بنتا ہے۔

سنی: جاہل لوگو! یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کی تاویل کرنے پر سب مفسرین کا اتفاق ہے اور ایسا ہر وہ لفظ جس سے نبی ﷺ کی شان میں ترجمہ کرنے سے بے ادبی ہو چکا واجب بلکہ فرض ہے اگر ترجمہ کرنے سے اور ایک لفظ کے ایک ہی معنی لینے سے گمراہ ہو جائے تو وہ منظور ہے یا مفسرین کے اصول پہ چلنا بہتر ہے۔

دیوبندی: لیکن ہمارے علماء نے تفسیر و تشریح میں عصمت النبی ﷺ کا بیان کیا ہے اور مانتے ہیں۔ مگر ترجمہ میں خطا کار، گناہ کار، قصور وار، خلاف ادبی بنی نکلا ہے۔
سنی: سب کا معنی خلاف ادبی دنیا کی کسی گفت میں نہیں۔ اور اگر تاویل کرنی تو ادب و ادبی کر دو جو کنز الایمان میں ہے۔ اور تفسیر میں معصوم مانتے ہیں مگر ترجمہ کرتے وقت گناہ کار۔ معاذ اللہ۔ جو بات قطعی عقیدہ کے خلاف ہو، اسے مسلمان کہاں رہا؟ جب اہل نفع کے خلاف کرنے والا گمراہ ہوگا۔ یہ ایسا ہوا کہ ترجمہ میں شرابِ حلال کر دو۔ تفسیر میں حرام لکھ دو۔ جب ایسا نہیں کر سکتے تو ویسا بھی نہیں کر سکتے۔ لہذا جو مفسرین امت کے گناہ کی مبالغہ کرتے حضور ﷺ کے وسیلے سے مانتے ہیں ان پر کیا فتویٰ ہے؟
دیوبندی: بس جو ہمارے مولوی نے لکھ دیا وہ صحیح ہے باقی سب غلط ہے۔ اچھا خدا حافظ

کنز الایمان

دیوبندی: تمہارے کاظمی صاحب نے کنز الایمان کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔

سنی: قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے کنز الایمان کے خلاف کوئی ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہ کتب کی غلطی کی بھی خواہش میں آکر نشانہ بن کر دی۔ اور وہ منسوب ہو گیا۔ ورنہ مفتی اقبال صاحب متناہی سے سہو یا تسامح ہوا جس میں خلاف اولیٰ والا معنی نقس کر دیا اور اس کا ثبوت خود مفتی اقبال صاحب کی تحریر و دستخط کے ساتھ موجود ہے۔ اسی لئے دیگر علماء کو حقیقت حال معلوم نہ ہو سکی۔ ورنہ آپ تو سب کو مضموم ہو گیا کہ مفتی اقبال صاحب سے غلطی ہوئی ہے۔

دیوبندی: چلو مفتی اقبال بھی تو بریلوی ہیں۔ یہ بھی تمہارے ہیں۔

سنی: جی ہاں ہمارے ہیں لیکن غلط بات غلط ہے چاہے کوئی کہے۔ تم یہ بتاؤ کنز الایمان میں کوئی غلطی ہے۔

دیوبندی: اب تم خلاف اولیٰ کو گستاخی ہے اولیٰ نہیں کہہ سکتے۔

سنی: تم اس خلاف اولیٰ کی آڑ میں گستاخی کرتے ہو وہ بھی راعنا کی طرح تو ایسے

الفاظ کا قرآنی تحم لا تقولوا واعدوا قولوا الظرفا۔ جب منافق بھی

اقرار کر لے کہ خلاف اولیٰ کی آڑ میں ہے اولیٰ کرتے ہیں۔ تو کسی مسلمان

مولوی کو اب خلاف اولیٰ کی اجازت یا درست کہنے کی گنجائش کہاں۔

دیوبندی: خلاف اولیٰ تو بہت اعلیٰ چیز ہے جس سے حضور ﷺ کی مغفرت بخشش ہوئی۔

سنی: ہر گستاخی کو تم اعلیٰ چیز کہتے ہو اور بخشش کی بات کرتے ہو۔ ظالموں کی بخشش۔

کسی جرم و خطا کی ہوتی ہے جب وہ معصوم ہیں تو بخشش کس چیز کی؟ حضور

ﷺ نے امت کی تعلیم کے لئے استغفار فرمایا۔ یہ جاہل سمجھے کہ کسی خطا کی

وجہ ہے۔ پھر کہتے ہیں فلاں حدیث ہے حضور ﷺ کے ذنب ہیں۔

آیت میں حدیث میں تاویل ہوگی اور وہ ادب والی ہو۔ جو ذنب کے

حوالے دیتے ہیں وہ گناہ گار نہیں مانتے۔ مگر کیوں ذنب کے حوالے

ذمہ دہرتے ہیں۔ شاید اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

مناظرہ نمبر ۳۴

کنز الایمان ترجمہ پر اعتراض

وہابی: اس ترجمہ میں سورہ شوریٰ پارہ نمبر ۲۵ میں تحریف کی گئی ہے یہ کہ ”اور اگر اللہ

چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت و حفاظت کی ہر لمبا دے۔“ اس میں رحمت و حفاظت کے الفاظ تحریف ہیں۔ نہ کسی تفسیر میں ہیں۔

سنی: شاید تحریف کے معنی بھی معلوم نہیں، بس بہتان لگاتا ہے۔ اور اگر تفسیر سے یہ معنی دکھادیں تو تو یہ کا اعلان کر کے وہابیہ چھوڑ دو گے۔

وہابی: جہاں حق میں لکھا ہے کہ

سنی: خبردار ایک بات کرتے ہوئے دوسری طرف جانا تمہارے بڑوں نے یہی سکھایا۔ جب ایک مسئلہ شروع کیا ہے تو اس پر بات کرو۔ فقیر تم کو ادھر جانے نہیں دے گا۔

وہابی: ٹھیک ہے اس آیت پر بات کرو یہ اضافی الفاظ کیوں لگائے۔

سنی: پہلے اس کو تحریف کہنا۔ اب اضافی کہتے ہو شرم کرو۔ ایسے الفاظ اضافی دیگر تراجم میں موجود ہیں مثلاً کہتے ہو اللہ تعالیٰ کے لئے شکر تو ہے۔

وہابی: اس آیت کا درست ترجمہ یہ ہے۔ سو اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر محمود

اگن

سنی: اس میں مہر کا ذکر ہے مثلاً مہر کی کتنی قسمیں ہیں۔ اور یہاں کوئی مراد ہے۔

وہابی: بس مہر کا ذکر ہے اگر چاہے تو لگا دے۔

سنی: جو اللہ چاہے لگا دے۔ مگر کوئی۔ دو قسم کی مہر کا ذکر قرآن میں ہے ایک ختم نبوت والی۔ دوسری نگار پر سورہ بقرہ میں۔ یہ دونوں الگ الگ ہیں اب یہاں جو مہر کا ذکر ہے وہ حضور ﷺ کی شان و عظمت و رحمت کے مطابق ہو سکتی ہے۔

وہابی: آخر یہ رحمت و حفاظت کی مہر کب لگے گی۔

سنی: یہ اعتراض ہم پر نہیں، اللہ پر اور قرآن پر ہے۔ چھٹی جواب اور بدلہ دے گا۔ تمہارا یہ مترجم نے تفاسیر دیکھنے کی رحمت گوارہ نہیں کیا یہ معنی تفسیر جلالین میں بھی ہے۔ دوسرا یہ کہ تم حضور ﷺ کی رحمت پر وقت مانتے ہو یا نہیں؟ کس دلیل سے؟

وہابی: اللہ کی رحمت و حفاظت ہر وقت ہے اور یہ ثابت ہے قرآن سے۔

سنی: اسے نادان خود مان لیا۔ یہی بات اعلیٰ حضرت نے کر دی تو گستاخ ہو گئے۔

اگر یہ گستاخی ہے تو تم برابر کے شریک ہو اور قرآن سے مان رہے یہی دلیل ہماری سمجھو۔ اور تحریف دیکھو کاش اپنے گھر کی خبر لیتے۔ محمود الحسن نے آیت بنائی میں گھڑت اور وہاں جوں نے پل کھول دیا۔ اور وہاں جوں نے الگ آیت بنائی دیو بندی نے پل کھول دیا کاشی آیت پورے قرآن میں نہیں۔ ابھی انوالہ دکھانا۔ اور ابھی تو کہہ کرو۔

وہابی: میں کس ملوں گا مجھے جانتا ہے۔

چہ

سنی: تمہارا اس پل کی کھلی ہوئی۔

کنز الایمان خاتم ترجمہ قرآن ہے

سنی: ان الملتفقین یخضعون للہ وهو خادعہم پارہ نمبر سورۃ نساء آیت نمبر ۱۴۔

اللہ۔ وہ ان کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ بخود کھسن۔

اللہ نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ خوردی۔

اللہ۔ وہ سنی ان کو دغا دے گا۔ عہد القادور۔

اللہ۔ وہ فریب دینے والا ہے ان کو۔ رفیع الدین۔

اللہ بھی ان کو دغا دے گا۔ عاشق الہی میر بھٹی۔

اللہ۔ وہ ان کو فریب دے رہا ہے۔ نذر احمد۔

اللہ۔ انہیں دھوکے میں ڈالنے والا ہے۔ فتح محمد جاندھری۔

اللہ۔ وہ سنی ان کو غافل کر کے مارے گا۔ اعلیٰ حضرت۔ کنز الایمان۔

مسلمانوں پر ہاتھ رکھ کر کہنا یہ اللہ کی شان ہے؟ یہ الفاظ کسی مولوی کے

لئے استعمال کر کے دیکھو ابھی وہ آپ سے بلکہ پاجامے سے باہر آجائے گا۔ شاید خون

خراہ ہو جائے مگر ان تراجم کرنے والوں کا قلم اور ہاتھ نہیں ارزا نہ کا نچا کہ یہ کیا کر رہے

ہیں۔ غیر مسلموں کے ہاتھ میں آتھیں یاد رہے ہیں کہ خوب گستاخیاں کرو اور جب

بات آجائے کسی انجام پر تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اپنے مسلمان علماء کے ترجمے سمجھو۔

اللہ کو دھوکہ فریب دغا دینے والا لکھا ہے۔ یہ جواب ہے ان مرکٹلی میں ملنے والوں

کے پاس اور جو زندہ ہیں ان تراجم کی حمایت کرنے والے اور وہ جو شائع کر رہے ہیں

ایسے تراجم کی گمراہی کے ذمہ دار کون ہیں؟ کتنے اس ترجمے پر یقین رکھ کر گمراہ ہوں

گئے؟ ہے کوئی دیوبندی مفتی مدرس غیرت مند تو حید کا پرچار کرنے والا، حلال کی ماں کا

دودھ پینے والا کیا منہ لے کر چاؤ گئے؟ ساری عبادت، تبلیغ برباد ہے یا نہیں؟

ترجمہ درست تو عقیدہ و فتویٰ، مسلمانان، اعمال درست اگر ترجمہ ہی گستاخی والا ہے تو

سب خلد اور اعمال برباد ہیں یا نہیں؟

دیوبندی: یہاں ہم منہ دکھانے کے قائل نہیں۔ ہمارے بڑوں نے ایسی غلطی کی ہے

یہ اللہ کی شان نہیں۔

سنی: اب بھی وقت ہے اس غلطی کو اعلا نیو بہ کر کے درست کر دو۔ کیونکہ آج

تمہاری ذمہ داری ہے۔ تم سے بھی پوچھا جائے گا۔ کیا جواب جرم دو گے خدا

کی بارگاہ میں۔

دیوبندی: میری نماز کا وقت ہو گیا میں چلتا ہوں۔

سنی: ایمان کے بغیر کوئی عبادت کام نہیں آئے گی۔ ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہوگا۔

کنز الایمان درست ترجمہ ہے

وہابی: اس ترجمے میں تحریف کی گئی ہے۔

سنی: کیا تحریف کی ہے جناب؟

وہابی: با ایہا النبی کا ترجمہ غیب کی خبریں دینے والے۔ جو غلط ہے۔

سنی: پہلے تم نے تحریف کہا اب غلط کہتے ہو۔ چلو کیسے غلط ہے۔ لغت کے حوالے سے یا تفسیر کے حوالے سے؟

وہابی: نبی کا معنی خبر دینے والا ہے غیب کا امتنا غلط ہے۔

سنی: جب یہ مان لیا کہ خبر دینے والے تو کس کی جنت کی جہنم کی قبر کی حشر کی یہ سب غیب نہیں تو کیا ہے۔

وہابی: اس جگہ نہیں ہے دوسری جگہ دوگا۔

سنی: سبحان اللہ! ہر جگہ الگ الگ معنی کرو گے جب تفسیر میں بھی یہی لغت میں بھی یہی ہے تو پھر ذرا سوچو غیب پر ایمان رکھنا ہے کس کے کہتے پر اگر غیب عطائی کی نفی کرو گے تو مسلمان کیسے بنو گے؟

وہابی: ایک معنی اور ہے نبی کا بلند درجہ والے

سنی: مگر یہ معنی بھی تمہارے عقیدہ کی موت ہے اور اس لئے تم اس پر زور دینا چاہتے ہو کہ لفظ یا نہ لگانا پڑے۔ مگر یا نہ لگائی تو قرآن میں ہے۔ کبھی اپنے

رہتے داروں کے تراجم دیکھیں جنہوں نے یا لکھا النبی کے ترجمے میں لکھا: نبی۔ تھا نبی۔ محمود الحسن، عبدالقادر، رفیع الدین۔ ان کو نبی کے لفظ کا معنی ترجمہ بھی نہیں معلوم تھا۔ یا پھر حجاب نظری اور بدعتیہ کی وجہ سے کہا۔ عربی کا لفظ ہے نبی۔ اس کا اردو ترجمہ کیوں نہ کیا؟ نبی کی شان کو گھٹانا اس سے بڑی تحریف اور کیا ہوگی؟

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

ہمارا اعلان عام ہے کنز الایمان کی غلطی بتاؤ ہم درست کریں گے۔ شرط یہ ہے کہ اپنے مزاج بھی پیش کرنا تاکہ موازنہ کرنے میں آسانی ہو۔

کنز الایمان میں انبیاء علیہم السلام کا ادب

دیوبندی: ہم کو تو اس میں کوئی ادب نظر نہیں آیا۔

سنی: ادب وہ اس کو ادب نظر آتا ہے بے ادب کہیے نظر آئے دیدہ کو رو کیا نظر آئے وہ کیا دیکھے۔

سورۃ یوسف۔ ضلالتك القديم: تو اپنی اس قدیم غلطی میں ہے۔ محمود الحسن، عبدالقادر۔ فتح محمد

تو اپنے اس پرانے غلط خیال میں ہے۔ تھانوی

آپ اپنی اس پرانی خود ارکلی میں ہیں۔ کنز الایمان۔ اعلیٰ حضرت

نمبر ۲: سورۃ الانبیاء۔ پارہ نمبر ۱ لفظن ان لن نقدر

پھر سمجھا کہ ہم کچھ نہ سکیں گے۔ محمود الحسن۔ عبدالقادر

قابونہ پا سکیں گے۔ فتح محمد

گمان کیا کہ ہم سب کی نہ کریں گے۔ کنز الایمان۔ اس آیت میں آگے کا ترجمہ دیکھیں۔

نمبر ۱: بے شک میں تصور وارد ہوں۔ عبدالماجد، فتح محمد، مہودودی۔

نمبر ۲: میں تھا گنہگاروں سے۔ محمود الحسن تھانوی

نمبر ۳: بے شک مجھ سے بے جا ہوا ہے۔ کنز الایمان۔

فلا تكونن من الممتنعین۔ پارہ نمبر ۲۔ تو نہ ہو شک لائے والا۔ محمود الحسن، فتح محمد۔

ہرگز شک وشبہ کرنے والوں میں شمار نہ ہونا۔ تھانوی، عبدالماجد۔

(اے شیعہ والے) خبردار تو شک نہ کرنا۔ کنز الایمان

و وجدك ضالا فهدی۔ پارہ نمبر ۳۰: پایا تجھ کو ہٹکتا۔ محمود الحسن، عبد

القادر، وحید الزمان

اور تمہیں اپنی محبت میں خورد رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ کنز الایمان

و استغفر لذنبك و للمؤمنین و للمؤمنات: اور بخشش مانگ واسطے

گناہ اپنے کے۔ رفیع الدین۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ فتح محمد، عبد

القادر۔ اپنی غلطی کی معافی مانگتے رہے۔ تھانوی۔ اپنے خاصوں و عام

مسلمانوں مردوں و عورتوں کے گناہ کی معافی مانگو۔ کنز الایمان۔

دیوبندی: جو ہمارے بڑوں نے کیا وہ صحیح ہے۔

سنی: یہ الفاظ تو تم اپنے مولویوں کے لئے بھی استعمال نہیں کرتے اور تمہارے

عقیدہ کے بھی خلاف ہیں۔

۳۳

اعلانیہ دعوت مناظرہ

ڈاکٹر ڈاکر ٹائیک صاحب کو

ڈاکٹر اسرار احمد کو

چاؤید غامدی کو

شیخو پوری کو دیگر اہلکار پر دینے والے ڈاکٹر ڈاکر ٹائیک صاحب کو جو اسلام کے عقائد و اعمال کے خلاف تقریر کرتے ہیں ان سے صرف تحریری دعوت مناظرہ ہے۔

باقی مرد حضرات سے آئے سائے بیٹھ کر مناظرہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

بلکہ دنیا میں جہاں چاہیں مناظرہ کر لیں شر اٹکے کر کے۔

ٹی وی چینلوں پر آکر غلط باتیں کرنے والے۔

اسکول، کالجوں میں غلط بیچ کر دینے والے۔

مسجد، مدرسہ، دارالعلوم اور گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر لوگوں کو گمراہ کرنے والوں کو بھی دعوت مناظرہ ہے۔ وہ لوگ جو ترجمہ غلط کرتے ہیں اور غلط تراجم کو جان بوجھ کر پھیلاتے ہیں۔ شائع کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کو فریب دھوکہ دینے والا لکھا ہو تو پھر کریں۔ خدا کا خوف کریں شرم کریں۔ ورنہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

ڈاکر ٹائیک صاحب غلط تراجم پڑھتا ہے اور دینا ہے اس کی سی ڈی دیکھی جس میں اس نے حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کی ہے۔ بے شمار لوگ اس کو سنتے تھے

انہوں نے اس پر سختی کی اور اس کو سننا چھوڑ دیا۔ دوسرا ڈاکٹر نے بڑی پلید ملعون کی تعریف کی تھی جس سے دنیا کے مسلمانوں میں غم و غصہ پایا گیا۔

ہم ان تمام ٹی وی چینلوں کو تنبیہ کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ غلط تراجم فوراً بند کریں اور ایسے تراجم شائع کرنے والوں کو سزا دیں۔ جس کا دل چاہے ان مترجم کے غلط تراجم کی فہرست حاصل کرے۔

عیسائی سے چاند پر جانے کے بارے

عیسائی: تم مسلمان آؤ میں میں لڑتے رہو ہم تو چاند پر پہنچ کر جھنڈا لگا کر آگے۔

سنی: ہم مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی سازش کرنے والا یہ جھوٹ ہے۔

عیسائی: ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم چاند پر گئے ہیں۔

سنی: اخبارات نے پول کھول دیا بلکہ تاسا کے لوگوں نے بھی مان لیا یہ جھوٹ ہے۔

عیسائی: ہمارے پاس ثبوت ہیں۔

سنی: کیا ثبوت ہیں؟ تاہم اب تو تمہارے کانٹوں بھی چاند پر پھیلنے نظر آتے

ہیں۔ ٹی وی پر اگر یہ انتہائی آسان ہے تو تمہارے جانے کا کیا فائدہ ہوا۔

عیسائی: کانٹوں کی فلمیں چھوڑو۔ ہم وہ پتھر چھوڑنے ہیں چاند پر سے وہ دیکھ لو۔

سنی: یہی وہ کمزور دلیل ہے کہ پتھر چاند پر کہاں سے آگئے۔ چاند تو دور ہے کوئی

نوری کلاں آگے بڑھے ہو۔

عیسائی: اگر یہ پتھر چاند کے نہیں تو کہاں سے آئے؟

سنی: یہ قولانے واسلے بتائیں۔ ہم تو چاند کو نوری ثابت کر دیتے ہیں قرآن میں

لکھا ہے۔ اور تہماہی بانٹھل میں بھی ہے اب اگر اپنے مذہب کی کتاب

مانتے ہو تو چاند کو نوری ہے اگر چاند پر جانا ثابت کرتے ہو تو مذہب چھوڑ کر

مان لو۔ پھر بھی چاند پر جانے کا ثبوت دینا ہوگا۔

عیسائی: چاند پر جا کر پہل قدمی کی وہاں سے بات کی۔ چھنڈا لہرایا ساری فلم

موجود ہے یہ کون سے سٹوڈیو میں جا کر فلم بنائی چاند پر ہوا نہیں چھنڈا کیسے

ہل رہا تھا یہ وہ جھوٹ ہے جس سے دیکھنے والے قیامت کی نظر رکھتے

ہیں تو ہی اخبار میں تفصیل سے جھوٹ ہونا بتایا۔ ہاں تمہارے چاند پر جانے

کے مذاق سے دوس سے آگے نکلنے کے مقصد سے یہ فائدہ ہوا کہ بجز جتن

القدر کی تصدیق ہوگئی۔ اس چاند پر رازدار کیسر جو انگ ہو کر دو گھرے ہوا تھا

ثابت ہو گیا تمہارے منہ سے حالانکہ امریکی بحوام کی اکثریت چاند پر جانے

کو نہیں مانتی کمرے کے ایک سپرٹ پر دو پوسر نے وہ فراڈ بیان کر دیے جو

زمین پر فلم بنانے کے ثبوت ہیں اور دس افراد میں ایک نے پول کھول دیا کہ

چاند پر جو درجہ حرارت بتایا 180F ہے اس درجہ حرارت میں کوئی فلم نہیں

بن سکتی یہ کیسے بن گئی دوسرا چاند پر ستارے نظر آتے چاہیے مگر کوئی ستارہ فلم

میں نہیں بتاؤ آسمان کے ستارے کہاں گئے تھے۔

عیسائی: اچھا میں تاسا جا کر تحقیق کرتا ہوں۔

سنی: ضرور جائیں اور یہ باقی فراڈ تو سن لیں مگر وہ چلے گئے۔

یہودی سے زمین گھومنے کے بارے

سنی: سائنس دانوں کا یہ نظریہ غلط ہے کہ زمین گردش کر رہی ہے بلکہ ساکن ہے۔

یہودی: ہمارے سائنس دانوں کا فیصلہ ہے جو علماء ہونٹیں سنا۔

سنی: یہ انسانی تحقیق بدلتی رہتی ہے اور غلط فیصلے کرتے رہتے ہیں مگر قرآن کا فیصلہ سچا ہے اس سے ثابت ہے کہ زمین ساکن ہے۔ چاند سورج ستارے گردش کرتے ہیں۔

یہودی: ہم نے تمام کالج، سکول کے کورس میں اور یونیورسٹیوں کے دماغوں میں پھردیا ہے کہ زمین گردش کرتی ہے۔ آسمان نوٹریا۔

سنی: مسلمانوں کا ایمان قرآن و حدیث پر ہے اور آسمان سات ہیں۔ تمہارا آسمانوں کو ٹوٹانا جھوٹ ہے۔ یہ سائنس دانوں کی تحقیق ہے کبھی وہ سات مانتے ہیں کبھی نو مانتے ہیں۔ ہمارے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے قرآن و حدیث سے ثابت کیا اور ایک سو پانچ عقلی دلیلوں سے بھی ثابت کیا کہ زمین ساکن ہے۔ یہ کتاب اردو اور انگریزی میں بازار میں ملتی ہے۔ اہلسنت کے کتبوں پر لگی ہے۔

یہودی: ہم نے یہ بات اس طرح بیان کی جیسے سب سے بڑا سچ ہو۔

سنی: تم سے اور امید بھی کیا ہے کہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا ہی تمہاری زندگی کا

مقصد ہے۔ اسی لئے قرآن و حدیث کے خلاف ہمارے نوجوانوں کا برین واش کرتے ہو۔ اور اپنے مقررے پر عمل کرتے ہو کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے۔

مگر مسلمان کی فطرت ہے کہ وہ قرآن کے خلاف ہر فیصلے کو جو نے کی لوک پر رکھتا ہے جو چیز ہمارے قرآن سے ٹکرائے گی ہم نہیں مانتے۔

تم نے ہماری ایجادات قرآن سے اور مسلم سائنس دانوں کی کتب سے نکالی ہیں لیکن پھر بھی احسان فراموش ہو۔ مگر ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ باتیں جو تم قرآن کی نہیں مانتے اس کو سائنس نے منوایا جس سے اسلام کی حقانیت اور ظاہر ہوگئی۔

یہودی: میں تم سے زیادہ بات کرنا نہیں چاہتا بلکہ میں چلتا ہوں۔

سنی: مسلمان طلب و طالبات، غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ اپنے قرآن و حدیث کی معلومات حاصل کرو۔

اسلام اور سائنس

انگریز: سائنس ہی سب کچھ ہے بس میں تو یہ مانتا ہوں۔

سنی: پہلے اسلام ہے پھر بعد میں کچھ اور ہے۔

انگریز: یہ ترقی ایجادات سے ہی دنیا کا مایا ہے۔

سنی: اس ترقی ایجادات سے پہلے بھی دنیا والے زندہ تھے بلکہ وہ دن دیکھو جب

سائنس کی بات کرنا بھی جرم تھا۔ امریکہ و جرمنی میں جس نے سائنس نے

بات کی اس کا جنازہ نکال دیا جاتا تھا اور سائنس کو مذہب کے خلاف کہا جاتا

تھا۔ خاص طور پر یہودی مذہب والے۔ آج اپنے مذہب کو نہیں پشت ذال

کر کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔

انگریز: ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے۔

سنی: وہ اندھیرے ہی بھٹلے تھے کہ قدم ماہ پر تھے

روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور مجھے

انگریز: اسلام سائنس کے خلاف ہے۔

سنی: یہ غلط ہے کیا اسلام سائنس کے خلاف ہے بلکہ بعض سائنس دان اسلام کے

مخالفت کرتے ہیں۔ ورنہ ترقی ایجادات سے مسلمانوں کو بھی فائدہ ہے۔

اور سائنس دان نے وہ باتیں بھی مان لیں جو اس سے پہلے یہودی ماننے کو

تیار نہ تھے۔ واقعہ معراج شریف، معجزہ شق القمر سورج کا واپس آنا، چاند کا

کھلنا بن جانا ہمارے آقا ﷺ کے لئے۔ اس طرح وضو نماز، حج،

طہارت وغیرہ کے احکام آج سائنس ان کے فائدے بتا رہی ہے۔ ابھی

حال ہی میں 2009ء میں جاپان نے تحقیق کی کہ ایک عام پانی ہے اور

ایک پانی پر قرآن پڑھ کر دم کیا تو بتایا گیا کہ دم کیا ہو پانی طاقت، شفا اور عقدا

سب میں سادہ پانی سے افضل ہے۔ اسی طرح آب زم زم پر تحقیق ہوئی

جس سے دنیا حیرت میں ہے اور ہمارے آقا ﷺ نے چودہ سو سال پہلے وہ

فائدے بیان کئے جو آج سائنس دان کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج

کی سائنس نے یہ ترقی جو کی ہے وہ مسلم سائنس دانوں کی کتب سے سرزد کیا

ہے۔

آؤ تم کو دعوت دیتے ہیں چاند اور سورج پر جانے کی کوشش

کرنے والو! اس آقا ﷺ کی بارگاہ اور قدموں میں آ جاؤ جن قدم مبارک

میں چاند سورج آ گیا۔ سبحان اللہ

تبلیغی جماعت کون ہیں؟

دیوبندی: جناب تھوڑی دیر کے لئے آئیں دین کی باتیں سیکھیں۔

سنی: آپ نے سیکھ لیں دین کی باتیں عقائد کیا ہوتے ہیں؟

دیوبندی: عقائد تو نہیں سیکھے اس غماز وغیرہ کے مسائل جانتے ہیں۔

جس کو عقائد معلوم نہ ہوں اس کی نجات کیسے ہوگی؟

دیوبندی: وہ بھی سیکھ لیں گے۔ آپ آئیں تو سہی۔

سنی: آپ کا تعلق کس جماعت فرقہ سے ہے؟

دیوبندی: ہمارا تعلق کسی فرقہ سے نہیں ہم توحید ہمارے مسلمان ہیں۔

سنی: حیرت ہے دیوبندی مسلک جماعت فرقہ میں ہے اور جھوٹ بول رہے

ہیں۔ اگر یہ تبلیغ ہے جس میں جھوٹ ہے تو اس تبلیغ کا کیا فائدہ؟

دیوبندی: اصل میں ہم کسی پکڑ میں بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔

سنی: تو پھر دیوبندی تبلیغی جماعت میں کیوں ہیں۔ پھر جھوٹ بول رہے ہیں۔

دیوبندی: ہم تو اپنے بزرگوں کے راستے پر چل رہے ہیں۔

سنی: آپ کے کاہن بزرگ کون تھے؟

دیوبندی: شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالحق، شیخ عبدالحق، حضرت دیوبلی، مجدد الف ثانی

سنی: یہ آپ کے بزرگ ہیں جو بارہویں، گیارہویں، عرس، قاضی خاں، دہلوی،

ہیں۔

دیوبندی: یہ بھی ہیں اور بھی ہیں۔

سنی: ان بزرگوں کے ان اعمال پر آپ کو فتوے کا علم نہیں۔

دیوبندی: کون سے فتوے ہیں؟

سنی: شرک و بدعت اور حرام کے فتوے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ ہر

زمین پر خاتم ہیں اور زمین سات ہیں۔ ایسے عقیدے بھی آپ کو معلوم

ہیں۔

دیوبندی: نہیں سمجھی تھیں ایسے عقائد اور فتوے ہم نے سنی ہی نہیں۔

سنی: اگر یہ عقائد اور فتوے ہم ان کی کتب سے دیکھاویں۔

دیوبندی: ارے جناب میں زبان کا پکا ہوں آپ دکھاویں میں مان جاؤں گا۔

سنی: اچھا کل پھر آجائیں فقیر آپ کو حوالے دیکھا دے گا۔ وہ ٹھیک ہے کہہ کر

چلے گئے۔

دوسرا ہو گئے اس کے زبان والے کے کمرہ نہ آئے۔

ہمارے علماء کو برا کہا تو جان سے مار دیں گے

دہابی: تم ہمارے علماء کو برا کہتے ہو باز آ جاؤ ورنہ مر جاؤ گے۔
سنی: اگر علماء ہیں تو انہیں قرآن وحدیث کے مطابق ہونا چاہیئے وہ عالم نہیں، رہی بات جان سے مارنے کی تو وہ جان جو حق کے راستے میں قربان ہو وہ شہادت ہے سودا سنا ہے۔

دہابی: آخر ہمارے علماء نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟
سنی: ذاتی طور سے تو کچھ نہیں مگر تراجم قرآن بگاڑ دیئے گالی اور کوئی کو اسلام سمجھ لیا چاہے نام پر نسا در پا کر دیا جس حلال کو چاہا حرام کر دیا۔ یہ کسی عالم کی شان ہے؟
دہابی: کیا تراجم بگاڑ دیئے؟

سنی: انشاء اللہ تراجم اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دے کر دینے والا نکاح ہے یہ کسی اونی مسلمان کا بھی عقیدہ یا ترجمہ نہیں مگر ان کو تم علماء کہہ رہے ہو۔ اللہ کی رحمت کہاں گئی صحابہ کرامؓ نے اپنے گھر والوں خاندان والوں سب کو اللہ کی رحمت میں چھوڑ دیا اور تم اپنے علماء کی خاطر اللہ کو چھوڑ رہے ہو جان سے مارنے کی دھمکی دے رہے ہو۔ اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ تو میرے پیسے اور پیدا ہو جائیں گے کس کس کو مار دو گے ہر سنی

حق بیان کرے گا۔ انشاء اللہ۔

دہابی: ہمارے علماء کو کچھ بھی کہا نہیں چھوڑیں گے۔
سنی: کیا تم اپنے علماء سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبت کرتے ہو؟
ورنہ بخاری شریف کی حدیث ہے جس میں حضور ﷺ کی محبت سب سے زیادہ بڑھ کر نہیں وہ مسلمان نہیں۔

دہابی: یہ حدیث تو ہم جانتے ہیں۔
سنی: حدیث جاننا اور بات ہے ماننا الگ بات ہے۔ اگر مانتے تو اپنے علماء سے زیادہ حضور اکرم ﷺ سے محبت کرتے، یہ بتاؤ صحابہ کرام کے گستاخ کو بھی دھمکی دی ہے۔

دہابی: صحابہ کرامؓ کے گستاخ کو نہیں چھوڑیں گے کتنے مار دیئے۔
سنی: اپنے گھر کے گستاخ پر نظر نہیں جاتی جو کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ جنت نہیں۔ اگر صحابہ کرامؓ جنت نہیں تو پھر حدیث کہاں سے لاؤ گے؟ ہر حدیث صحابہ کرامؓ کے ذریعہ ملی ہے کہ نہیں۔

دہابی: بحث چھوڑ دیں ہمارے علماء کو اگر ایک لفظ بھی کہا تو پھر۔۔۔۔۔۔
سنی: جو اللہ کا رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کا اہل بیت کا آخر اہل کا اولیا اللہ کا گستاخ ہے ہم اس کو گستاخ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ جان جاتی ہے تو جائے شہید ہو کر ہمیشہ کی زندگی ملے گی۔ گالیاں دینی ہیں میرا نام لے کر دے سکتے ہو جتنی گولیاں ہیں استعمال کرو۔ ہم حق بیان کرتے رہیں گے انشاء اللہ۔ اور پھر خون بند ہو گیا۔ پانچ سال پہلے کی بات ہے۔

مناظرہ نمبر ۵

عید کے چاند پر مناظرہ

وہابی: چاند کے بارے میں ہم کو سعودی حکومت کے اعلان کے مطابق چنانا چاہئے۔

سنی: دو گھنٹے پہلے ہم سے پیچھے ہیں یہاں مغرب ہوتی ہے تو وہاں عصر ہوتی ہے بتاؤ کیا نماز بھی ان کے ساتھ پڑھو گے۔ دوسری بات یہ کہ سعودی مفتی کا فتویٰ ہے کہ دوسرے ممالک کے مسلمان اپنے ملک کے حساب سے چاند دیکھیں ہمارے ساتھ چلنے کی کوشش نہ کریں۔ سعودیہ والے چاند نہیں دیکھتے بلکہ پورے سال کا کیلنڈر بناتے ہیں۔

وہابی: یہ مفتی نے کہا ہے دکھاؤ فتویٰ۔

سنی: جتنی بات نہیں کرتے بتاؤ فتویٰ دیکھ کر اعلائے توبہ کرو گے۔

وہابی: ہم جہزہ کے مطابق چاند دیکھیں گے۔

سنی: حدیث میں جہزہ کا ذکر کہاں ہے۔

وہابی: ہمارے مولوی کو کوہاٹل جا کہیں تو کافی ہیں۔

سنی: یہ چاند رمضان شریف اور عید کے لئے مسئلہ بناتے ہو باقی مہینہ میں چاند کیوں نہیں دیکھتے دیگر چاند دیکھنے بھی سنت ہیں۔

وہابی: بس جو جہزہ کا فیصلہ ہے وہی کریں گے۔

سنی: چاہے سنت ہو یا نہ ہو شرعی ہو یا غیر شرعی۔

وہابی: ہم نے غیر شرعی کیا کام کیا ہے؟

سنی: ابھی اخبار میں 31 کا مہینہ کر دیا آپ کے بزرگ نے جبکہ شرعی 31 کا چاند نہیں ہے۔

وہابی: یار چھوڑ دو کچھ مسئلہ ہو گیا۔

سنی: لوگوں کے نماز روزہ پر یاد کرتے ہو، ان کا حساب دینا ہو گا، پوری دنیا میں لوگ فس رہے ہیں کہ پشاور کا چاند الگ ہوتا ہے پاکستان کا الگ ہوتا ہے۔ عید کے تین تین چاند ہو رہے ہیں مسلمانوں کی اکثریت کے خلاف کرنا بھی جرم ہوتا ہے۔

وہابی: بھائی میرے کوست سمجھاؤ۔

سنی: شاید جو تہ نگاؤں، جو اسلام کے خلاف چلے، جب حکومت والے رویت حلال سمجھیں تو کو دعوت دیتی ہے آؤ مل کر چاند دیکھ لیں۔ اب بھگتے کیوں ہو؟ جواب دو۔

دیوبندی امام کے پیچھے خود دیوبندی کی نماز نہیں ہوتی

سنی: دیوبندی امام کی نماز نہیں ہوتی اور پیچھے پڑھنے والوں کی بھی نہیں ہوتی۔

دیوبندی: یہ آپ کیسے کہہ رہے ہیں اور کس دلیل سے کہہ رہے ہیں۔

سنی: اس لئے کہ قرآن میں ش کا خروج استعمال میں ہی پڑھنا ہے۔ ذ۔ وہ غیرہ

پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔ تمام فقہاء احناف بلکہ

آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے اور دیوبند کا فتویٰ بھی بشرط تو یہ دکھانے کو تیار ہیں۔

یہاں تک فقہاء نے لکھا کہ اگر جان بوجھ کر معلوم ہونے کے بعد بھی ضد کر

کے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو کفر ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی لکھی ہے فقہاء

نے کہ قرآن مجید میں غیر قرآن الفاظ پڑھنا بھی منع ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔

دیوبندی: ہاں مسئلہ اہم ہے مگر غور ہے۔

سنی: اب وہ نمازیں جو ایسے امام کے پیچھے پڑھیں ہیں فساد کرو۔

دیوبندی: مگر تم کہتے ہو کہ سنی دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھو نہیں ہوتی۔

سنی: اس کی وجہ عقیدہ کا تضاد ہے خرابی ہے۔ یا محلیہ کا کہنا کفر و شرک ہے اس

لئے اور اقلیات میں لکھا اللہ تعالیٰ کے بغیر نماز نہیں ہوتی جو کہ واجب ہے۔

دیوبندی: مگر حدیث ہے کہ ہر نیک وہد کے پیچھے نماز پڑھو۔

سنی: فقہاء نے اس حدیث کا معنی لکھا ہے کہ اگر بد عمل ہے تو پڑھ لو مگر بد عقیدہ

کے پیچھے نہیں۔ ورنہ بتاؤ قادری، شیعہ امام کے پیچھے کیوں نہیں پڑھتے جو

جواب تمہارا وہی جواب ہمارا ہے۔

دیوبندی: بدعتی بریلویوں کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوتی۔

سنی: اب حدیث بھول گئے، اہل سنت بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتویٰ دیو

بند کا ہے حوالہ بشرط تو یہ اب تم اپنے اکابرین کو نہ مانو تمہاری مرضی۔ بعض

دیوبند مارے پیچھے نہیں پڑھتے وہ اپنے اکابرین کو بتلا رہے ہیں اس طرح

دیوبندی نہ رہے سوچے بچ کر کیا ہوئے۔

دیوبندی: امام کعبہ کے پیچھے تو تم بھی پڑھتے ہو۔

سنی: جس کو علم نہیں کہ وہ وہابی ہیں وہ ہی پڑھتے ہیں۔ یوسف لدھیانوی کا فتویٰ

ہے امام کعبہ مسجد نبوی کے پیچھے نماز حرام ہے کہ وہ بڑ بولم بتواتے ہیں

حوالہ بشرط تو یہ، اور وہابی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی یہ بھی فتویٰ ہے دیوبند

کا اب بتاؤ کیا خیال ہے۔

گستاخانہ عبارت پر

دیوبندی: ہمارے علماء پر اہرام ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص صفت کا انکار کر سقے ہیں۔

سنی: اصل عبارت دیکھو۔ ”لفظ رحمتہ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں بلکہ دیگر اولیاء اور انبیاء اور علماء و تابعین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں۔

لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویں بول دیوے تو جائز ہے۔

بندہ رشید احمد گنگوہی۔

دنیا کی کسی تفسیر میں بھی ایسا نہیں ہے یہ تفسیر بارائے ہے جو باطل مردود ہے۔ پہلی طرح میں صفت خاصہ نہیں کہہ کر انکار کر چکے بتائے خاص صفت کا انکار کرنے پر کیا فتویٰ ہے؟

دیوبندی: وہ تو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس صفت خاص میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔

سنی: زبردستی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہو۔ فیصلہ کر لو سچا کون ہے جھوٹا کون ہے وہ کہہ رہے ہیں نہیں، تم کہہ رہے ہو دوسرا شریک نہیں ہے۔ دوسروں کو رحمت عالم کہا، عالم کی رحمت اور عالمین کی رحمت میں فرق ہے۔ ماں باپ اولاد کے لئے رحمت ہیں مگر رحمتہ للعالمین نہیں۔ بلکہ وہ بتاویں کر رہے ہیں کہ حضور ﷺ اعلیٰ ہیں اگر دوسرے کو

بتاویں بول دے جائز ہے یعنی دوسرے کو ادنیٰ رحمتہ للعالمین کہنے کا جواز دے رہے ہیں۔

دیوبندی: گنگوہی صاحب اعلیٰ مان رہے ہیں یہی خاص صفت ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ اعلیٰ مان کر دوسروں کو ادنیٰ کہہ دو۔ یہ قانون ہر جگہ کے لئے ہے یا صرف اس جگہ کے لئے ہے؟ تمہارے شیخ الہند اعلیٰ ہیں باقی دودھ کے کے مولوی ادنیٰ شیخ الہند کہہ سکتے ہو۔

دیوبندی: شیخ الہند معمولی لقب نہیں جو ہر کسی کو کہہ دیں۔

سنی: اے ظالم انسان! رحمتہ للعالمین کو معمولی سمجھتا ہے جو ہر کسی کو بتاویں بول دے۔ بتاؤ خاتم النبیین ﷺ خاص صفت ہے یا نہیں؟ بتاویں دوسرے کو بول سکتے ہیں؟

دیوبندی: نہیں ہرگز نہیں کوئی بتاویں نہیں چل سکتی یہ تو خاص صفت ہے دوسرا کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

سنی: جب تم نے مان لیا یہ خاص صفت ہے تو اب خدا کیوں؟ تو پہ کرو گستاخی سے اور حمایت سے جب دوسروں کو کہو گے تو خاص صفت کہاں رہی۔

دیوبندی: تفسیر جلالین میں ایسی عبارت موجود ہے۔

سنی: اگر تفسیر جلالین میں یہ لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کی یہ صفت خاصہ نہیں، ایک لاکھ روپے انعام۔

دیوبندی: اچھا میں حوالہ نکال کر لاؤں گا ورنہ دیوبندیہ تہجد و زوول گا۔

سنی: تین سال ہو گئے نہ وہ ملے نہ انکا حوالہ ملے اگر کسی کے پاس ہے تو دکھا دے۔

نسبت بُری چیز ہے

وہابی: نسبت میں کیا رکھا ہے؟

سنی: جس کے پاس وہاب ہو اس کو نسبت مل جاتی ہے

وہابی: یہ باتیں بیکار ہیں عبادت کر دوں۔

سنی: عبادت سے کسے انکار ہے مگر نسبت وہ کام کرتی ہے جہاں اللہ۔

وہابی: کوئی شہرت ہے تو بتاؤ۔

سنی: اصحاب کہف سے کہنے کو نسبت ہوگئی وہ چلتی ہو گیا۔

وہابی: وہ تو دوتو

سنی: کیا انکے گیا جناب کے گلے میں

وہابی: وہ تو قرآن میں ذکر ہے۔

سنی: قرآن سے بڑی دلیل کوئی ہے۔

وہابی: وہ تو اللہ کی حکمت ہے۔

سنی: چلو اللہ کی حکمت ہی مان لو کہ نسبت میں فائدہ ہے۔

وہابی: نہیں ہر کسی میں ایسی نسبت کہاں۔

سنی: کہتے ہیں دم ٹیڑھی ہی رہتی ہے، جب اصحاب کہف: لی اللہ تعالیٰ ان کے

قدموں کی نسبت نے اسکو چٹکی بنا دیا تو انسان مسلمان ولیوں کی صحبت میں

وہ کر چلتی کیوں نہیں ہو سکتا۔

وہابی: آج ایسے ولی کہاں۔

سنی: اس امت کے ولی سابقہ امتوں کے ولیوں سے افضل ہیں کہ یہ امت افضل

ہے غوث اعظم کے کپڑے دھونے والا چلتی ہو گیا۔ یہ تو تھا غوی نے بھی مانا

ہے۔ نسبت ایمان والے کو نصیب ہوتی ہے اور تم میں ایمان کہاں۔؟

وہابی: میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا۔

سنی: اور کبھی کیا سکتے ہو؟ قیامت کے دن مان جاؤ گے مگر اس وقت بے کار ہوگا،

جب اعلان ہوگا اے حنیفوں، اے مالکیوں، اے شافعیوں، اے حنبلیوں،

اے قادریوں، اے نقشبندیوں، اے چشتیوں اور اے سہروردیوں۔

کیا اسلام تلوار سے پھیلا ہے؟

عیسائی: اسلام صرف تلوار سے پھیلا ہے اور کوئی وجہ نہیں۔

سنی: جھوٹ سے ہر انسان نفرت کرتا ہے مگر یہ ایسے جھوٹے ہیں کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ گتے گتے۔ اس پر عمل کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ جھوٹ ہے۔ اگر اسلام کا مطالعہ کرتے تو معلوم ہوتا کہ ہمارے آقا و جہاں رحمت للکلمین شفیع المذنبین علیہ السلام کے چہرہ انور کو دیکھ کر اخلاق دیکھ کر زندہ و مجروح قرآن رکھ اور سن کر ہزاروں لوگوں نے کلمہ پڑھا۔ بناؤ کوئی تلوار چلی کب کسی کو تلوار کسے زور پر کلمہ پڑھایا؟

عیسائی: جنگ میں کتنے کفار کو ہلاک کیا تلواروں سے؟

سنی: تم کو اپنے کفار کے مرنے کا غم ہے ان کے ظلم کی داستان نہیں سنی؟

عیسائی: عیسائیت نرم دلی اور بدلہ نہ لینے کا درس دیتی ہے۔

سنی: صلیبی جنگ میں عیسائیوں کا کردار دیکھ لو انسانیت کو شرم آ جائے ستر ہزار مسلم اور دس ہزار یہودیوں کو قتل کیا، مرد و عورتوں، بچوں کو بے زردی سے قتل کیا۔ ایسا ظلم تاریخ نے عیسائی کا نہ دیکھا نہ سنہ 1099ء یروشلم کی تاریخ پڑھو عیسائی مذہب کو بچا جانے کے لئے تلوار چلاتے رہے، زیادہ دور کیوں جائیں موجودہ دور میں دیکھ لو یہ انسانی حقوق کے علمبردار کبھی نہیں فلسطین اور

عراق میں کیا کر رہے ہیں۔ ایک طرف ایک کتنے کے حقوق کا خیال رکھتے ہو دوسری طرف ان ملکوں کے انسانوں کو جانور کے برابر بھی نہیں مانتے کیوں؟ ایک وقت تھا عیسائی اپنے سوا مسلم تو ایک طرف یہودیوں کو بھی سرعام قتل کرتے تھے۔ مگر یہودی بھول گئے آج ہم یہاں ہم نوالہ اپنے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ یاد رکھیں پھر ایک وقت آنے والا ہے یہودی اپنا بولہ عیسائیوں سے لیں گے۔ کسی وقت کا انتہار ہے آج عیسائی جس طرح مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں عورتوں، بچوں کا لٹاؤ لٹیں کرتے دہشت گردی اور ہم دھماکے جو کر رہے ہیں یہ کونسا انسانی کام ہے یا انسانی خدمت ہے۔

عیسائی: ابھی مجھے جلدی ہے بعد میں بات کروں گا۔

سنی: سارے علوم اور ترقی کے راہ مسلمانوں کی کتابوں سے نکالے اور طوطا چشم بن گئے۔

مناظرہ نمبر ۵۵

مسئلہ وحدت الوجود

دہابی غیر مقلد نجدی: لوگوں نے اپنی طرف سے مسئلہ بنالیا ہے۔

سنی: وہ کونسا مسئلہ ہے جو خود ہی بنالیا ہے۔

دہابی: یہ وحدت الوجود جو صوفیائے نے بنالیا ہے۔

سنی: آپ کو پتہ ہے کن بزرگوں نے اس پر قلم اٹھایا اور قاعدہ اٹھایا۔

دہابی: بہت سارے بزرگ ہیں جو شریعت کے خلاف بات کرتے ہیں۔

سنی: اگر کوئی بزرگ ہے تو وہ شریعت کے خلاف کیسے ہے۔

دہابی: اس مسئلہ میں نہ معلوم کیا کیا کہہ جاتے ہیں۔

سنی: حالت سکروستی اور بیخودیت میں بندہ بے اختیار ہوتا ہے۔

دہابی: یہ سب بہانے بازی ہے۔

سنی: کاش شریعت کا علم بڑھ لیتے حدیث میں جن کو مرفوع القلم قرار دیا ہے ان

کے بارے میں کیا خیال ہے۔

دہابی: وہ الگ ہیں یہ مسئلہ الگ ہے۔

سنی: جس کو چاہے الگ کر دیتے ہو جس کو چاہو ملا دیتے ہو کچھ تو شرم کرو۔

دہابی: جناب وحدت الوجود کا مسئلہ کفر و شرک ہے۔

سنی: اچھا یہ فتویٰ سب کے لئے ہے یا کسی کو الگ بھی کر دیتے ہو۔

دہابی: سب کے لئے ہے چاہے کوئی بھی ہو۔

سنی: ثناء اللہ امر تفسی اور ابراہیم یا لکھنؤ نے مسئلہ وحدت الوجود کو درست تسلیم

کیا ہے آپ ان دونوں پر کفر و شرک کا فتویٰ لگائیں۔

دہابی: ہمارے بڑوں نے مانا ہے اور ہم کو خبر بھی نہیں رکھا و فتویٰ۔

سنی: تم اپنا فتویٰ تیار کرو ہم فتاویٰ شائے سے نکال کر دکھاتے ہیں۔

دہابی: اچھا میں پہلے دیکھوں کلکوں گا۔

سنی: فتویٰ پہلے لگاتے ہو اور تحقیق بعد میں کرتے ہو۔

مگر دوت آئے۔

حلالہ کا ثبوت شرعی

وہابی: اس قسم کا مسئلہ نہیں حلالہ کرنے والے پر حجت آئی ہے۔

سنی: پہلے حلالہ مانو پھر اس لغوی پر بحث مانو۔ مگر حلالہ ہی نہیں مانتے تو بحث کس پر ہے؟ قرآن میں بارہا ہر ۱ سورۃ بقرہ میں ہے "فان طلقہما فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ"

وہابی: میرا مطلب شرا کہ رکھنا کہ ایک رات کے بعد طلاق دینا وغیرہ حرام ہے۔

سنی: تین طلاق ایک ساتھ دینے کو ایک بتاتے ہو، یہ حرام کام کی اجازت کیوں دیتے ہو تین کو ایک کہہ کر کہتے حرام کام ہوئے اور اولاد بچے پیدا ہوئے۔

وہابی: وہ مسئلہ الگ ہے یہ الگ ہے حلالہ کی ضرورت ہی نہیں۔

سنی: اگر ہو تو کسی کا گھر آباد کرنا ایک ہے یا حرام کام؟ جس کے چھ بچے ہوں اسکو قبول کون کرے گا اگر شوہر سناٹا اس حلالہ کے بعد قبول کر لے تو قسم کو کیا پریشانی ہے، اگر کوئی خرابی ہے تو اس کو دور کر دے کہ مسئلہ ہی ختم کر دے۔

وہابی: حلالہ سے بچنے کی ضرورت یہ ہے کہ تین طلاقوں کو ایک مانا جائے۔

سنی: ایک طرف حرام سے بچا رہے ہو۔ دوسری طرف حرام پر لگا رہے ہو یہ کبھی عقل ہے کہ جب تین طلاق دینے سے ہو جاتی ہیں حالانکہ طریقہ غلط ہے۔

سنت طریقہ یہ ہے کہ ایک طہر (مہینے) میں ایک طلاق دے گا کہ سوچنے کا

موقع مل جائے اور پریشانی سے بچ جائے، یا ایک طلاق دے اور عدت گزرنے تک چھوڑ دیا جائے پھر اگر رکھنا ہو تو عدت کے ختم ہونے سے پہلے رجوع کرے۔

وہابی: میرا مطلب شرا کہ رکھنا تھا حلالہ میں یہ نہ ہونا چاہیے۔

سنی: بعض اوقات ایسا ہوا کہ دوسرے خاندان نے طلاق دینے سے انکار کر دیا۔

اب مقصد تھا کس کا گھر آباد کرنا ہے، اس لئے شرائط لگاتے ہیں کہ نکاح صحیح ہو جائے اور طلاق ہو جائے تاکہ وہ عدت گزار کر پہلے خاندان کے نکاح میں آجائے۔

وہابی: شرط فاسد ہے نکاح باطل ہے۔

سنی: شرط فاسد ہے مگر نکاح جو کیا میرے شوکانی سے دکھا دیں۔ شرط فاسد اور

نکاح باطل ہونے میں فرق ہے۔ جب نکاح ہو گیا تو شرط فاسد ہو جائے تو کیا ہوا۔

وہابی: میں اپنے مولوی سے پوچھتا ہوں۔

سنی: وہ چلے گئے اور پھر نہ آئے۔

مناظرہ نمبر ۵۵

اقامت میں کب کھڑے ہونا ضروری ہے؟

دیوبندی: مضیں درست کرنا ضروری ہے اس لئے شروع میں کھڑے ہو جاؤ۔
سنی: صفوں کو درست کرو سنت کے مطابق۔ اتنی جلدی مضیں درست کرنے کی سنت پر عمل کرنے میں دوسری سنت کیوں چھوڑتے ہو آخر اتنی جلدی کیا ہے؟

دیوبندی: حدیث بھی ہے صحابہ کرام کھڑے ہوتے تھے اور حضور ﷺ اپنی جگہ کھڑے ہوتے تھے۔ (مسلم شریف)

سنی: حدیث منسوخ ہے، بخاری شریف میں حدیث ہے جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے نہ مت ہو۔ (شرح مسلم امام نووی) دوسری حدیث۔ اقامت کی گئی اور صفیں درست کر لی گئی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صفوں کی درستگی اقامت کے بعد ہے پہلے نہیں۔ اگر آپ حنفی ہیں تو چالیس کتابوں میں یہ مسئلہ ہے اس پر عمل کرو۔

دیوبندی: کوئی حوالہ نہ دکھاؤ۔

سنی: موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے لکھا کہ مقتدیوں کو چاہیے جب ہوؤں فی علی الفلاح کہے جب نماز کے لئے کھڑے ہوں پھر صف بنائیں اور صفیں سیدھی کریں۔

دیوبندی: ہمارے علماء کا حوالہ ہے تو دکھاؤ۔

سنی: افسوس فقہ حنفی چھوڑ کر دہلیوں کا طریقہ پسند آیا، یہ بھی دیکھ لو۔

نمبر 1۔ انوار الحق قاضی دیوبند تکون و تاقیہ شرح وقایہ میں لکھا کہ حنفی علی الصلوٰۃ کے وقت امام کھڑا ہو جائے اور مقتدی بھی کھڑے ہو جائیں۔

نمبر 2۔ مفتی کفیل الرحمن دیوبند، اردو عالمگیری، نمازی کو امام سمیت مسجد میں اقامت کے وقت حنفی علی الفلاح پر کھڑے ہونا چاہیے۔

نمبر 3۔ قطب الدین دیوبند شرح مترجم مشکوٰۃ، فقہانہ، نے لکھا ہے حنفی علی الصلوٰۃ کہے تو مقتدیوں کو اس وقت کھڑے ہونا چاہیے۔

نمبر 4۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد نمبر 1 ص 140 تبصیر پڑھنے والا حنفی علی الصلوٰۃ پر پہنچے اس وقت مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہئے۔ شان وہ جس کا دشمن بھی اقرار کرے اب دیوبند کے علماء کا فتویٰ بھی نہیں ماننے حنفی سنی کا بھی نہیں تو وہابی کا مان لو اور تقلید کا قادیانہ گروں سے اتار دو۔ جواب دو۔

جماعت ثانی کا مسئلہ فقہ حنفی میں موجود ہے

سنی: جناب یہ بورڈ پر لکھا ہے کہ فقہ حنفی میں جماعت ثانی جائز نہیں حوالہ دو۔

دیوبندی: آپ ہمارے لکھنؤ کے پاس جائیں وہ بتائیں گے حوالہ۔

سنی: بورڈ یہاں لگا ہے اور پوچھنے مفتیوں کے پاس جائیں کیا خوب۔ آپ امام

جیسا قاری جیسا مدرسہ چھار ہے جہاں آپ کو حوالہ معلوم نہیں۔

دیوبندی: بس آپ اُن کے پاس جائیں یہ تو کچھ لکھا ہے درست ہے۔

سنی: لیکن حنفی مسلک میں جماعت ثانی کی اجازت ہے، اذان و اقامت نہ ہو

اور امام کے مصلے سے ہٹ کر جماعت ثانی کی اجازت ہے۔

دیوبندی: یہ بحث آپ ان سے کریں ہمارے لئے جو لکھ دیا وہ کافی ہے۔

سنی: حیرت ہے فقہ حنفی کے خلاف لکھ کر حنفی حنفی کا دعویٰ کرتے ہو۔

دیوبندی: آپ کون ہیں کہیں سے آئے ہیں کیا نام ہے۔

سنی: یہ بھی فقیر آپ کے منہوں کو تار سے گا آپ کا کیا فائدہ پوچھنے کا؟

دیوبندی: اب آپ بیٹے جائیں مجھے بچوں کو سنل پڑھانا ہے۔

سنی: فقہ حنفی کا سبق بھی پڑھ لیں جماعت ثانی کے حوالے سے۔

نمبر ۱۔ دارالکام، قاضی خان، شرح تجرید الاہیاء، رد المحتار، حلیہ النکلی شرح
مدیہ المصلی، شرح الجمع، ذخیرہ الفقہ، فتاویٰ ہندیہ، حاشیہ بحر العلوم، تاج
خانہ، شامیہ، بزازیہ، ملقط ان سب میں جماعت ثانی محلہ کی مسجد میں
اذان کے بغیر اور محراب سے ہٹ کر جائز ہے۔ اھدق ہے۔ بعض نے
اجماع لکھا ہے۔

اب اھدق، جواز اور اجماع کے خلاف وہابی تو کر سکتا ہے حنفی کن نہیں۔ حنفی کا
روپ دھا کر وہابیت پھیلائے، والو اجماع پر وہ چاک نہ دگیا۔

ننگے سر نماز کا حکم

سنی: وہ عمل جو ہمیشہ ہوسنت کہلاتا ہے اور جو بعض دفعہ عمل آودہ جواز کی دلیل ہے مگر سنت نہیں۔ معذور، مسافر اور حج کے احکام اس کے علاوہ نماز میں سر ننگا رکھنا خلاف سنت ہے۔ نئی نسل اپنے بال خراب ہونے کی وجہ سے ٹوپی یا عمامہ نہیں استعمال کرتے دوسرے وہابی حق کی عقل پر پردہ ہے وہ سر پر پردہ نہیں کرتا چاہتے۔

وہابی: حدیث میں ایک کپڑے میں ننگے سر نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا۔

سنی: اس کی وجہ بھی پڑھ لینے کے بعض کے پاس ایک ہی کپڑا یعنی لبہا کرتا تھا۔ بعض نے جواز کے لئے کیا، سنت نہیں، اب سب کو کپڑے میں سر ہیں وہ اس پر کیوں عمل کرے خود اس حدیث پر وہابی بھی عمل نہیں کرتے ایک کرتا بہن کر نماز پڑھیں۔ آدھی حدیث پر عمل آدھی حدیث پر عمل غائب یہ کوئی حدیث میں ہے۔ وہ بھی حدیث ہے کہ کبہہ کے وقت بعض کے جسم پر ستر پوشی نہ ہوتی تھی۔ یہ بھی حدیث ہے کہ ایک کپڑا گلے میں باندھ کر نماز ادا کی گئی۔ اگر کپڑوں میں توبہ کپڑوں اور سر ڈھانپ کر ٹوپی یا عمامہ پہن کر سنت اور افضل ہے، نماز کا ہونا اور بات ہے نماز کا سنت اور افضل ادب سے پڑھنا اور بات ہے۔ اگر ایک شخص کے پاس بالکل کپڑے نہ

ہوں وہ ننگا نماز پڑھے، کھڑے ہو کر نہیں بیٹھ کر پڑے نماز تو ہو جائے گی۔ مگر اس کو دلیل بنا کر اور کپڑے ہونے کے باوجود کون عمل کرے گا؟ وہابی: ہمارے لئے تو یہی سنت ہے۔

سنی: اگر یہ سنت ہے تو عمامہ اور ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا فرض ہوگا، اس طرح تو تم فرض کے تارک ہوئے یا نہیں؟ بٹاری شریف میں ہے سحابہ اور تابعین عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے۔ وہابیوں کی سنت تو ایک کپڑے میں نماز پڑھنی چاہیے اس پر عمل کیوں نہیں؟ آج وہابی دیکھتے ہیں کہ نماز کیوں پڑھ رہے تارک سنت کیوں ہو رہے ہیں۔

وہابی: میں تم سے بعد میں بات کروں گا۔

سنی: جب جواب نہیں ہوتا تو یہی کہہ کر جان چھڑا کر بھاگتے ہو۔

اذان اور اقامت کے درمیان

اعلان کو تشریب کہتے ہیں

اذا ان اقامت کے درمیان اعلان کو تھویب کہتے ہیں تاکہ تھویب سے لوگ جماعت میں شریک ہو جائیں۔

نحویہ کے مختلف طریقے ہیں الصلوٰۃ، الصلوٰۃ فی الصلوٰۃ، الصلوٰۃ علیک
رسول اللہ۔ یہ غفلت، سستی، جمود لئے والوں کے لئے یاد دلانا ہے وہ بار اطلاع دینا
معتقد ہے اس کے مغرب کی نماز کے چونکہ یہ فوراً اذان کے بعد جمعاعت ہوتی ہے۔
یہ جائزہ و ثواب کا کام ہے۔

دیوبندی: یہ اعلان ہم نے کسی مندریٹ میں نہیں پڑھا۔

سختی: اپنی جڑوں سے قطعاً احناف میں موجود ہے آنکھیں کھولی کر دیکھ لو۔

ایوب ہندی: جب تک ان سے اطلاع ہوگئی اور کونسا اعلان کریں۔

مسلمان کا کام ہر وقت نیکیاں ادا کرنا ہے نماز پڑھنا اچھا اس کا ذکر بھی اچھا

ایچ بی وی گھڑائی کا کاروبار ہے۔

نی صرف یہ جان نہ ہونا اور قہ میں ہونا الگ بات ہے اگر کوئی عمل کرے اس کو

اچھا سمجھو، جب فقہ میں ثبوت ہے تو اعتراض کیوں؟

دیوبندی، آخرفقہ کی کوئی کتابوں میں ہے۔

سہی : حوالہ دیکھو۔ نور الایضاح، شرح نور الایضاح، کتبخ الدقائق، مراقب الفلاح،

مطھادی، شرح کنز الدقائق، مشقی الامور، رد المحتار، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ

تقاضی حالت، قضاوی سرانہ

۱. پو ہندی: مکر و پو ہندی کتب میں ہے۔

سنی! آخر ہو چکے وہابی فقہ خنئی کو چھوڑ کر اپنے مولوی کی بات مانتے ہو، مدرسہ

داؤد کا فتویٰ بھی ہے۔ اہل لازی منتہی جلد نمبر 1 اور نمبر 2 ص 70 پر بھی



دیکھو بھئی: میں دیکھ کر آتا ہوں۔

سنی: دو سال ہو گئے ابھی تک دیکھ رہے ہیں شاید راستہ بھول گئے۔

جھاڑ پھونک تعویذ میں اثر ہے

دہائی: ان چیزوں میں کوئی فائدہ نہیں یہ شرکیہ منتر ہیں۔

سنی: قرآن میں شفاء ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں سب میں شفاء ہے منتر جتر کے ہم بھی مخالف ہیں جو شرع کے خلاف ہے مگر جو شرع کے مطابق ہے وہ تو مانو۔

دہائی: ایسے عملیات سنتے اور دیکھتے ہیں جو نہ قرآن میں نہ حدیث میں۔

سنی: جو قرآن میں ہے وہ بھی تم نہیں مانتے اور بزرگوں کے عمل کہاں مانو گے۔ جن عملیات کو تم شرک شرک کرتے ہو وہ تمہارے علماء نے بھی لکھے ہیں۔

دہائی: ہمارے کونے عالم نے تعویذ بنائے ہیں۔

سنی: صدیق حسن خان، وحید الزماں اور شامہ اللہ امرتسری کی کتابوں میں دیکھو اگر نہ ملے تو میرے پاس آ جاؤ فقیر نکال کر دکھا دے گا تو یہ کر لیتا۔

دہائی: اس اللہ ہی ہے جو شفاء دیتا ہے۔

سنی: اس کا کون انکار کرنا ہے بے شک حقیقی شفاء دینا اللہ کا کام ہے، آج ڈاکٹر سے دوا گولی، انجکشن لینے ہو کیا سمجھتے ہو۔ اس طرح حاکم اللہ ہے مگر حج کا حکم ماننے ہو کیا سمجھ کر۔ اپنی مرضی سے اپنا کام نبھیں جائے تو سارے تعویذ بہکن لینے ہو مان لینے ہو اور مطلب نکل جائے تو انکار کر دیتے ہو۔

سنی: میں ایسا نہیں کر سکتا۔

سنی: کئی دہائی حضرات پر اولاد مانگنے، شفا، مانگنے چلے جاتے ہیں۔

دہائی: میں نہیں ماننا کہ دم وغیرہ میں اثر ہو۔

سنی: میں نہ مانوں گی گولی کھا رکھی ہے، یہ لا علاج مرض ہے، ہم کو صحابہ کرام کا طریقہ ماننا ہے وہ اپنے بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنے دم کرتے تھے۔ آج جاپان والوں نے بھی تحقیق کر کے مان لیا کہ ایک پانی پر فاتحہ پڑھ کر دم اور ایک پانی سادہ تھا دم کیا ہوا پانی میں تا شیر اور ملافت، شفاء تہدی لی دیکھی گئی، یہ بات تو غیر مسلموں نے مان لی اور تم کلمہ پڑھ کر بھی منکری رہے نفوس تم پر واقعی ایمان اور ہابیت خد ہیں، جمع نہیں ہو سکتیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری اور پیر کرم شاہ صاحب مان گئے

دیوبندی: ان دونوں حضرات نے اعلیٰ حضرت کے قانونی مشن میں کیا۔
سنی: جب یہ دونوں حضرات متنازعہ ہو گئے تو ہم پر جھٹ بھی نہ رہے اور کسی سکتے
ماننے سے شرعی فتوے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔
دیوبندی: پیر صاحب نے شذریہ الناس کی تعریف خوب کی ہے۔

سنی: پیر صاحب نے رجوع امر کے جو کلمہ کہ توجہ دلانے سے اس کتاب کے
خطرناک نتائج کمرتب ہوئے ہیں۔ کیا دیوبندی ماننا گئے قانونی کی کتاب
میں خطرناک نتائج ہیں۔ اور یہ بھی مان لو کہ طاہر صاحب نے یہ یہ کو کافر
ثابت کیا ہے۔

دیوبندی: یہ دونوں باتیں تو ہم ہرگز نہیں مان سکتے۔
سنی: جب تم کو فائدہ نہیں تو ہم کو کیا نقصان ہوا، بلکہ حسام الحرمین کا فتویٰ اہل
اور ہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوبندی: ان دونوں نے کہا کہ حسام الحرمین کے فتویٰ کفر کا زمانہ گزر گیا۔
سنی: جب یہ یہ کو کافر کہنے کا زمانہ ہے تو دینی کو کافر کہنے کا زمانہ ہے تو حسام

الحرمین کا زمانہ بھی ہے اور ہے گا قیامت تک۔ حالانکہ حسام الحرمین میں
پانچ پر کفر کا فتویٰ ہے چار دیوبندی اور ایک قادیانی سرزا مرید، دو تو ادھما
نوی حسام الحرمین میں قادیانی کفر پر پوری امت متفق ہے۔ دیوبندی
بھی متفق ہیں، جب قادیانی پر کفر کا فتویٰ غلط نہیں زمانہ گزرنے سے یہ تھوڑا
باقی پر بھی فتویٰ کفر غلط نہیں۔ یہ بات سوچو؟ آج علماء اہلسنت کا اعلان ہے
کہ حسام الحرمین پر فتویٰ غلط ثابت کرو دیوبندی اکابر کا ایمان ثابت کر کے
دکھاؤ۔ لیکن گستاخوں پر خدا کی مار ہے جو بھی آتا ہے وہ بھی کفر کے گڑھے
میں گر جائے گا۔ اور اکابر دیوبند کا کفر اپنی جگہ پر قائم ہے آؤ مکر دیکھو آؤ سر
میدان بنو۔ اگر حسام الحرمین میں قادیانی پر کفر کا فتویٰ کوئی ثبوت ثابت نہ
دے تو ہم سوچتے پر مجبور ہوں گے اور یہ دنیا کا کوئی مرد قادیانی کا کفر نہیں بنا
سکتا بلکہ سوچ بھی نہیں سکتا تو باقی کو بھی سمجھ لو۔

دیوبندی: قادیانی کچے فرائیں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

سنی: یہ حسام الحرمین کی شان کہ یہ دیوبندی بھی مانتا ہے یہ فتویٰ حق ہے ان دو
صحابین پر اہل سنت کے فتوے ہیں وہ ملاحظہ کرو پھر بات کرو، اہل سنت
سے بغاوت کرنے والوں کا حال تنہیدی جائزہ مع اہم فتاویٰ اور قلم غلام
مہر گلزوی کی معرکہ ذہب پڑھو۔

مناظرہ نمبر ۲۳

شیعہ مذہب والوں کا

اہل سنت پر بھیبانک الزام

شیعہ: یزید کو خلیفہ برحق مانتے ہیں اہل سنت و جماعت والے تاریخ خلفاء و کتاب میں۔
سنی: بھتان ہے اگر وہ وہی بھندی وہاں کو اہل سنت کبھ کرہار سے کھاتے میں ڈال رہے
ہیں تو یہ بھالت ہے، کیونکہ وہاں مذہب میں یزید ملعون کو امام اور جنتی کھلا ہے۔

شیعہ: یہ تو مان لیا وہ آگ ہیں، سنی اور بریلوی آگ ہیں مگر تاریخ الخلفاء اہل سنت کی
اصلی کتاب ہے۔

سنی: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ بے شک اہل سنت ہیں اور انہوں نے یہ
تاریخ بیان کی ہے، اور ایک حدیث کی تشریح جو کہ بارہ خلفاء امیر سے متعلق ہے اور یہ
حدیث شیعہ کتب میں بھی اور وہ بارہ قریشی ہو گئے اس پر تمام حقائق ہیں۔ مگر کون سے تو
ایک قول میں یزید کو کھلا۔ اس نظریہ کے تحت کہ حاکم امیر خلیفہ بن گیا، مگر کیسا تھا یہ بھی تو
دیکھو۔ یہ قول صفحہ نمبر ۱۱ پر ہے اور اسی کتاب میں صفحہ نمبر ۱۲ پر وہ سرائی اور فیصلہ ہے
جس میں یزید نہیں تیسرا یہ کہ علامہ صاحب نے یزید پر لعنت کی ہے اس کے ظلم اور قتل
حسین جی وہ سے۔ پھر ایسا الزام لگانے پر افسوس ہے جبکہ اہل سنت متفق ہیں یزید کو
لعنتی کہنے پر ابھ بعض نے تو کفر کا فتویٰ لگا دیا ہے۔

شیعہ: پھر کیوں انہوں نے خلفاء میں شام کیا ہے۔

سنی: یہ ان کی ذاتی تشریح ہے۔ اہل سنت کا متفق فیصلہ نہیں اگر حاکم اور خلیفہ کہنے سے
کوئی برحق بن جاتا ہے تو یہ بات شیعہ کتب میں بھی ہے۔ کیا شیعہ بھی صرف یزید کے
ذکر سے خلیفہ برحق مان لیں گے تو ہم یزید کا بطور حاکم امیر خلیفہ دکھانے کو تیار ہیں۔
بلکہ یزید کو کیا کیا کھلا۔

شیعہ: ہماری کتب میں یزید کی تعریف وغیرہ نہیں ہے۔

سنی: تھوڑی سی سیر کرادوں، مختصر عبارت دیکھیں۔ سرائی و گو میں نے کر یزید اپنے
رخسار بیٹے لگا۔ (ماتم کرنے لگا) اور کہتا تھا کہ مجھے امام کے قتل سے کیا غرض، (مثمل
اہل تحف صفحہ نمبر ۱۱۳۹)

نمبر 2۔ یزید نے کہا کہ ابو سراج پر لعنت ہو اللہ کی، اور ان کو (امام) کو پھانے کی
کوشش کرتا۔ (ارشاد شیخ مفید)

نمبر 3۔ یزید نے اہل بیت کو قہقہے چھو دیے، (مثمل اہل تحف)

نمبر 4۔ امام زین العابدین اور ان کے بھائی حضرت عمر کو ایک ساتھ کھانے پر بلاتا۔
(اخبار الطوال)

نمبر 5۔ امام نے یزید کا دوا لاکھ شہال ہوتا قبول کیا اور خیرات کر دی۔ (حلیہ ابرار)

نمبر 6۔ امام حسین نے فرمایا (بقول شیعہ) مجھے یزید کی بیعت کرنے دو۔ (تحفیں
الطائی)

نمبر 7۔ امام زین العابدین نے فرمایا کہ میں تیری (بیعت) والی بات مان لیتا ہوں
میں مجبور غلام ہوں تیری مرضی مجھے اپنے پاس رکھ لے یا کسی کے ہاتھ بیچ دے۔
(روضہ کانی) حوالے غلط ثابت کرنے والے کو ایک لاکھ روپے انعام۔

دیوبندی دعویٰ اور منہ توڑ جواب

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے نور کو تمام اشیاء سے پہلے تخلیق فرمایا۔ اس کو حدیث نور بھی کہتے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق علیہ الرحمۃ نے نقل کیا۔ اس پر دیوبندی نے دعویٰ کیا حدیث دکھاؤ انعام حاصل کرو۔

سنی: انعام تو کوئے کا تو رمہ کچھ کے کھا لو، حدیث دکھانے کو تیار ہیں۔

دیوبندی: ہمارے حبیب الرحمن دیوبندی نے نہ مصنف شائع کی اس میں کہاں ہے۔

سنی: یہ بہار سے تھے کہ اپنے عقیدہ کے خلاف حدیث نکال کر اصل نسخے سے اور کتاب شائع کر دی۔ اور تم بغلیں بچانے لگے کہ یہ حدیث ہے ہی نہیں۔

دیوبندی: اگر اصل نسخے میں होती تو انڈیا کے مولانا اس کو نقل کرتے۔

سنی: دیوبندی خیانت میں مشغور ہیں جو مرضی نکال دیں جو مرضی ڈال دیں بلکہ من گھڑت کتابوں کے نام دینے حوالے کے لئے مکررہ کتابیں دنیا میں بھی بیچتے ہیں۔

دیوبندی: میرا دعویٰ ہے کہ یہ حدیث اس کتاب میں نہیں۔

سنی: کیونکہ اصل کتاب ہاتھ کی لکھی ہوئی مطبوعہ نہیں تھی اور علماء نے اس کے حوالے دیئے انڈیا کے مولوی نے کتاب شائع کرنے کے بہانے وہ حدیث نکال دی۔

دیوبندی: صرف تمہارے علماء کو دستیاب ہوئی اور کسی کو کیوں نہ ہوئی۔

سنی: تمہارے تھاوی نے بھی یہی حدیث نقل کر کے یہی حوالہ دیا کیا سمجھے۔

دیوبندی: یہ حدیث بیان کرنا جھوٹ ہے۔

سنی: تھاوی کا جھوٹا ہونا مان لو۔ تم کو معلوم ہے مصنف کتاب کی کتنی جلدیں ہیں۔

دیوبندی: وہ پانچ چھ ہیں۔

سنی: سبحان اللہ جس کو یہ بھی معلوم نہیں یہ منہ اور یہ دعویٰ۔ ارے اجلہ میں ہیں۔

وہابی جیسے غیر مقلد نے حدیث کو تسلیم کر لی مگر راوی پر جرح کر دی۔ جس کا جواب علامہ کاشف مدنی صاحب نے غلطی محاسب کے نام سے شائع کیا ہے۔ اب تم شرافت نہ آؤ اور اپنے دعویٰ کا منہ توڑ جواب مصنف کتاب سے دیکھ لو۔

دیوبندی: میں کل آؤں گا۔

سنی: مگر اس بے کل کی کل نہ ہوئی یہ گشددہ ہے کسی کو ملے تو اطلاع کریں۔

میڈیا چینلز والوں سے مناظرہ

میڈیا والے: ہم بھی دین کا کام کر رہے ہیں۔

سنی: کون سے دین کا کام ہے؟ بدعتیہ ہے دین مولویوں کو جلاتے ہو عوام میں گمراہی پھیلاتے ہوں گا دیا بل تم پر بھی ہوگا۔

میڈیا والے: ہم تو مفتی حضرات کو جلاتے ہیں۔

سنی: یہ مفتی ہیں انہوں نے عورتوں کے سامنے بیٹھ کر منہ اور بال کھول کر عورتوں کی حالت اور سامنے بیٹھ کر کونسا مفتی ہے جو دین کا کام کر رہا ہے۔

میڈیا والے: اسٹنٹ بڑے پروفیسر اسرار لڑ کر شتادف کر آیا۔

سنی: غلط تراجم غلط مسئلے بیان کرنے والوں کو جلاتے ہوا انتہا اب لے گا۔

میڈیا والے: جب مفتی صاحب کو اعتراض نہیں کیا تم مفتی سے بڑے عالم ہو۔

سنی: ایک طالب علم ہونے کے ناطے ہم میں غیرت ہے تو مفتی میں کتنی غیرت ہو گی۔ مگر انہوں نے طالب علم سے بھی کم غیرت ہے ان مفتیوں میں جن کو شرم نہیں۔

میڈیا والے: ہم نے دنیا کو علم پھیلائے گا کھل مارا دے کیا ہے۔

سنی: کمرشل ایڈ کے ذریعے کمائی کرنے والے اتنا بھی احساس نہیں ہوتا کہ لوگ کمرشل ایڈ دیکھتے ہوئے کونستے ہیں بلکہ مسائل بھول جاتے ہیں اور زیادتی

یہ بھی کرتے ہیں کہ ایک مسئلہ پوچھنے والے کو جس کا نمبر ہے خواب دینے کی بجائے دوسروں سے سوال پوچھتے اور سنتے ہیں۔ کسی مفتی کو تو مفتی نہیں کہ ان کو غلط حرکتوں سے روکے۔

میڈیا والے: ہم دین و دنیا دونوں کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔

سنی: ہم آپ کی دنیا کی معلومات سے انکار نہیں کرتے خدمات بھی مانتے ہیں مگر غلط کام سے بچنا چاہیے مثال کے طور سے فلسطین کا شہر رامہ ہے اس کو رام اللہ لکھتے ہو یہ بحال اور گناہ ہے۔ اسی طرح وہابیوں کو اہل سنت کہتے ہو جو ظلم ہے تم کو مسلم اہل سنت کا ظلم نہیں تو معلوم کرو۔

میڈیا والے: ہم نے عورتوں کو پردہ کے مسائل سے آگاہ کیا۔

سنی: عورتوں کا پردہ اور کمرشل ایڈ میں لڑکی بال کھول کر شہسپ کے ایڈ ہیں جو دکھائی ہے یہ کونسا پردہ ہے؟ یہ تو مذاق ہے کہ ایک طرف پردہ کے احکام اور پھر پردہ کا مذاق بھان اللہ۔

میڈیا والے: وہ تو وہ تو ہم۔

سنی: مجبور ہیں دنیا کی کمائی کے خاطر۔ انہوں نے کاش خدا کا خوف کر لیتے دین کا مذاق مت اڑاؤ۔

سجدہ میں جاتے وقت

ہاتھ زمین پر رکھیں یا گھٹنے پر

دہابی اور نام نہاد جماعت المسلمین سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ پہلے رکھتے ہیں اور پھر گھٹنے رکھتے ہیں۔

سنی: جب صحیح حدیث موجود ہے تو اس کے خلاف کیوں۔ حضرت وائیل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا آپ سجدہ میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے اور جب سجدہ سے اٹھتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ابو داؤد و ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، امام ترمذی نے فرمایا کہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث مسلم شریف کی شرط پر صحیح ہے اور ابن حبان نے بھی صحیح قرار دیا۔ بحوالہ مشکوٰۃ شریف۔

دہابی: یہ حدیث سخت ضعیف ہے۔

سنی: اسے بڑے محدثین حدیث کو صحیح جانتیں اور جنہیں حدیث کے خلاف عمل کر کے نکالے گا۔ جو تمہارے خلاف ہے وہ ضعیف ہے شرم کرو اور خود ضعیف پر عمل کرتے ہو۔

دہابی: اونٹ کی طرح بیٹھنے سے منع کی کوئی حدیث صحیح نہیں۔

سنی: تم اونٹ کی طرح بیٹھتے ہو اس لئے صحیح حدیث کا انکار کر دیتے ہو اگر حدیث حسن ہے تو اس پر عمل سے کس نے روکا ہے اور مرسل حدیث بھی عمل کے لائق ہے اور اثر سے بھی تائید ہے۔

دہابی: ان حدیثوں میں سخت ضعف ہے۔

سنی: صحیح حدیث حسن حدیث کے بعد دیگر ضعیف روایت مل کر بھی قوی ہو جاتی ہیں۔ محدثین کے عمل اور راست کے عمل سے بھی حدیث قوی ہو جاتی ہے۔ اب تمہارے لئے قویہ موت ہے یا نہیں؟

دہابی: جو آخری فعل ہو حضور ﷺ کا وہ عمل کے قابل ہے۔ جیسے حضرت وائیل بن حجر جناب یہ حدیث مذکورہ حضرت وائیل بن حجر سے روایت ہے اور تم بھی مان رہے ہو کہ وہ آخری دور میں مدینہ منورہ تشریف لائے اب کیا رکاوٹ ہے عمل کرنے میں۔

دہابی: جب ہم حدیث کو صحیح ہی نہیں سمجھتے اونٹ کی طرح بیٹھنے والی پھر ہم اونٹ کی طرح کیسے بیٹھتے ہیں؟

سنی: حدیث سمجھنے کے لئے ایمان اور علم چاہئے اور وہ تمہارے پاس نہیں۔ اگر مسند امام اعظم پڑھ لیتے تو معلوم ہو جاتا کہ اونٹ کی بیٹھنے کی طرح ممانعت بھی پھر مسوخی ہو گئی اس لئے وہ روایات جس میں ہاتھ پہلے رکھنے کا ذکر تھا صحابہ دیکھ کر کرتے تھے پھر آخری طریقہ گھٹنے پہلے رکھنے اور ہاتھ بعد میں رکھنا ہوا۔ پھر تمہاری حدیث دانی کو دیکھ کر گدھ بھی روتے ہوں گے۔ بعض احادیث میں تمہارے کا ذکر ہے جو حجاز کے لئے بوڑھے افراد کے لئے ہے۔ کیا سمجھ؟

قرآن کریم میں سب کچھ ہے

دیوبندی: اگر قرآن میں سب کچھ ہے تو حدیث و فتویٰ کی کیا ضرورت ہے؟

سنی: حدیث اور فتویٰ بھی قرآن سے ہی نکالے گئے قانون ہیں اور قرآن میں انہماؤ ذکر ہے تفصیل حدیث و فتویٰ میں ہے۔

دیوبندی: اسی طرح اجراء و قیاس شرعی کہاں ہیں؟

سنی: ان کا ثبوت بھی قرآن میں ہے یہ کوئی اوگ علم نہیں جس کا تعلق قرآن سے نہ ہو صرف تفصیل سے احکام کا ذکر ان علوم میں ہے مگر سب عادم قرآن سے نکالے گئے ہیں۔

دیوبندی: مگر امام اعظمؒ کے اجتہاد قرآن نہیں کر سکتے۔

سنی: اجتہاد بھی قرآن سے ثابت ہے جب تعلق قرآن سے ہے تو انکار کیوں؟ جس قانون کو قرآن سے نکالا گیا اس کا نام بھی ایس گے اور یہ بھی مانیں گے کہ سب کچھ قرآن میں ہے۔

دیوبندی: ہر ہر چیز کا ذکر کہاں ہے؟

سنی: سبحان اللہ۔ ایک آیت کا مفہوم ہے کہ ہر چیز بخوبی ہو یا بڑی ہو قرآن میں ہے دوسری آیت کا مفہوم ہے کہ کوئی چیز خشک ہو یا تر ہو قرآن میں ہے۔ تیسری آیت کا مفہوم ہے کہ کوئی چیز بھی ہو اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ کیا

اس پر تمہارا ایمان نہیں۔

دیوبندی: ایمان تو ہے مگر ہر چیز کا ذکر ملتا نہیں۔

سنی: غور و فکر کرو اور کسی قرآن والے کی صحبت اختیار کرو، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات پڑھو۔ شاید مل جائے اگر کچھ بھی نہ ملے تو فقیر کے پاس آ جاؤ جو چیز کو جسے قرآن سے نکال کر دکھائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوبندی: حیرت ہے آپ نکال کر دکھاؤ گے۔

سنی: انشاء اللہ! اشارۃً ہر چیز کا ثبوت نکال کر دکھا سکتے ہیں اور قرآن کے قانون اصول تفسیر سے یقیناً مل جاتا ہے ڈھونڈنے والا آدنا چاہئے، جب ذرہ ذرہ کا ذکر ہے تو کیوں نہیں ملے گا؟

دیوبندی: کون سا پرندہ کتنے اٹھ سے دیتا ہے کونسا درندہ کتنے بچے دیتا ہے یہ کہاں ہے۔

سنی: اور اس کے علاوہ بھی سوچ لو وہ بھی قرآن کے اصول سے نکال کر دکھائیں گے انشاء اللہ! آپ تشریف لائیں اور دیکھ لیں۔

جماعت غیر اسلامی سے داڑھی پر مناظرہ

سنی: ایک مشت (چار انگلی) داڑھی رکھنا واجب ہے منڈانا حرام ہے۔

جماعتی: داڑھی رکھنا سنت ہے ہاں منڈانا حرام ہے۔

سنی: سنت طریقہ کی وجہ سے کہتے ہیں حکم واجب کا ہے جیسے قربانی کو سنت ابراہیمی

کہتے ہیں مگر واجب ہے۔ جب منڈانا حرام ہے تو اس کے مقابلہ واجب

ہے حیرت ہے علم سے کورے ہو۔

جماعتی: داڑھی بڑھاؤ مگر کتنی یہ سناؤ کیسے پتہ چلے۔

سنی: جب صحابہ کرام چار انگلی سے زیادہ کرواتے تھے ان کا عمل ہی مرفوع حدیث

کے حکم میں ہے ایسا حکام صحابہ کرام اپنی مرضی سے نہیں کرتے تھے۔

جماعتی: مگر واجب کے لئے امر کا صیغہ ہونا ضروری ہے۔

سنی: آنکھیں کھول کر دیکھ لو امر کا صیغہ ہے، جہر تم سنت کیوں کہتے ہو۔ بلکہ بخشی

داڑھی آدھا لٹچ بھی نہیں ہوتی اور تم اس کو داڑھی میں شمار کرتے ہو افسوس۔

جماعتی: تمہارے علماء میں طاہر القادری، سعیدی، کرم شاہ اور دیگر نے بھی سنت

موکدہ لکھا ہے۔

سنی: یہ شاذ علماء ہیں جن کو دلیل بنا کر پیش نہیں کر سکتے اور نہ ہمارے لئے حجت

ہے۔ ان کے کئی مسائل اختلافی ہو گئے جن کو کسی نے قبول نہیں کیا یہ ذاتی

رہنے ہے شرعی نہیں۔ جب قرآن وحدیث صحابہ کرام اور اجماع اہل سنت ہے

تو اس کے خلاف چلنے والا کوئی بھی ہو ہم نہیں مانتے۔

جماعتی: قرآن میں کہاں داڑھی کا حکم اور ذکر ہے؟

سنی: حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی پکڑی تھی، معلوم ہوا

کہ اگر ایک مشت نہ ہوتی تو ہاتھ میں کیسے پکڑی۔ ثابت ہوا ایک مشت

داڑھی تھی اس طرح بہت لمبی داڑھی جیسے سکھوں یا وہابیوں کی ہوتی ہے اس

سے بھی پچھا چاہئے۔

جماعتی: آپ نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا میں غور کروں گا۔

سنی: ہمارا کام بتا دینا ہے کوئی مالے یا نہ مانے زبردستی نہیں۔ تحقیقی دلائل اعلیٰ

حضرت علیہ الرحمہ کی کتاب دینی رضویہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا

دہائی: ظہر عصر اور مغرب و عشاء کی نماز اکٹھا پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

سنی: اس کا مطلب جمع حقیقی نہیں بلکہ ظہر کے آخری وقت میں پڑھنا اور عصر کو شروع وقت پر پڑھنا ہے اس طرح مغرب اور عشاء کے لئے ہے، کیا سمجھے۔

دہائی: سفر میں جائز ہے؟

سنی: جب عظیم کو جائز نہیں تو سفر میں کیسے جائز ہوں گی۔ جب نماز اپنے وقت پر فرض ہے تو ایک وقت میں دو نمازیں فرض ہونے کا ثبوت دور دور تو ہے کرو۔

دہائی: حدیث سے تو یہی ثابت ہے۔

سنی: کاش حدیث کسی ایمان والے سے پڑھ لیتے تاکہ وہ بتا دیتا کہ یہ جمع صوری ظاہری تو ہو سکتا ہے مگر حقیقی نہیں۔

دہائی: اس کا فائدہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مسجد جا کر دو نمازوں کو پڑھ لیا جائے بار بار جانے کی زحمت نہ ہو۔

سنی: سبحان اللہ۔ ارے نماز اپنے وقت پر فرض ہے وقت سے پہلے کیسے پڑھو گے اور اگر زحمت سے بچنا ہے تو ایک ہی جگہ میں پانچوں نمازیں پڑھ لو بار بار جانا نہ پڑے گا مگر یہ طبیعت ہے شریعت نہیں۔ ہر بار مسجد میں جانا ثواب

ہے سلت ہے۔ تم کو زحمت نظر آتی ہے۔

دہائی: حضور ﷺ نے جمع صلا تین کو امت کے لئے آسانی فرمائی ہے۔

سنی: آسانی تو یہی ہے کہ ایک نماز کو آخری اور دوسری کو پہلے وقت میں پڑھو مگر ایک وقت میں دو نمازیں فرض کہاں ہے کہ ادا کرو۔ ورنہ فجر میں عشاء پڑھ لیا کرو۔ ایسا کیوں نہیں کرتے، یہ بھی جمع صلوٰۃ ہے۔

دہائی: اول و آخر نماز کا وقت معلوم کرنا بہت وقت طلب ہے۔

سنی: جس کو نماز کا وقت معلوم کرنے میں دشواری ہے تو نماز پڑھنے میں سختی دشواری ہوگی۔ آؤ سنی ہو جاؤ ہر نماز کا اول و آخر وقت معلوم ہوگا آسانی سے۔ بغیر وقت میں نماز پڑھاؤ۔

دہائی: اس صورت میں وضو ایک ہی کا کافی ہے سردی کے موسم میں خاصا ناگوار گزر رہا ہے۔

سنی: سبحان اللہ کبھی آسانی چاہتے ہو کبھی زحمت ہوتی ہے مسجد میں جانے سے کبھی سردی میں وضو ناگوار گزر رہا ہے۔ شریعت پر عمل کرنے میں زحمت ناگوار کہتے اور دھمکی حدیث پر عمل کرنے کا شرم کرو۔ تم پوری سردی میں ایک وضو کر لیا کرو اور سال میں ایک دفعہ مسجد جا کر سب نمازیں جمع کرو۔ نہ زحمت ہوگی نہ ناگوار ہوگا۔ یہ تھے نام نہاد مسلمین کے مسعود صاحب کے مقتدی۔ جب مقتدی کا یہ حال ہے تو امام کا کیا ہوگا۔

مناظرہ نمبر ۷

میرا پیر قرآن وحدیث ہے

سنی: جناب مفتی صاحب آپ کے نام کے ساتھ قادری ہے آپ کے پیر صاحب کا نام کیا ہے۔

مفتی: میرا پیر قرآن وحدیث ہے اور میں۔

سنی: یہ باتیں ہم وہابیوں سے سنتے ہیں مگر آپ تو قادری ہو۔

مفتی: میں پکاسنی ہوں مگر قادری نسبت ہٹا دی۔

سنی: قادری نسبت دنیا میں بڑی نعمت ہے اور ہٹانا بد نصیبی ہے۔ غوث اعظم نے فرمایا جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔

مفتی: مگر کوئی نہ جوتوب نہ ورنہ میرا پیر قرآن وحدیث ہے تو سنا۔

سنی: حیرت ہے اسنے بڑے اکابر اولیاء و علماء اہل سنت کسی نہ کسی کے مرید ہیں ان کو معلوم نہ تھا کہ قرآن وحدیث کبھی پیر بن سکتے ہیں۔

مفتی: رانا گنج بخش جھوٹی لے فرمایا جس کو پیر نہ ملے وہ میری کتاب کشف الحجب کو پیر بنا لے۔

سنی: تو آپ کو کوئی پیر نہیں ملا اس لئے قرآن وحدیث کو پیر بنالیا تھا کہ آپ نے پیر بنالیا تھا پھر کیا ہوا؟

مفتی: آپ میرے پیچھے پڑ گئے بلا وجہ میں دنیا میں دین کا کام کر رہا ہوں اور میرا

اجتماع دوسروں کے اجتماع سے بڑا ہوتا ہے بلکہ حج سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

سنی: دوسروں کے اجتماع لاکھوں کی تعداد میں نظر آتے ہیں آپ کا کہاں ہوتا ہے۔

مفتی: ٹی وی پر مجھے لاکھوں ہاتھیں کروڑوں لوگ دیکھتے ہیں اس لئے۔

سنی: حج تو فرض ہے اور فرض کی برابری سنت و مستحب نہیں کر سکتے آپ تجدید ایمان کر لیں۔ دوسری بات حج کو دیکھنے والے ٹی وی پر کروڑوں نہیں

ارہوں لوگ ہیں پھر کبھی آپ کی بات غلط ہے۔ تیسری بات یہ کہ آپ کے ٹی وی پر دگرام میں دو یاقین کمرہ مین ہوتے ہیں اس کو اجتماع کہنے کی

جراحت کوئی ممکنہ نہیں کر سکتا۔ اسلامیہ رجوع کر لیں کیونکہ جھوٹ تکبر اور انایت اللہ کو پند نہیں۔

مفتی: ابھی تو مجھے جلدی ہے پھر کبھی آنا بات کریں گے۔

سنی: جو ابھی بات نہ کر سکا وہ بعد میں کیا بات کرے گا۔ اگر ہمت ہے تو ابھی بات کرو، جب آپکا یہ حال ہے تو آپ کے شاگردوں کا کیا حال ہوگا۔ یہ میڈیا کا

جادو اور زور زیادہ دیر نہیں رہے گا۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات، اہل سنت آپ سے بدظن ہو رہے ہیں، آپ کی باتوں کی وجہ سے شاید آپ

نے سوچ لیا کہ بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

منظرہ نمبر ۱۷

جعلی ڈاکٹروں سے مناظرہ

سنی: جناب یہ شراب کی ملاوٹ والی دغا سے بچنا چاہیے۔

ڈاکٹر: یہ علاج کس لئے ہے اور علاج کرنا سنت ہے۔

سنی: علاج کرنا سنت ہے مگر حلال چیزوں سے، حرام میں شفاء کہاں؟

ڈاکٹر: ہو سکتا ہے کہ شفاء حاصل ہو تو کھانسی میں اور بھی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔

سنی: جب حرام کسی چیز میں شامل ہو اور مقدار بھی غالب ہو تو وہ دوسری چیزوں کو بھی حرام کر دیتی ہے، ورنہ مکرہ تو ضرور ہے۔

ڈاکٹر: آپ لوگ ویسے ہی باتیں کرتے ہو علاج کرنا بھی تو ضروری ہے۔

سنی: ہم اپنی طرف سے حرام نہیں کرتے بلکہ جو شرعی مسئلہ ہے وہ بتا دیتے ہیں، علاج منع نہیں مگر حلال چیزوں سے علاج کرو شفاء ہوگی۔ کاش ہمارے مسلمان بھائی قرآن سے شفاء حاصل کرتے، شہدے کھانچی سے منہ کے پتے سے ہزلیوں سے دعاؤں سے ذکر اذکار وغیرہ سے مگر گولی کھانے کی عادت انجکشن لگانے کی عادت بنالی، اور گولی بھی وہ جو ملاوٹ والی ہوتی ہے جس سے ایک بیماری اگر چلی بھی جائے تو دس بیماریاں لگا دیتی ہے۔ صحابہ کرام ہر بیماری میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے شفاء ہو جاتی تھی۔

ڈاکٹر: جب کسی کی جان بچانی ہو تو حرام کا استعمال کر سکتے ہیں۔

سنی: مگر ہر مرض تو ایسا نہیں اس کو حرام دوا کیوں؟ جان بچانے کی صورت میں یعنی چیزیں مستثنیٰ ہیں، اب تو عام بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر: ابھی آپ جانیں بعد میں بات کریں گے۔

سنی: ہمارے لوگ مسلمان، دکر ایسے ڈاکٹروں بلکہ غیر مسلم سے علاج کراتے ہیں جیسے ہندو عیسائی، یہودی یا بدعتیہ خدا اب ہوتے ہیں۔ جو لوگ اسلام کے دشمن ہوں وہ کب مسلمان کے خیر خواہ ہو سکتے ہیں، بعض عیسائی ڈاکٹروں نے علاج کے بہانے مسلمان کو عیسائی بنالیا۔ بتائیں یہ کونسا علاج ہے؟ سوچیں۔

وہابیوں کی اذان بھی الگ ہے

- وہابی: ہماری اذان حدیث کے مطابق ہے ۹ کلمات ہیں۔
 سنی: دنیا کے مسلمان چودہ سو سال سے اذان دیتے آئے ہیں اس میں کلمات ۱۵ ہیں وہابی دو شہادتوں کو دو دو بار کی بجائے چار چار بار کہتے ہیں اول دو بار آہستہ آواز میں اور پھر بلند آواز میں اسے ترجیح کہتے ہیں۔
 وہابی: نمبرا حضرت ابو محمد درہ گو حضور ﷺ نے دونوں شہادتوں کے بعد فرمایا پھر بولوا شہدان لا الہ الا اللہ۔ اے یہ ترجیح ہے اور سنت ہے۔
 سنی: اس میں تعارض ہے، ان کی دوسری حدیث میں ترجیح نہیں، اس پر قیاس کریں گے۔ دوسرا یہ کہ یہ حدیث دوسری صحیح احادیث کے خلاف ہے اس لئے عمل نہیں کر سکتے۔
 تیسرا یہ کہ مشہور مؤذن حضرت بلال حضرت ابن مکتوم اور حضرت ثوبان رضوان اللہ علیہم اجمعین انہوں نے کبھی اس ترجیح پر عمل نہ کیا، اس لئے ان کا عمل زیادہ قوی ہے۔
 چوتھا یہ کہ حضرت ابو محمد درہ گو نے آہستہ آہستہ کلمات پڑھے اس لئے حضور ﷺ نے دوبارہ کہنے کا حکم دیا تھا، تو تعلیم کے لئے اگر دس دفعہ کہلوا یا جائے وہ الگ بات ہے اور سنت کے مطابق عمل کرنا الگ بات ہے۔

- وہابی: ابو داؤد میں حدیث ہے اذان ۱۹ کلمے اور تکبیر ستر کلمے سکھائے۔
 سنی: یہ حدیث تمہارا بھی خلاف ہے اور آدھی حدیث پر عمل کس حدیث میں حکم ہے۔ اسی طرح دیگر اعتراض کا جواب بھی یہی ہے کہ اعلان کرنے اور شروع میں سیکھنے کے لئے کہنا وکیل نہیں بن سکتا بلکہ ہمیشہ کا عمل اور آخری عمل اور صحابہ کرام کا عمل دیکھا جائے گا، اور اگر حدیث میں تعارض ہو تو قیاس سے ترجیح ہوتی ہے، درہ گو تاویل ہوگی تاکہ سب پر عمل ہو جائے۔
 وہابی: حدیثوں کو چھوڑنے سے بہتر ہے کوشش کر کے عمل کیا جائے۔
 حالانکہ بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ خواب میں اذان کا طریقہ سات صحابہ نے دیکھا اس میں دو بار الفاظ دو اقامت کے ہیں، جو اس کے خلاف ہے یا تو دو تاویل ہوگی۔ درہ گو سوچو کہ اذان الگ کلمے الگ نماز الگ کس فرقت سے تمہارا قارر رہتا ہے۔
 وہابی: کلموں کا تم سے۔
 سنی: مجھے انتظار ہے گا۔

وہابی اقامت الگ

یہ حضرات بغیر اقامت کے الفاظ ایک ایک بار کہتے ہیں یعنی تیر دھکات۔ جبکہ اسلام میں چودہ سو سال سے اقامت میں بھی دودو بار الفاظ پڑھتے ہیں۔

وہابی: بھاری و مسلم شریف میں ہے حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دودو بار کہیں اور اقامت ایک ایک بار۔

سنی: اس حدیث سے اذان دودو بار کا حکم تمہارے خلاف ہے کیونکہ تم ترجیح کے قائل ہو۔ لہذا آدھی حدیث پر ایمان یا عمل اور آدھی حدیث کے اقامت ایک ایک بار دوسرا یہ کہ تم شروع بغیر میں چار بار اللہ اکبر اور تہنیت اقامت اصل چودہ بار ہو یہ اس حدیث کے خلاف ہے پہلے اپنے وعدے کے مطابق دلیل تو لاؤ۔ دوسرا یہ کہ دودو بار کے الفاظ والی حدیث صحیح کیسے چھوڑ دیں؟ تیسرا یہ کہ یہاں اعلان اذان مراد ہے اطلاع کرنا جو ایک دفعہ ہی کافی ہے اس کے بعد وہ خواب کا واقعہ پیش آیا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ بس اذان ہی دینی ہے اور فرشتے نے اذان و اقامت دودو بار کہیں۔ اور یہ حدیث متواتر کے حکم میں ہے، حضرت بلالؓ نے پوری زندگی میں دودو بار الفاظ کہے۔ اگر کوئی ایسا نواحد حدیث کا دیکھا تو کہ حضرت بلالؓ نے ایک بار کہے ہوں مسجد

نبویؐ میں یا کسی اور موزن نے؟ وہابیو! تمہارا مذہب حق افراط و تفریط کا شکار ہے۔ جہاں اسلام کا حکم مناسب ہے تم وہاں بڑھا دیتے اور کم کر دیتے ہو۔ صبح چار بار تمہاری اسلام سے الگ ہیں۔ ہم کو انرا اہم دیتے ہو کہ درود و سلام اذان میں اضافہ ہے۔ حالانکہ درود شریف الگ ہے اذان الگ ہے۔ پہلے اور بعد کا فرق ہے الفاظ کا فرق ہے۔ مگر تم اذان کے الفاظ میں اضافہ کر کے اور اقامت کے الفاظ میں کمی کر کے کیا ہوئے؟

حضرت وہابی جواب دینے بغیر بھاگ گیا۔ اب کیا کریں۔

مناظرہ نمبر ۴۷

وہابیوں کا تین میل پر مسافر بن جانا

اسلام میں تین دن کی مسافت پر یا ۵ میل اور آبادی سے باہر جانے پر مسافر ہے جو قصر کرے گا چار رکعت والے فرض دو رکعت پڑھے۔

دہائی: بخاری و مسلم میں ہے کہ ایک دن رات کی مسافت طے کرنا بھی سفر ہے۔

سنی: یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے کہ تین میل پر مسافر بن جاتے ہو۔

دوسرا یہ کہ بخاری و مسلم میں حدیث ہے تین دن تین رات مسافر کا ذکر ہے۔ ان احادیث پر کیسے عمل کرو گے۔ تین دن کی حدیث میں ایک دن

والے پر بھی عمل ہو گیا۔ مگر ایک دن والی حدیث پر عمل کر کے تین دن والی حدیث چھوڑنی پڑتی ہے۔ ائمہ حدیث ہو کر حدیث چھوڑتے ہو۔ ہم اہل

سنت کو شش کرتے ہیں کہ احادیث پر عمل ہو جائے حدیث چھوڑنی نہ پڑے

اگر ایک دن والی حدیث منسوخ ہوئی اور تین دن والی تم نے پہلے ہی چھوڑ دی اب تمہارا تین دن پر ہوا ہو نہیں پانچویں؟ اس طرح تمہیں ہو کر چار والی دو

پڑھ لیں تب بھی تمہارا تین دن پر ہوا ہوئی۔ ایسے شک والے کام چھوڑ دو یقین والے کام کرو۔

دہائی: بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز ظہر مدینہ منورہ

میں چار رکعت اور واصلیہ میں نماز عصر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ثابت ہوا

کروا واصلیہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے جو شہر سے باہر ہے اور قصر فرماتے تھے۔

سنی: یہ حدیث بھی تمہارے خلاف ہے اس لئے کہ آبادی سے باہر قصر فرمائی، تم تو

آبادی میں تین میل جا کر قصر پڑھتے ہو یہ فرق نظر نہ آیا۔ دوسرا یہ کہ حضور

علیہ السلام حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے اور شہر سے باہر نکل کر مسافرت

شروع ہے۔ تیسرا یہ کہ یہ واقعہ ایک دفعہ کا ہے ہمیشہ جس پر عمل اور صحابہ

کرنا کا عمل ہے چار بریکت قصر ہے۔ چوتھا یہ کہ تین میل سفر میں تم شہر میں

پھر کیسے عمل کرو گے کیونکہ شہر سے باہر ہونا ہی شرط ہے، جو تمہارے خلاف

ہے۔

دہائی: آج کل جدید دور ہے دس منٹ میں تیز رفتار سواری سے شہر سے باہر ہو

جاتے ہیں۔

سنی: اس سے تم کو کیا فائدہ ہے بلکہ عاجزی نظر آرہی ہے کہ اور کچھ دلیل نہیں تو

یہ کہہ دو، چاہے کتنی ہی تیز رفتار سواری ہو والی جہاز ہو سٹاؤن میل، شہر

سے باہر تین دن کا راستہ پانچ منٹ میں طے کر لے وہ مسافر ہے قصر

پڑھے گا۔ تم مسافر نہیں پھر بھی قصر پڑھتے ہو، دو پہلے چھوڑ دیں اور دو بجی

منہ پر باروی لگیں۔

مناظرہ نمبر ۵۷

ذاکر نائیک کے شاگرد سے مناظرہ

سنی: یہ ڈاکٹر صاحب دہابی غیر مقلد ہیں یا نہیں؟

نائیک: جی ہاں یہ بات درست ہے، کہ وہ کچے دہابی ہیں۔

سنی: جناب انہوں نے ہندو کے رام چندر، کرشن وغیرہ کو نبی مانا ہے۔

نائیک: میں نے نہیں سنا کہ انہوں نے ایسا کہا ہے۔

سنی: ان کی کتاب ہدایۃ الہدیٰ صفحہ نمبر ۸۵ پر لکھا ہے، دہابی نے بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ ان پر ایمان لانا واجب ہے، نفوذ باللہ۔ جبکہ یہ کفر ہے، غیر نبی کو نبی کہنا۔

نائیک: اگر انہوں نے لکھا ہے تو تحقیق کر کے لکھا ہوگا۔

سنی: اگر آپ بھی مانتے ہیں تو تجدید ایمان اور رگرشادی شدہ ہیں تو تجدید نکاح کر لیں۔

نائیک: جو قوم کے بڑے ہوتے ہیں اس بنیاد پر لکھا ہوگا۔

سنی: ڈاکٹر کی تحقیق کیسی ہے اس سے اندازہ لگا لو کہ غلط تراجم کی تفسیر نہیں غلط مسائل بیان کرتے ہیں وہ کیا تحقیق کرے گا اور دینی بات قوم کے بڑے لوگ کی وجہ سے ہے تو قوم کے بڑے چنگیز خان، بٹلر، ہذا کو اور دیگران کو بھی جی مانتے ہو؟ اسی طرح گاؤں کا چوہدری تو مانتا ہے؟ کیا خیال ہے؟

مشرکوں کو نبی کہنا کفر ہے رام چندر، کرشن وغیرہ ساری زندگی مشرک کرتے رہے جب وہ ایمان والے بھی نہیں تو نبی کیسے ہو سکتے ہیں شرم کر دو تہہ کر دو کفر و شرک ہے۔

نائیک: اس جو ڈاکٹر صاحب نے لکھا دیا صحیح ہے۔

سنی: سبحان اللہ اگر ڈاکٹر خود کو نبی اعلان کر دے تو تم اس کا کلمہ بھی پڑھاؤ گے؟

نائیک: خاموش ہے۔

سنی: اسی طرح ہندو کتاب کو الہامی کہنا بھی بظنی نہیں ہے یہ وہ انسان کی لکھی ہوئی ہے

اس لئے کہ ان ویدوں میں گائے بچھن وغیرہ ہیں۔ اگر اس وید میں جو کہ چار ہیں ہندو بھی متفق نہیں۔ اس میں اگر اسلامی کوئی بات مل جائے تو یہ حقیقت ہے جو دشمن بھی تسلیم کرتا ہے مگر ہم انسانی کتاب کو الہامی کیسے کہہ دیں؟ خود ہندو چندریت راواہا کرشن نے بھی تسلیم کیا ہے کہ وہ انسانی تخلیق ہے۔

اور وہ چار یہ ہیں رنگ وید، بکرہ وید، سام وید، اتھرو وید۔ ہندو تاریخ قدیم ہے اور کئی حوالے ملتے ہیں گروید کی تصنیف کب کی گئی؟ نہ معلوم۔ اس لئے قطعی طور سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ کوئی کہتا ہے کہ چندرہ سو قبل مسیح بعض دو

ہزار سال اور بعض نے چھ ہزار سال قبل مسیح ان کا زمانہ بتایا ہے۔ اصل میں ہندو مذہب چوں چوں کا رب ہے۔ ہر مذہب کی باتیں جمع کر لیں۔ ان کی وید میں تو حید بھی ہے رسالت بھی قیامت بھی جنت بھی جہنم بھی نیکی بھی برائی بھی کفر و شرک بھی جمل ظلم بھی قرآنی بھی عبادت بھی پوجا بھی ایک خدا کا تصور اور ایک کرود خداؤں کا عقیدہ بھی اس لئے جین مذہب، بدھ

مذہب، آریا مذہب، منکرت مذہب، عیسائی مذہب، یہودی مذہب، نصاریٰ مذہب، بھوکی مذہب، کواکب مذہب، شمس و قمر مذہب جانوروں کی پوجا۔ کس کس مذہب کی ملاوٹ جنیں؟ فرعون کے جلانے سے آریہ قوم نے اپنے مردہ جلانا شروع کئے یہ بھی ہندو مذہب میں ہے۔ اسلام میں قیامت کے دن اٹھنے کا عقیدہ ہے۔ ہندو مذہب میں ذرا تبدیل کر کے دوبارہ جون بدل کر آنے کا عقیدہ ہے۔ اسلام کی تاریخ انبیاء کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ کیا ڈاکٹر ذاکر یزدی بتا سکتا ہے کہ رام چندر کرشنا کس کی اولاد تھے اور کس زمانے میں تھے؟ ان سے پہلے اور بعد کسی مشہور نبی کا زمانہ تھا؟ ڈاکٹر یزدی ٹائیک کا کہنا کہ ان پر ایمان لانا واجب ہے۔ محال اللہ۔ کس قطعی حوالے سے؟ کس اصول سے؟ کس ذرائع سے؟ اس مسئلہ پر ڈاکٹر یزدی ٹائیک کو کھلا چیلنج مناظرہ۔ دنیا میں جہاں چاہے بات کر لے ہم تیار ہیں۔ ورنہ اس یزدی کا کوئی شاگرد معتقد وغیرہ وغیرہ اس سے بھی مناظرہ کر لے کو تیار ہیں۔ ورنہ ڈاکٹر اعلائیہ تو یہ کہے تجھ پر ایمان و تجدید نکاح کرے۔

مناظرہ نمبر ۶

2012ء میں قیامت آئے گی

عیسائی: یہ یسین گوئی ہمارے ایک مصنف نے کی ہے اور اسکی بہت باری باتیں درست ثابت ہوئی ہیں۔

سنی: جب تک قرآن وحدیث کے مطابق ساری نشانیاں پوری نہ ہوں اس وقت تک قیامت نہیں آسکتی۔ یہ غیر مسلم کی تجربے کی باتیں ہیں ضروری نہیں کہ پوری ہوں۔

عیسائی: یہ کتاب میں ہے اس پر قلم بند ہو چکی ہے۔

سنی: یہ انسانی کتاب غلط ہو سکتی ہے بلکہ ہے اور قلم بندنا سچائی کی نشانی نہیں۔

عیسائی: تمام نشانیاں تو پوری ہو چکی ہیں اب دوسرا بعد قیامت آئے گی۔

سنی: ابھی بڑی نشانیاں باقی ہیں ان میں حضرت عیسیٰ کا نزول اور امام مہدی کا ظاہر ہونا پیدائہ ہو کر، پاجوج باجوج کا آنا، دجال کا آنا، بارہ الارش کا نکلنا، پھر تلواروں سے جنگ کا زمانہ وغیرہ جب تک یہ نہ ہو قیامت نہیں آئے گی۔ اور یہ احادیث میں ہے مسلمانوں کا ایمان ہے کہ سب کا فیصلہ، تجربہ غلط ہو سکتا ہے مگر ہر کار و عالم کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔

عیسائی: مگر اس نے بتایا کہ حرم کا مہینہ اوردس تاریخ اور جمعۃ المبارک کا دن ہوگا۔

سنی: یہ باتیں تو ہماری احادیث کی کتابوں سے نقل کی ہیں بلکہ اور بھی سن لو کہ

وقت بھی بتا دیا کہ عصر کا وقت ہوگا۔ مگر سن عیسوی اور سن ہجری نہ بتائی۔

سنی: سن ہجری نہ بتائی کہ اس کا علم نہیں ہوگا۔

سنی: حضور ﷺ کو کونسا علم کہتا ہے ایمانوں کا کام ہے ہمارے آقا کا علم مشہور ہے

اور نہ بتانے کی وجہ ہے کہ مسلمان بتکر نہ ہو جائیں کہ ابھی بہت دور ہے۔

دوسری وجہ نہ بتانے کی قرآن میں ہے کہ اچانک آئے گی ورنہ جو مہینہ دن

تاریخ وقت اور جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کچھ بتا دیا۔ نہ بتانا عدم علم کی دلیل

نہیں اور ابھی ہونہ ہو سکتی ہے۔ فضل علم ظاہر نہ کرنے کا بھی حکم ہے۔ لہذا

جیسا نبیوں کے بڑے بڑے وعدے جو نہ ہو چکے ہیں۔

سناظرہ نمبر ۷۷

جنات سے مناظرہ

سنی: تم اس بچی کا پیچھا چھوڑ دو۔

جن: نہیں چھوڑوں گا۔

سنی: کہاں سے آئے ہو۔

جن: کافین کے مزار سے۔

سنی: کس نے بھیجا ہے۔

جن: مزار والے بابائے۔

سنی: جھوٹ بولنے ہو کوئی بزرگ کسی کو شک نہیں کرتا۔

جن: تم یہ قرآن پڑھنا بند کر دو۔

سنی: اس کا مطلب ہے تم ہندو ہو۔

جن: تم کو کیسے پتہ لگا؟

سنی: جا ایمان کو قرآن سے تکلیف دیتی ہے۔ اب بتاؤ کہاں سے آئے ہو۔

جن: مرگھٹ سے جہاں مردوں کو جلاتے ہیں۔

سنی: کہا نام ہے؟

جن: رام چند

سنی: اب جانے کا کیا لوگے؟

جن: مٹھائی کھا دو بیٹ بھر کے چلا جاؤں گا۔

سنی: یہ کوئی مٹھائی کھاؤ گے کھا کے دفع ہو جاؤ۔

جن: مٹھائی کھا کر کہتا ہے کہ میں اس لڑکی کو جان سے باز دوں گا۔

سنی: اب فقیر کبھی مجبور ہے تم کو جلا کر چھوڑے گا۔

جن: تمہارے میں اتنا دم نہیں۔

سنی: مگر قرآن میں تاثیر ہے اور فقیر غوث اعظم کا ادنیٰ غلام ہے۔

جن: نہیں جاؤں گا۔

سنی: یا غوث اعظم دیکھو میرا۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شہید

جن: ابھی تو میں جا رہا ہوں، چار ہاتھوں، چار پاؤں، چار ہاتھوں۔

مناظرہ نمبر ۷

یہ کام حضور ﷺ نے نہیں کئے

ہم بھی نہیں کرتے

دیوبندی: یہ گیارہویں، بارہویں، عرس اور نیاز وغیرہ اس لئے نہیں کرتے کہ حدیث میں نہیں۔

سنی: یہ کونسی شرعی دلیل ہے اور کس نے یہ قانون بنایا ہے۔

دیوبندی: بخاری شریف میں ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں وہ کام کیسے کروں جو حضور علیہ السلام نے نہیں فرمایا۔

سنی: بخاری کی اسی حدیث میں ہے یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا یہ قرآن کا جمع کرنا خیر کا کام ہے۔ ثمن دفعہ یہ بات ہوئی آخر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میرا سید کھول دیا گیا اور وہ اس کام کے شروع پر راضی ہو گئے۔

دیوبندی: میں نے حوالہ دیا کہ یہ بات بخاری شریف میں ہے۔

سنی: جی ہاں مگر حدیث تو پوری پڑھو۔ یہ کہاں کی شرافت ہے کہ اپنے مطلب کا جملہ لے لیا اور باقی چھوڑ دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مسئلہ حل فرمایا کہ جو خیر کا کام ہو وہ کر سکتے ہیں۔ اب بتاؤ گیارہویں، بارہویں، عرس اور نیاز وغیرہ خیر کا کام نہیں یا ہیں۔ ورنہ جمع قرآن کی صورت میں اب تم قرآن کو

ہاتھ مست لگاؤ کہ یہ کام حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے نہ کیا اور نہ کرنے کا حکم کیا۔ اسی طرح انہی یہ کام شروع ہوا تھا مگر پایہ تکمیل تک حضرت عثمان غنیؓ نے پہنچایا۔

دیوبندی: صحیح قرآن الگ ہے اور نیاز وغیرہ الگ۔ سند ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ اب خیر کے کام بھی الگ الگ ہو گئے جب خیر کے کام پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور خیر کے کام پر امت کا اجماع ہے پھر انکار کیوں؟

دیوبندی: بس جو ہمارے علماء نے کہہ دیا وہ حق ہے۔

سنی: سبحان اللہ۔ وہ چاہے حق کے خلاف ہو مگر تمہارے مولوی صحابہ کرام سے نبوہ کہیں؟

اگر تیرے ان علماء سے گیارہویں، بارہویں عرص اور نیاز ایسا لٹاؤ اب دکھا دیوں پھر۔

دیوبندی: تو یہ توہمارے علماء ہم منع کریں اور خود وہ کام کریں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ سنی: یہ تو ان کی قبر پر جا کر پوچھنا اور توہم کی تلقین کرنا فقیر تو حوالہ دکھانے کو تیار ہے۔

دیوبندی: میں انہی آتا ہوں۔

سنی: مگر وہ نہ آئے اور شاگرد آئیں اگر کوئی حیوت دیکھ کر توہم کر لے تو ہم دکھانے کو تیار ہیں۔

منظرہ نمبر ۸

ہم کو بحث سے اختلافی مسائل سے منع کیا گیا ہے

سنی: کیوں منع کیا ہے۔

دیوبندی: اس لئے کہ ہمارے پاس حق ہے اور حق والے بحث نہیں کرتے۔

سنی: اگر اس لئے منع کرتے کہ عام آدمی بحث کرے گا اور کوئی غلط بات منہ سے نکل جائے تو گناہ گار ہو گا۔ مگر یہ کہنا کہ ہمارے پاس حق ہے اور نہ بتانا بلکہ چھپانا؟ اور حق چھپانا جرم ہے سخت وعیدیں اس پر موجود ہیں۔

دیوبندی: حق والے کو کیا ضرورت ہے بحث کرنے کی۔

سنی: اگر حق ہے تو بتانا ضروری ہے یہ کیا حق ہے جسے چھپانے کا حکم ہے؟ دیوبندی: ہم کو تبلیغ کرنے کا حکم ہے بحث کا نہیں۔

سنی: یہ کیسی تبلیغ ہے کہ گیارہویں حرام، نذر نیاز حرام، ہفتاخو وغیرہ حرام۔

دیوبندی: ہم کو بحث سے منع کیا ہے۔

سنی: بحث سے منع کیا ہے اور غیر شرعی فوے لگانے کی اجازت دی ہے۔

دیوبندی: میں ان کاموں کی خرابی بتاتا ہوں۔

سنی: مگر آپ کو بحث سے منع کیا ہے اپنے علماء کی نافرمانی مت کرو۔

حضرت محترم!

اتاریخ شاہد ہے کہ بدعقیدہ گستاخ بزرگان دین پر اعتراضات کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے رہے اور یہ عمل رفتی دنیا تک ہوتا رہا ہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ جہاں اعتراضات کرنے والے ہوئے ہیں وہاں ان کو منہ توڑ جواب دیئے والے لگے ہوتے ہیں اور پھر صرف اعتراضات ہی نہیں بلکہ الزام لگانے والے جھوٹ بولنے والے اپنی گستاخیوں کو چھپانے کے لیے ہر قسم کے حربے استعمال کرتے ہیں۔ حیرت تو اس وقت ہوتی ہے کہ الزام لگانے والوں کے حواسے کو جب اصلی عبارت سے ملا کر دیکھا جاتا ہے تو جھوٹ اور الزام کے ماحول کا پل کھل جاتا ہے، اتنا بڑا جھوٹ اور الزام لگانے والوں کو شرم و حیا نہیں حدیث میں سچ فرمایا ہے کہ جب تیرے پاس شرم و حیا نہیں تو جھول چاہے کر۔

اعلیٰ حضرت پر آج تک جتنے اعتراضات ہوئے ان سب کے جواب دیئے جا چکے ہیں اور ایسے جواب دیئے کہ اعتراض کرنے والوں کے منہ لال پیلے ہو گئے۔ لیکن اعتراض کرنے والوں میں ذہیت اور بے شرم لوگ بھی ہیں جو ایک ہی اعتراض کو بار بار دہراتے ہیں۔ ایسا آگتا ہے کہ ان بدعقیدوں کو بار بار دہرائے جانے میں مزہ آتا ہے۔ اگر یہی بات ہے تو ہم کو جوئے لگانے میں کوئی خرچ نہیں۔ مثال مشہور ہے کہ سر سلامت جوتے بہت۔ لہذا وہ تمام اعتراضات مختلف چھوٹی بڑی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان سب کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تاکہ کوئی بھی اعتراض دیکھ کر پاس کر کوئی سنی پریشان نہ ہو اور یہ کتاب کھول کر منہ توڑ جواب دے سکے۔

بعض اعتراضات کے جوابات مختصر ہوں گے۔ مگر منہ توڑ ہوں گے اور بعض کے جوابات تفصیلی ہوں گے جیسی عبارت ہوگی ویسا جواب ہوگا۔ ان شاء اللہ

ہم امید کرتے ہیں کہ عوام اور علماء اہلسنت اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور بخیر حضرات اس کو مفت تقسیم کرانے میں مدد کریں گے اور اہلسنت کے خطیب حضرات سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ جیسے میں اس کتاب کے خریدنے کا اعلان فرمائیں۔

اور اگر کوئی صاحب مختصر جواب کے بعد بھی تفصیلی جواب سنتا چاہے تو وہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آج تک جتنے بھی اعتراضات ہوئے ان کے جوابات اس کتاب میں ہیں، اگر کوئی بڑا اعتراض کیا گیا تو اس کو آئندہ ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

اعراض الزام کے لئے نمبر و خیرہ اور جواب کے لئے ج ہوگا۔

نمبر 1: "امام احمد رضا بریلوی اور اشرف علی تھانوی مدرسہ دیوبند سے پڑھے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کی پیدائش ۱۲۴۲ھ میں ہوئی۔ اور فارغ التحصیل ہو کر ۱۲۸۵ھ میں مسند اثناء پر روضی افروز ہو گئے یعنی چودہ سال کی عمر میں فتوے دینے شروع کر دیے تھے اور تھانوی ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ دیوبند میں داخلہ ۱۲۹۵ھ میں لیا اور ۲۰ سال بعد فارغ ہوئے۔ اس وقت تک اعلیٰ حضرت ۱۰۰ کتابیں لکھ چکے تھے۔ اعلیٰ حضرت کے بعد مفتی بن گئے

۔ جب کے تھانوی کے کھینٹے کوٹنے کے دن تھے۔ جموٹ بولنے سے شرم کرو۔ اعلیٰ حضرت کا مدرسہ دیوبند میں پڑھنا تو دور کی بات ہے دیوبند کے قریب سے بھی نہیں گزرے۔

نمبر 2: اعلیٰ حضرت کی طبیعت میں گرمی اور گفتگو میں شدت تھی۔

ج: بخاری شریف میں ہے کہ بلاشبہ حق والے کے لئے (گرمی شدت) گفتگو کا حق حاصل ہے۔

نمبر 3: احمد رضا خان نے دیوبند میں کوکا فرمایا۔

ج: شاید اعلیٰ حضرت نے ٹیلی فون کر کے ان سے کہا کہ تم کافر بن جاؤ اور وہ بن گئے۔ سبحان اللہ، گستاخیاں کر کے دیوبندی خود کافر ہوئے۔ اعلیٰ حضرت نے بنایا نہیں بلکہ بتایا۔

نمبر 4: احمد رضا خان کا رنگ سیاہ تھا۔

ج: تم سن کر کہہ رہے ہو۔ دیکھتے والوں نے بتایا کہ وہ سرخ و سفید رنگ کے مالک تھے۔

نمبر 5: احمد رضا کو اپنے والدین کا نام رکھنا پسند نہیں تھا وہ عبدالمصطفیٰ لکھتے جو کہ ناجائز ہے۔

ج: پسند نہیں کیا یہ کہاں لکھا ہے؟ وہ تو احمد رضا ہی لکھتے اور عبدالمصطفیٰ اس اناطہ فرمایا اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے حاجی امداد اللہ نے ایسا نام جائز لکھا۔ تمام امداد یہ ہیں۔ لگاؤ و تعلق حاجی صاحب پر؟

نمبر 6: احمد رضا کو شدید درد سر اور بخار ہمیشہ رہتا تھا۔

ج: شدید اور ہمیشہ اپنی طرف سے بڑھادیا۔ درود اعلیٰ حضرت کو تھا اور تکلیف تم کو کیوں؟

نمبر 7: ان کی ایک آنکھ بے نور ہو گئی تھی۔

ج: اور تمہاری دونوں آنکھیں بے نور ہیں۔ کثرت مطالعہ سے وقتی تکلیف ہوئی پھر ٹھیک ہو گئی ریاض کا مفتی ناپیتا ہے۔ بتاؤ کیا خرابی بیان کر دے۔

نمبر 8: ایک والدہ عینک سر پر رکھ لی اور تلاش کرنے لگی۔ لیان کے مریض تھے۔

ج: ایسے واقعات بھول جانے کے سب کے ساتھ ہوتے ہیں کوئی نسیان کا مریض نہیں کہتا۔ بلکہ نسیان کے مریض دیکھتے ہیں تو دیکھ دیو ہندی مولوی عامے کی جگہ پاچانہ سر پر باندھ کر لوگوں کے سامنے آ گئے۔ حوالہ محفوظ بشرط توہ۔

نمبر 9: احمد رضا کو بہت جلدی غصہ آتا تھا اور غضبناک ہو جاتے تھے۔

ج: بالکل درست اس لئے کہ غیرت ایمانی کا تقاضہ تھا اور کس پر غصہ آتا جو گستاخ ہوتا بدفقیدہ ہوتا۔ یہ تو ایمانداروں کے ثبوت ہے۔

نمبر 10: وہ اکثر گالیاں بھی دے دیتے تھے۔

ج: ان کے تحت الفاظ تم کو گالیاں لگتے ہیں شاید تم گستاخ ہو۔ اگر گالیاں دیکھنی ہیں، دیو ہندی کتاب شہاب غائب تقریباً ۱۵۰ صفحات کی کتاب ہے اور ۶۴۰ گالیاں دی گئی ہیں۔ مالا گندہ اعلیٰ حضرت نے کبھی بھی گالیوں کا جواب گالیاں نہیں دیا۔

نمبر 11: احمد رضا نے بغیر حوالے واقعات بیان کر دیئے۔

ج: ایک حوالہ دکھاؤ کہ یہ واقعہ بغیر حوالے کے بیان کیا؟ ورنہ اپنے علماء دیوبند سے پوچھو فرضی کتابوں کے من گھڑت نام صفحہ مطبوع لکھ دیا جبکہ پوری دنیا میں اس کتاب کا وجود نہیں۔ یہ دو کتابوں کے نام شہاب غائب میں حوالہ ہے۔ خزینۃ الاولیاء، ہدیۃ الاسلام۔ تمام زندہ مردہ دیوبندیوں، دیوبندوں کو دعوت عام ہے کہ ان کتابوں کو پیش کر دو اگر سچے ہیں؟

نمبر 12: احمد رضا نے انبیاء سے ہمسری کا دعویٰ کیا۔

ج: اگر حلال کی اولاد ہو تو حوالہ پیش کر دو۔ اس دیوبندی کو کس سال ہو گئے وہ حوالہ نہیں دکھاسکا۔ جھوٹوں پر لافنت۔ اگر کسی دیوبندی کے پاس ثبوت ہے تو پیش کرے۔ آؤ دیکھو کہ نبی کی ہمسری بلکہ نبی کی توہین محمود الحسن دیوبندی نے مرثیہ لنگوئی میں کی۔

۔ مردوں کو زندہ کہا اور زندوں کو مرنے نہ دیا

۔ اس مسیحائی کو دیکھیں ۱۱ ر ۱۱ بن مریم

حضرت عیسیٰ کا مجتہد تھا کہ مردوں کو زندہ کیا۔ محمد دیوبندی لنگوئی نے تو زندوں کو مرنے نہ دیا اور لطف کی بات یہ کہ خود مرکز ملی میں مل گئے۔

نمبر 13: احمد رضا خان نے صحابہ کی ہمسری کی تھی۔

ج: اس جھوٹ پر بھی ہم نے دیوبندی سے حوالہ مانگا۔ مگر پانچ سال ہو گئے وہ غائب ہیں جیسے گدھے کے سر سے بیگ۔ انڈس واپس۔ دیوبندی کی صحابہ کرام سے برابری دیکھو مرثیہ لنگوئی میں لکھا،

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کیسے عجب کیا ہے۔

لگاؤ توئی اگر سچے ہو۔

نمبر 14: احمد رضا نے چار سال کی عمر میں منظرہ قرآن مجید پڑھ لیا اور چھ سال میں تقریر کیسے کر لی؟

ج: اس پر بھی تم کو تکلیف ہے۔ اعلیٰ حضرت کا گھرانہ علی تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے جس پر ہو جائے۔

نمبر 15: احمد رضا خان کا استاد مرزا غلام قادر بیک تھا جو مرزا قادیانی کا بھائی تھا۔

ج: اس نام کے استاد سے چند کتابیں ضرور پڑھیں تھیں۔ مگر وہ قادیانی کا بھائی نہیں تھا۔ نام ملتا جلتا ہے، وہ قادیانی کا بھائی تھا نینار تھا، اور یہ مدرس اور مولوی تھے وہ چکین سال میں مر گیا۔ اور یہ استاد ۸۰ سال تک زندہ رہے۔ وہ ۱۳۱۳ھ میں زندہ تھے۔ کچھ تو شرم کرو جھوٹ اور الزام سے۔

نمبر 16: احمد رضا ابن علی ابن رضا علی ابن کاظم علی، یہ شیخ خاندان تھا۔

ج: سبحان اللہ! اہلیت کے نام پر حرکت کے لئے رکھنا شیخ بن جانا ہے تو تمام دیوبندی تیار ہو جائیں کہ دیوبندیوں، وہابیوں میں بھی ایسے نام موجود ہیں۔ اشرف علی، حسین علی، علی، امیر غلام حسین، غلام حسن، محمد باقر، محمد حسین، غلام علی وغیرہ۔ فتویٰ تیار کرو۔ اور حوالے دیکھو۔ درجہ پہلو بھر پائی میں مذکور۔ اور اعلیٰ حضرت نے شیخہ رافضی کے رد میں ۲۰ کتابیں تصنیف کیں کاش وہ پڑھ لیتے تو کچھ شرم کر لیتے۔

نمبر 17: امام بریلوی نے سخت توہین کی ہے۔ بی بی عائشہ کی شان میں۔ حدائق بخشش کتاب حصہ سوم میں۔

ج: اس قسم کا اعتراض کر کے دیوبندیوں نے پریشان کر رکھا ہے۔ ہم اس بات کا ایسا جواب دے رہے ہیں کہ دیوبندی مرقوہ کہتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت کی مستغنی حایت نہیں کر سکتے۔ ان شاء اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کا وصال ۱۹۲۱ء میں ہوا اور اس وقت تک حدائق بخشش کے دو حصے شائع ہوئے تھے۔ آپ کے وصال کے دو سال بعد ۱۹۲۳ء مولانا محمد محبوب علی قادری نے آپ کا کلام مشرقی جمع کر کے حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے چھاپ دیا پریس نا بھہ شیم بنی سے کیونکہ کتابت اور چھپائی کا سارا کام پریس والوں کو دے دیا تھا پریس میں ایک خارجی بھی تھا اس نے وہ اشعار اہم ذرا مشرکہ و ردوں کے بارے میں تھے جن کا ذکر حدیث کی کتابوں میں ہے مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف۔ خارجی کا تب نے وہ

اشعار امام ابوحنیفین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام میں شامل کر دیئے تاکہ اہلسنت کے عالم دین کو بدنام کیا جا سکے۔ اور اس حصہ سوم پر اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہوا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اعلیٰ حضرت نے حصہ سوم کو ترتیب دیا اور نہ شائع کیا اور نہ ان کے اشعار ہیں۔ لہذا یہ الزام لگانے اور جھوٹ بولنے والے پہلے تو یہ ثبوت فراہم کریں کہ یہ حصہ سوم اعلیٰ حضرت نے ترتیب دیا اور نہ شائع کیا ہوا؟ ورنہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔ اور رہی بات محبوب علی صاحب کی تو اس غلطی کی

نشانہ ہی بھی تھی بریلوی علماء نے کی تھی جن کا نام علامہ مشاق احمد نقلائی ہے۔ اور جب اس غفلت کا علم ہوا محبوب علی صاحب کو تو انہوں نے اپنی امانت کا مسئلہ نہیں ہلایا۔ جیسے دیوبندیوں نے گستاخی کر کے اپنی امانت کا مسئلہ بنالیا بار بار توجہ دلانے کے بعد بھی تو نہیں کی، مگر محبوب علی صاحب نے ۹ ذیقعد ۱۳۴۳ھ بمطابق کے ہفتہ وار اخبار میں اعلانیہ توبہ شائع کی اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور استغفار کیا۔ مگر کوئی صاحب وہ اخبار دیکھنا چاہیں تو ہم دکھانے کے لئے تیار ہیں۔ اور توبہ کے بعد گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت کے ایک سوانح نگار نے نقوی دیا کر اعلانیہ توبہ کرنے کے بعد توبہ قبول ہوتی ہے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اسے کتابی شکل میں بھی شائع کر دیا تو یہ شور مچا ہو گیا۔ اور ۱۹۵۵ء میں جب یہ ہنگامہ کھڑا ہوا تو تمام ذمہ داری محبوب علی صاحب کے اوپر ہی ڈالی جا رہی تھی۔ کسی ایک نے بھی اعلیٰ حضرت کا نام نہ لیا کیونکہ وہ یہ دیکھ چکے تھے کہ حصہ سوم اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد محبوب علی صاحب نے شائع کیا ہے۔ مگر دیوبندی تو ادھر کھائے پیئے تھے اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں وہ یہ موقع کب ہاتھ سے جانے دیتے۔ لہذا آج تک وہ نقوی کا اس گستاخی کو دیکھتے ہیں اور اعلیٰ حضرت کے مقام کو لوگوں کے دلوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔

کیا دیوبندیوں میں ایک مرد بھی ایسا نہیں جو انصاف پسند ہو حقیقت پسند ہو؟ اور وہ بتائے کہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد ان کی طرف دوسرے کی غلطی منسوب کرنا حماقت جہالت ہے شرعی اور بے غیرتی ہے یا نہیں؟

شاید یہ توبہ کا دروازہ دیوبندیوں میں ہے جب چاہے کھول دیں جب چاہیں بند کر دیں۔ تمام دیوبندیوں، دیوبندیوں کو چاہئے ہے کہ حصہ سوم حدائق بخشش اگر اعلیٰ حضرت کی زندگی میں آپ سے ترتیب دے کر شائع کرنا ثابت کر دیں ایک لاکھ روپے انعام حاصل کریں درت شرم کریں۔ ارے اپنے گھر کی خبر لو۔ قحطی نے لکھا، فضل الرحمن کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا اور پھر آرام ہونے کے بعد کہا کہ ”سیدہ فاطمہ الزہراء خواب میں آئیں اور مجھے سننے سے لگا لیا“ اچھا ہو گیا۔ جواب دو کیا نقوی ہے۔ حوالہ قصص الاکابر۔

دوسری عبارت۔ قحطی نے لکھا کہ میں نے یہ بھی خواب دیکھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر حضرت عائشہ صدیقہ کو بوقت کج حضور کے ساتھ تھی وہی نسبت ان کو ہے۔ (حوالہ۔ اضافات البیومیہ)۔
دیوبندیوں نے گستاخی نظر نہیں آتی۔ جواب دو حضور ﷺ کے ساتھ قحطی کو کیا نسبت ہے؟ اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قحطی کی بیوی کو کیا نسبت ہے؟ کیا دیوبندی کی غیرت نے جوش نہیں مارا اس پر قحطی دے یا قحطی کی توبہ دکھائے۔ اپنی گستاخیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہو شرم کرو۔

نمبر 18: احمد رضا کا مذہب رضا خانی ہے۔

ج: جس سابقہ دیوبندی سعید احمد نے جھوٹ بولا تھا وہ توبہ کر کے سنی حلقی

بریلوی بن گیا ہے۔ دیوبندیوں! تم بھی جھوٹ سے تو پہ کرلو۔

نمبر 19: احمد رضا نے بیخلاف فرقہ لگلا۔

ج: امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ قدیم مسلک شفی حنفی تھے اس کی کوہی ثناء اللہ امرتسری نے دی۔ (شیخ فوجد) اور سلیمان ندوی نے دی۔ حیات شہلی نعمانی میں اور شیخ محمد اکرام نے موج کوثر کتاب میں دی ہے۔ عبدالحی علی ندوی نے۔ زہدہ انوار میں۔

نمبر 20: احمد رضا کو فقہ میں عبور حاصل نہیں تھا۔

ج: صرف فتویٰ رضویہ پڑھ لو گیارہ جلدیں ہیں پھر بتاؤ کیا خیال ہے۔ مثلی کی اقسام سے حجت کی ۸۸ صورتوں میں اہل حق نے ۷۰ اقسام اور بیان کر دیں ہیں انہی میں سے پر عبور تھا۔ کس آج تک دیوبندی پوری جماعت میں بھی کسی کو حاصل نہیں۔

نمبر 21: احمد رضا نے امام حسینؑ کے مزار مبارک کی تصویر رکھنا جائز لکھا ہے۔

ج: ایسی تصویر کسی بزرگ کے مزار کی رکھنا جائز ہے۔ بتاؤ کیا شرعی خرابی ہے؟

نمبر 22: احمد رضا خان پان لکھتے اور حقہ پیتے تھے یہ بری باتیں ہیں۔

ج: اگر یہ بری باتیں ہیں تو فتاویٰ رشیدیہ میں گنگوہی دہلی نے پان اور حقہ کا کھانا پینا درست لکھا ہے۔ کیا خیال ہے دیوبندیوں! گنگوہی نے بری عادتوں

کا حکم دیا ہے؟

نمبر 23: احمد رضا خان نے اللہ تعالیٰ کی شان میں نازیبا کلمات کہے۔ فتاویٰ رضویہ۔

ج: وہ کلمات کس باطل عقیدہ کے سلسلے میں کہے کہ دیوبندی عقیدہ اللہ تعالیٰ

جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ۔ اس پر اہل حق حضرت نے خرابیاں بیان کیں وہ تم نے نہیں بتایا کیونکہ اس عقیدہ پر بعض دیوبندی بھی اعتقاد کرتے ہیں۔ شرم کرو۔ اگر دیوبندیوں کو اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی پر ایمان ہے تو امکان کذب سے تو پہ کرو۔

نمبر 24: احمد رضا خان کے رسائل ہی رسائل ہیں جو کتاب نہیں کہلا سکتے۔

ج: ارے تھا توئی کے رسائل کو تم کتابیں شمار کر سکتے ہو تو ہم اہل حق حضرت کے رسائل کو کتاب کیوں نہیں کہہ سکتے۔ رفیع الدین کے رسائل و صفحات کے ہو کر کتاب بن جائے تو اہل حق حضرت کے رسالہ و صفحات میں کتاب کیوں نہیں بن سکتی۔

نمبر 25: اہل حق نے ہندوستان کو دارالسلام قرار دیا جبکہ وہ دارالحرب ہے۔ لہذا احمد رضا کو معلوم ہی نہیں کہ اس کا کیا حکم ہے؟

ج: کرامت علی جوہری، نواب صدیق حسن، محمد حسین بنالوی، نذیر حسین،

نذیر احمد، قاضی، عبدالحی گنگوہی، ان سب کی کتابوں میں ہے کہ ہندوستان

دارالحرب نہیں۔ بتاؤ تم جنہو نے ہوا یہ سب کیا یہ جانتے تھے؟ قسم فتاویٰ

نے دارالحرب بھی کہا اور دارالسلام بھی کہا۔ قسم اعلیٰ معلوم کنو بات میں۔ اور

اشرف علی تھانوی دارالسلام ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ محمد مراد لاخوان میں۔

جواب دو جھوٹوں کے سردار؟

نمبر 26: احمد رضا خان کا مقام احمد رضا خان کی کتاب میں دیکھو کیا ہے؟

ج: وہ بھی دیکھا اب یہ بھی دیکھ کہ احمد رضا خان مصنف نے دیوبندی مذہب سے

ہزار کی اطلاع کر کے تپا کر اس کے تمام حوالے جھوٹے۔ غلط اور الزام لگائے تھے۔ سابقہ دیوبندی سید احمد صاحب نے پہلی کہا کہ اب میں سابقہ کتابوں کے منسوخ کر چکا ہوں۔

اگر دیوبندی مفتی فرمائیں کہ یہ تو ہم اس کے گھر کے سامنے سعید احمد صاحب کی تقریر کر سکتے ہیں۔

نمبر 27: احمد رضا خان نے جہاد کا فتویٰ نہیں دیا معلوم ہوا کہ انگریز کے ایجنٹ تھے۔

ج: اعلیٰ حضرت نے جہاد کے اہم فریضہ کے متعلق لکھا کہ یہ اس وقت فرض ہوگا

جب اس کی شرائط پائی جائیں اور اہم شرط یہ ہے کہ سلطان اسلام اور قوت کا

موجود ہونا۔ اور فقہی کی کتابوں سے حوالے دیئے۔ فقہی، شرح فقہیہ

رد المحتار۔ مگر وہابیوں نے تو جہاد کی فرضیت کا ہی انکار کر دیا، ہر قسم کی شرط کا

انکار کر دیا حوالہ۔ لاقضائی مسائل الجہاد میں۔ اور تھانوی نے گنگوہی،

ثانوی، انصاری اور اسماعیل دہلوی نے بھی جہاد کا فتویٰ نہیں دیا۔ تاویہ

سب انگریز کے ایجنٹ تھے؟ تھانوی کو چھ سو روپے ماہانہ انگریز بخواہ دیتا

تھا۔ حوالہ مکالمۃ الصدورین میں ہے۔ اس کو کہتے ہیں انگریز کا ایجنٹ، اس

کے علاوہ بے شمار دیوبندی مولوی انگریز کے بچے ایجنٹ تھے۔ مزید

حوالے ”دیوبندی مذہب“ کتاب میں دیکھ سکتے ہیں۔

نمبر 28: احمد رضا خان ہندوؤں کے خیر خواہ تھے۔

ج: اعلیٰ حضرت پر الزام لگانے والے بغیر ثبوت کے کوس کرتے ہیں، جبکہ اعلیٰ

حضرت نے گاندھی سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور دنیا نے

دیکھا کہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد گزشتہ سالوں میں انڈیا کے

وزیر اعظم نہیسا راؤ نے اعلیٰ حضرت کے عرس میں شریک ہونے کا پروگرام

بنایا جس پر اعلیٰ حضرت کے پوتے حضرت اختر رضا خان بریلوی نے سختی

سے منع کر دیا تھا۔ دیوبندی! انہیں کھل گئیں ہوں گی۔ ورنہ ہم کھول دیتے

ہیں۔ جشن دیوبند سو سال منایا اس میں اندرا گاندھی کو بلایا۔ بچے گاندھی نے

کھانے کا انتظام کیا اور گوشت جھنگے کا دیوبندی نے کھایا۔ خیر خواہ کون

ہوئے؟ ایسے بیٹا حوالے دیوبندی مذہب کتاب میں دیکھیں کہ گاندھی کی

تصویر کے سامنے قرآن خوانی کی گئی۔

نمبر 29: احمد رضا کو اعلیٰ حضرت کہنے والے گستاخ ہوئے کہ انڈیا کو حضرت صحابہ کرام

کو حضرت کے لقب سے یاد کرتے اور لکھتے ہیں مگر اپنے احمد رضا کو اعلیٰ

حضرت کہتے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کہنے میں ہماری نیت یہ ہے کہ اپنے زمانے میں علماء حق کے اعلیٰ

حضرت نہ کہ انڈیا کو صحابہؓ سے اعلیٰ۔ مسلمان کی نیت پر عمل کرنا گناہ ہے۔ اور

معلوم ہونے کے بعد بھی کہنا بہتان الزام جھوٹا ہے۔ لیکن سیدھی انگلیوں

سے گلی نہ لکھتے تو میری کرنی پڑتی ہے۔ ہم وہابی کے اس بہتان کا ایسا

جواب دیتا چاہتے ہیں کہ جو طراپچے کہ نہیں ہوگا اور مرتے دم تک مدلل

رہے گا۔ دیوبندی وہابی عاشق الہی ہر بھی نے کتاب تذکرۃ الرشید میں

گیارہ جگہ حاجی صاحب کو اعلیٰ حضرت لکھا۔ دو جگہ گنگوہی نے اپنے مکتوب

میں حاجی صاحب کو اعلیٰ حضرت لکھا تھا تو نے تین جگہ اعلیٰ حضرت لکھا۔

تختہ القادریان میں قاری طیب کو اعلیٰ حضرت لکھا۔ لگاؤ فتویٰ گستاخ انبیاء اور گستاخ صحابہ کرام کے ہونے کا اگر اپنے دعوے میں سچے ہو؟

نمبر 30: احمد رضا خان کی کتابیں ۱۰۰ کے قریب ہیں اس سے زیادہ نہیں۔

ج: جھوٹوں کے سردار آؤ ہم سے اعلیٰ حضرت کی ایک ہزار کتابوں کے نام دیکھو اور جھوٹے الزام سے قویہ کرو۔

نمبر 31: احمد رضا ٹھوہ کے پیسے لیتے تھے۔

ج: ایک ثبوت دکھاؤ وہ ورنہ شرم کرو پوری زندگی ٹھوہ کے لیے پیسے روپے نہیں لئے بلکہ جو شہائی لے آتا ٹھوہ کا لنگ لٹاس کی مضامی واپس کر دیتے۔

نمبر 32: بریلوی امام نے انبیاء کی بشریت کا انکار کیا۔

ج: ثبوت دو اگر حلال کی اولاد ہو تو اور نہ اعلیٰ حضرت نے فتاویٰ رضویہ میں لکھا کہ جو مطلقاً حضور ﷺ سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے۔ دہا پو آ جھگڑا

صرف بشریت کا نہیں بلکہ حضور ﷺ کو اپنے جیسا کہنے میں ہے۔ ہم

اہلسنت حضور ﷺ کو بشر مانتے ہیں بے مثل و بے مثال، اور تمہاری کتابوں

سے دکھانے کو تیار ہیں کہ حضور ﷺ کو دیکر انبیاء سے امتی امتی میں بڑھ

جاتا ہے، اور حضور ﷺ سے زیادہ علم شیطان و ملک الموت و دیگر مخلوق کو

مانتے ہو۔ حوالہ دیکھا اور تجھ پر ایمان کرو۔

نمبر 33: بریلویوں کی کتابیں ”تہذیب اہلسنت“ لغت روح، بارخ فردوس“ میں گستاخی

ہے۔

ج: یہ کتابیں ہماری عقائد کی نہیں اور نہ ہی معتبر ہیں اس میں رطب و یابس بھرا

ہوا ہے۔ آؤ مرد میدان، تو ہم ان کتابوں پر فتویٰ لگاتے ہیں تم حفظ الایمان۔

تختہ الراس، براہین قاطعہ، فتاویٰ رشیدیہ پر فتویٰ لگاؤ؟ ہے کوئی تم میں

ایماندار۔

نمبر 34: امام بریلوی نے انبیاء علیہم السلام کی موت کا انکار کیا ہے۔

ج: حوالہ، ثبوت، دلیل یہ سب غائب جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اعلیٰ

حضرت کی کتاب میں ہے انبیاء پر ایک لحظہ کے لئے موت طاری ہوتی ہے تا

کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہو جائے۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ انبیاء کو بھی اجل

آتی ہے مگر ایسی کہ نظر آتی ہے۔

نمبر 35: بریلوی عقیدہ تین خدا کا قائل مشرک نہیں ہے۔ فتاویٰ رضویہ۔

ج: یہ عبارت فتویٰ رضویہ میں نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہمارا عقیدہ ہے جھوٹ بولتے

ہوئے خدا کا خوف تو کر لیتے، کیا دیوبندیوں کو بھی سکھایا جاتا ہے کہ جھوٹ

بولو الزام لگاؤ، بہتان باور اور بغیر نام اور پتے کے پرچے فوٹو اسٹیٹ تقسیم

کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے رہو۔

نمبر 36: بریلوی عقیدہ اللہ تعالیٰ ۱۲۵ میں پیدا ہوئے۔ معاذ اللہ لغت روح۔

ج: جھوٹ، الزام، بہتان ہے لغت روح نہ تو ہماری عقیدہ کی کتاب اور نہ ہی معتبر

ہے آؤ اس پر ہم فتویٰ لگاتے ہیں۔ تم مرثیہ گنگوہی کے لکھنے والے خود راہن

پر فتویٰ لگاؤ اس نے لکھا کہ

۔۔۔ خدا ان کا مرثیہ تھا وہ مرثیے غلط تھے

گنگوہی کو لکھا کہ خدا ان کی پرورش کرتا تھا اور وہ تمام مخلوق کی پرورش کرتے

تھے جواب دو؟ دیوبندیوں! گنگوہی کو خدا مان لیا؟ اور گنگوہی کے سرکاری میں ملنے کے بعد کٹوا کر کمر لیا کون ہے؟

نمبر 37: مسجد میں ناچنا جائز ہے۔ الجالس۔

ج: غلط بات ہے جو بھی کرنے تم کوئی دوہم بھی دستخط کر دیتے ہیں۔ اور رشید احمد گنگوہی نے مسجد میں چار پائی بچھانے کی اجازت دی ہے۔ فتویٰ رشیدیہ۔ جواب دو؟ چار پائی بچھانے کے بعد اس پر پاؤں پھیلا کر لیٹنا بھی دو گنا تاویہ مسجد کا ادب ہے یا ہوش کھولنے کا پرہیز کرنا۔

نمبر 38: بریلویوں نے باقاعدہ جماعت، جا کر مرزا نیوں کی مخالفت کبھی نہیں کی۔

ج: سبحان اللہ۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت نے مرزا و جال کو کافر کہا۔ پھر مرزا علی شاہ صاحب نے جو کارنامے بے قادیانی مذہب کے خلاف کئے اور مناظرہ اعظم محمد عمر صدیقی اچھروی صاحب نے جب جگہ قادیانیوں کو بیٹھا کر دیا اور بھگایا دیکر علماء اہلسنت کے اگر نام لکھیں تو ایک عظیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ تحریک ختم نبوت میں کس نے مقابلہ کیا وہ سب بھول گئے۔ شاہ احمد نورانی نے قوی آسٹریل میں مرزا نیوں کو اقلیت اور کافر قرار دیا۔ اہلسنت بریلوی کے علماء ایک جماعت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دیوبندی پوری جماعت میں کر بھی وہ کام نہیں کر سکتی جو خدا و افراد علماء اہلسنت نے کئے۔

اس طرح تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ دیوبندیوں نے عیسائیوں، یہودیوں کے خلاف باقاعدہ جماعت بنا کر کبھی بھی مخالفت نہیں کی۔ یتاؤ؟ جو جواب تمہارا وہی جواب ہمارا۔ اسی طرح اشرف علی تھانوی نے کوئی جماعت

باقاعدہ بنا کر شیعہ کی مخالفت کی؟ گنگوہی نے کون سی جماعت بنائی، تانوتوی نے کون سی جماعت بنائی؟ قادیانیوں کے خلاف؟

نمبر 39: امام بریلوی اور ان کے ماننے والے گستاخ ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

ج: آج کے وہابی دیوبندی تو اپنے علماء کے فتوؤں سے بھی بے خبر جاہل ہیں ان کے تھانوی نے، گنگوہی نے کاشمیری نے اور دیگر نے بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز و درست قرار دیا ہے۔ حوالے دکھانے کو تیار ہیں آؤ مرد میدان بنو۔ حوالے دیکھ کر جھوٹ کے الزام سے تو ہر کر لیٹا۔ آج یہ کدوس کر کے اپنے علماء کی توہین کر رہے ہیں فتوے کا انکار کر رہے ہیں۔ اور ان کے بڑوں نے ان کے منہ پر تھوک دیا کہ تم کس منہ سے انکار کرتے ہو۔ دیوبندیوں نے نماز جائز ہونے کا فتویٰ دے دیا۔

نمبر 40: بریلوی یہاں پاکستان میں دہائیوں کو گستاخ اور غیبت کہتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں مگر مسودہ میں حرمین شریفین کے وہابی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

ج: دیوبندی حسین احمد مدظلہ نے دہائیوں کو گستاخ اور غیبت لکھا ہے دیکھو کتاب "الشباب ثاقب" میں۔ تاؤ دیوبندیوں اپنے حسین احمد کو چھوڑو گئے یا مسعودی وہابی امام کو۔ دیوبندی گستاخ وہابی غیبت امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اپنی نماز برادر رہے ہیں یا نہیں؟ اور یوسف لدھیانوی نے فتویٰ دیا جنگ اخبار میں کہ امام حرمین اور مسجد نبوی کے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں

کہ وہ ویڈیو بنواتے ہیں۔ جواب دو۔ دیوبندی ایوسف لدھیانوی کا فتویٰ مان کر بھی تم اپنی نماز ضائع کر رہے ہو۔ حج و عمرہ اور نوکر پیشہ دیوبندیوں کی نمازیں امام کعبہ کے پیچھے ناجائز ہیں۔ حوالہ جنگ اخبار کا۔ جمعہ المبارک 1996ء۔

نمبر 41: بریلوی حج کرتے ہیں اور امام کعبہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور ان کا حج کیسے ہوگا۔

ج: یہ اعتراض کرنے والا جاہلوں کا سردار ہے۔ حج کا تعلق اور شرط اور رکن کا امام کعبہ کے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے کوئی کمی یا غرابی حج میں نہیں آتی۔ بے شمار لوگ وضو کر رہے ہوتے ہیں جماعت نکل جاتی ہے بعض بیت الخلاء میں ہوتے ہیں جماعت نکل جاتی ہے۔ ان کا بھی حج ہو جاتا ہے۔ اگر دیوبندی امام کعبہ کے پیچھے نماز پڑھنے کو حج کا رکن اور شرط بتاتے ہیں تو لدھیانوی نے امام کعبہ کے پیچھے نماز ناجائز کہی ہے۔ چلو بھی تمام دیوبندیوں کی نمازیں ناجائز اور سناظرہ ہی حج بھی ناجائز ہو گیا۔ دیوبندیو! فرض حج دوبارہ کرو اور تمام نمازوں کی قضاء کرو۔ گستاخوں کی حمایت کرنے چلے آئے اپنے حج اور نماز پر برا دکر دیں۔ سبحان اللہ۔

نمبر 42: احمد رضا نے گستاخی کی ہے اس لئے کافر ہے ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

ج: وہ بھی واہ تھا لوی، گنگوہی، نانوتوی، انڈھوی کو اعلیٰ حضرت کی کوئی گستاخی نہ ہو۔ اگر کوئی نظر نہیں آیا جو آج کے دو کلمے کے دیوبندی کو نظر آگیا۔ یہ تو اپنے علماء سے زیادہ اور بڑھ کر کفر کا فتویٰ لگانے میں تیز ہیں۔ کیوں نہ ہو دیوبندی

مذہب میں امتی اعمال میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔ حوالہ تھذیب الناس۔ تو آج کے دیوبندی تھانوی سے اعمال میں علم میں فتویٰ میں کافر کہنے میں بڑھ سکتے ہیں۔ لیکن علمائے دیوبند نے ایسے کہنے والوں کے منہ پر تھوک دیا بلکہ پیٹاب کر دیا کہ ہم احمد رضا کو عاشق رسول، ایمان دار، مفتی، نیک، سنّتوں کا پابند اور دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ حوالہ دیکھو اور تھذیب ایمان، تھذیب نکاح کر لو۔

نمبر 43: بریلوی غلط۔

لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ خواجہ فرید ہے

لا الہ الا اللہ شیلی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ تذکرہ غوثیہ

لا الہ الا اللہ محکم دین بریلوی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔ تذکرہ غوثیہ۔

ج: پہلی بات تو یہ کہ یہ بزرگ بریلوی کب اور کیسے ہو گئے؟ جھوٹ سے توبہ کرو۔ دوسری بات یہ کہ یہ کلمات غیر شرعی ہیں تم فتویٰ کیوں نہیں لگاتے؟ عورتوں کی طرح کب تک پردہ کرتے رہو گے۔ لگاؤ فتویٰ تم کو کس کا انتظار ہے۔ یہ یقین بزرگوں کے یہ واقعات خلد ہیں من گھڑت ہیں ان کی زندگی کے نہیں ہیں۔ یہ خوبصورت صاحب ہندوؤں کو حضور علیہ السلام کا کلمہ پڑھائیں یہ نہیں ہو سکتا۔ آؤ ہم فتویٰ دینے کو تیار ہیں کہ جس نے یہ کلمے بتائے وہ جاہل گمراہ۔ بدوین۔ ایمان ہیں۔ اور تم بھی تھانوی کے واقعہ کو بیان کرو۔ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ۔ معاذ اللہ۔

تھانوی کا کلمہ خواب اور بیداری دونوں کی حالت میں پڑھا گیا۔ خواب پر تو

ہم کو کوئی اعتراض نہیں مگر بیداری میں بھی یہ نکلے تھانوی کا پڑھا گیا رسالہ
الاعاد میں۔ آؤ ہم دکھائیں پھر ختم تھانوی پر فتویٰ لگا دینا۔ تم اسی لئے فتویٰ
نہیں لگاتے کہ تھانوی پر بھی لگانا پڑے گا۔ کب تک اپنے اکابر کی
گستاخوں پر پردہ ڈالو گے۔ پھر تھانوی تو خواب میں نہیں تھا اس نے جو
جواب دیا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم اس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ قبیح
سنت ہے۔ حالانکہ حدیث کے مطابق تھانوی کو جواب دینا چاہئے تھا کہ یہ
بُرا خواب ہے یا نہیں ہاتھ کی طرف منہ کر کے تین مرتبہ تھو تھو کر دے۔ مگر وہ
منصب نبوت کو پسند کرتے تھے جب ہی ڈاکھا اس واقعہ میں تسلی ہے۔ اور
اگر تھانوی کا جواب درست مانتے ہو دیوبندی اور بھی قبیح سنت یعنی سنت کی
اجماع کرنے والا ہے تمام دیوبندی اولیاء اللہ کا نام لے کر پڑھو۔ تمام صحابہ کا
نکاح میں نام لے کر پڑھو۔ کیونکہ یہ سب قبیح سنت ہیں۔ اگر ایسا کلمہ نہیں
پڑھ سکتے تو تھانوی پر فتویٰ لگا کر جھگڑا ختم کرو۔ اس واقعہ سے دیوبندیوں
میں کئی گروپ بن گئے اور بعض نے دینی زبان میں ہلکا فتویٰ لگا دیا۔ تفصیل
کے لئے دیکھو کتاب ”دیوبندی مذہب“۔ اس طرح کے حوالے دینے
والے سارے دیوبندی سعید احمد قادری ہیں۔ جس نے سن گھڑت حوالوں
سے قویہ کر کے تجدید ایمان کر لیا اور سنی حق پریلوی بن گئے۔

اس پر بعض دیوبندیوں نے کہا ہم کو تو پہلے ہی معلوم تھا کہ یہ سنی بن جائے
گا۔ ٹالوں تم نبی ﷺ کے علم غیب کے منکر ہو اور خود علم غیب کو دعویٰ کرتے
ہو۔ شرم کرو پھر بھرائی میں ڈوب مرو۔ اگر دیوبندی کو علم غیب تھا تو

یہ عطا کی ہو گا ذاتی نہیں ہو سکتا۔ تو اسماعیل دہلوی نے عطا کی علم غیب والے کو
بھی مشرک لکھا ہے۔ تو یہ دیوبندی اسماعیل دہلوی کے فتوے سے مشرک
ہوں۔ چلو جھٹی ہوئی۔ اور اس پر بچے میں لکھا کہ ایک حوالہ غلط ثابت کرنے
والے کو مسخ نہیں ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ اور اس حوالہ دینے ہیں۔ ہم
اعلان کرنے ہیں کہ اس حوالے غلط سن گھڑت فریب اور جھوٹے ہیں آؤ
مرو میدان بنو۔

چلتے چلتے ایک اور پرچہ دیوبندی فوٹو اسٹینٹ کر کے تقسیم کرتے ہیں اس کا
جواب بھی پڑھ لیں مرغی ہے۔

نمبر 44: دینائے بریلویت کو چیلنج۔

ج: تمام زندہ مردہ دیوبندیوں، وہابیوں، حاربوں کو اعلان کر کے بتا رہے ہیں
کہ ہم کو تمہارا چیلنج منظور ہے قبول ہے۔

آؤ مرو میدان، بخوشی گفتگو کریں گفتگو کرو۔

چیلنج دے کر چوڑیاں پکین کر منہ چھپانے والو کہاں ہو! اگر حلال کی اولاد ہو تو نام اور
پتہ لکھو تا کہ شراک طے کی جا سکیں۔ اگر سامنے آنے کی ہمت و جرأت نہیں،
شاید پاؤں میں مہندی لگی ہے تو گھر میں بیٹھ کر تحریری مناظرہ کر لو۔ نام اور
پتہ لکھو کہ وہ کیا کے دیوبندیت اور وہابیت کو چیلنج کیا اپنا اہلسنت و جماعت ہونا
ثابت کرو۔ منہ مانگا انعام وصول کرو۔

تمام زندہ مردہ دیوبندیوں کو دعوت عام اہلسنت کے عقائد کی طرح اپنے
عقائد ثابت کرو اور انعام حاصل کرو۔

خادم اعلیٰ حضرت محمد جہانگیری نقشبندی۔

خطیب مدینہ منجہ عبداللہ ہارون ردوہ صدر کراچی۔

آؤ سرمدیان بنو۔ کب تک لوگوں کو گمراہ کرتے پھر گے۔

نمبر 45: حضور میرا مقتدی تھا اور میں اس کا امام بقول احمد رضا خان۔ لفظ طاعت۔

تمام دیوبندیوں کو دعوت عام ہے کہ یہ الفاظ لفظ طاعت میں دکھائیں۔ مذہب انکا انعام حاصل کریں ورنہ بہتان سے تو بہ کریں۔

دوسری بات یہ کہ یہ اعتراض جھوٹ و الزام پر مبنی ہے جو سعید احمد نے دیوبندی مذہب کی حالت میں رستے ہوئے لگایا۔ معلوم ہوا دیوبندیوں کا مشغلہ ہے جھوٹ بول کر گمراہ کریں اور سعید احمد نے خود اقرار کیا کہ یہ بہتان میں نے لگا ہے تھے حقیقت اور سچائی نہیں۔ اور سعید احمد نے یہ بھی کہا کہ میری کتابوں کا حوالہ دینا حرام کی اولاد دینا ہوگا۔

تیسرا جواب یہ کہ واقعہ دیکھیں اور دیوبندی کا دہل و فریب دیکھیں۔ ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت حضور علیہ السلام سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔

الحمد للہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔

حضرت دیکھ لیں جو سرفی دیوبندی نے لگائی اس میں یہ الفاظ اور حقیقہ کہاں ہے سوائے عیاری اور سکاری کے دیوبندی کو کچھ نہیں آتا۔

چوتھا جواب یہ کہ اس واقعہ میں حضور ﷺ کے علم غیب کا اور حاضر و ناظر کا ثبوت موجود ہے دیوبندی پہلے اس دو مسائل پر ایمان لائیں تو بہ کریں۔

پانچواں جواب یہ کہ اعلیٰ حضرت نے یہ الفاظ کہاں بیان کئے جو سرفی میں ہے جھوٹ ہے تو بہ کرو۔

چھٹا جواب یہ کہ حدیث میں ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ جہنمی ہے۔ حضور ﷺ کو مقتدی کہا۔ جو کہ جھوٹ ہے۔ آؤ تم کو سمجھا دیں شاید کہ اثر جائے تیرے دل میں حق بات۔

ساتواں جواب یہ کہ حضور ﷺ کا جنازے کی نماز پڑھنے تشریف لائے اور امام بنے اور حضور ﷺ کے پیچھے احمد رضا تھے اور ان کے پیچھے باقی مقتدی۔ اب بات سمجھ میں آگئی کہ حضور ﷺ احمد رضا کے امام سب سے آگے پھر احمد رضا خان لوگوں کے امام اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ یہ جنازہ میں نے پڑھایا۔ اگر اب بھی سمجھ نہ آئی تو آخری جوت بھی کر دیں۔

آٹھواں جواب یہ ہے کہ حدیث دکھانے کو تیار ہیں کہ حضور ﷺ نماز کے وقت تشریف لائے حضرت ابو بکر صدیقؓ پیچھے ہٹ گئے اور امامت کی جگہ حضور ﷺ پر تشریف فرما ہوئے ان کے پیچھے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور ان کے پیچھے باقی افراد مقتدی بنے۔ یعنی حضور ﷺ حضرت صدیق اکبرؓ کے امام اور حضرت صدیقؓ باقی کے امام۔

نہی مطلب اور نقشہ جنازے کی نماز پڑھنے کا تھا۔ اب جنازہ حضور علیہ السلام مقتدی معاذ اللہ کیسے ہوئے اور گستاخی کیسے ہوئی؟

لوہاں جواب یہ کہ ایسے واقعات دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ اور حضور ﷺ جنازہ میں شریک ہونے بناؤ امام بنے یا مقتدی؟ جبکہ دیوبندی عقیدہ کے مطابق کہ اتنی اعمال میں انبیاء علیہ السلام سے بڑھ جاتے ہیں۔ مخدوم اناس، دیوبندی امام حضور ﷺ کی موجودگی میں امام بیٹھ کر تیار ہو جائے گا۔ دیوبندی کہہ سکتا ہے کہ میری عمر ستر سال ہے اور پچاس سال سے نمازی ہوں امامت کر رہا ہوں۔ اور حضور علیہ السلام نے 23 سال نماز پڑھی امامت کرائی لہذا نماز کے عمل میں اتنی انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں۔

دواں جواب یہ کہ اپنی گستاخیاں چھپانے کی خاطر کب تک جھوٹ بولتے رہو گے؟ آخر ایک دن اللہ کی بارگاہ میں جواب دینا ہے وہاں کوئی تاویل بیان کرے گا کیا وہاں بھی جھوٹ کام آئے گا؟

نمبر 46: احمد رضا خان نے لکھا کہ بخاری شریف میں ضعیف راوی بتانے والا جاہل خائن کم علم ہے، فتاویٰ رضویہ۔

ج: یہ بات فتاویٰ رضویہ میں نہیں ہے۔ وہابیوں شرم کرو اعلیٰ حضرت ایک مسئلہ میں جواب دے رہے ہیں وہابی مذہب میں دہلوی کو جس نے فقہ راوی کو ضعیف کہہ دیا۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے لکھا کہ اس فقہ راوی کو ضعیف بتانے والا جاہل ہے۔ ورنہ تحقیق اعلیٰ حضرت دیکھ کر مخدومین کے حوالے سے ثابت کیا کہ بخاری شریف میں ضعیف راوی ہیں اور ان کے نام بھی بتائے۔ مگر تم اعلیٰ حضرت کی بات کہاں مانو گے۔ تم نے الزام لگایا بہتان لگانا جھوٹ بولنا

ہے اور میں۔ لیکن آؤ بخاری شریف میں ضعیف راوی بھی ہیں خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تسلیم کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب ”المعجم الصغیر“ میں خود امام صاحب نے ضعیف راوی بیان کئے اور ان میں دو راوی بھی ہیں جن سے بخاری میں روایت ہے۔ جواب دو؟

آتا ہے ان کو بخاری بخاری نہیں آتی۔

وہابی! بخاری شریف کو ہاتھ لگانے سے پہلے اپنے لٹوے سے تو پہ کرہ۔ کہ چاروں امام اور ان کے مقلد مشرک ہیں۔ حوالہ محفوظ بشرط تو ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی کے مقلد تھے یہ حوالے بھی محفوظ بشرط تو ہے دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 47: احمد رضا خان بریلوی کو حدیث کی معلومات اتنی نہیں تھیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کی حدیث دانی دیکھنی، فتاویٰ رضویہ کی جلد دوم دیکھو پھر بتاؤ کہ حدیث کی معلومات میں کیا مقام ہے؟ جس کو پڑھ کر علم والوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اور جاہل کو آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے۔

نمبر 48: احمد رضا خان کی وسعت میں کھانے پینے کی بھی فہم نہ ہے۔

ج: جی ہاں مگر کس کے لئے غریبوں کے لئے، اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے نہیں۔ ایصال ثواب میں غریبوں کا خیال کہ جو چیز اپنے لئے پسند تھی وہ غریبوں کو کھلانے کی بات کر رہے تھے۔ وہابی! اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں تم غریبوں کو بھی دشمن ہو گئے۔

اگر وہابیوں کے لئے وصیت کر جاتے تو وہابی خوش ہوتے مگر وہابی ایصالِ ثواب کے دشمن ہیں وہ گیارہویں کیسے کھاتے، دیوبندیوں اپنے اکابر علماء کے مرتے وقت کی حالت دیکھو ایک دیوبندی نے مرتے وقت سر سے کی فرمائش کی وہ کھاتے ہی دم نکل گیا۔ دوسرے دیوبندی نے مرتے وقت نکلی کی فرمائش کی اور بغیر اجازت کھیت میں سے (چوری کی) گکڑی کھا کر دالِ فاسین ہو گئے۔ تھانوی کی وصیت دیکھو کہ بیوی کے لئے کہا کہ سب ایک ایک روپیہ دے دینا۔ یہ حوالے دکھانے کو تیار ہیں بشرطِ توبہ۔ اب بتاؤ مرتے وقت پیٹ کی فکر کس کو ہے اور غریبوں کی فکر کس کو۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ مولوی صاحب پھل خرید رہے تھے اور دنیا سے چلے گئے۔

نمبر 49: احمد رضا خان باپت، باپت پرواہی بناتے تھے۔

ج: بتایا اس کو جاتا ہے جو پہلے سے نہ ہو دیوبندیوں نے خود اقرار کیا ہے کہ ہم وہابی ہیں۔ دہلوی، تھانوی، گنگوہی، آفندوی، نعمانی اور دیگر کے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ حوالے دیکھو اور وہابییت سے توبہ کر لو۔ آج دیوبندی وہابی ہونے سے انکار کرتے ہیں تو اپنے بڑوں پر فتویٰ لگاؤ کیا ان کی قبر پر جا کر سزا تو کرو کہ اے اکابر دیوبند! تم نے کیوں وہابی ہونے کا اقرار اپنی زبان سے کیا۔

نمبر 50: احمد رضا خان کو چند علوم بھی مشکل سے آتے تھے۔

ج: ۵۲ علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی اور اس کی ایک جھلک فتاویٰ رضویہ میں

ملاحظہ کرو پھر بتاؤ کیا خیالی ہے؟ اور کیا حال ہے؟

نمبر 51: احمد رضا خان بغیر حوالے اور ثبوت کے لکھ دیتے تھے۔

ج: ایک مسئلہ بتا دو جو اہلِ حضرت نے بغیر حوالے کے لکھا ہو؟ چند اعتراض طوطے کی طرح رٹ لینا اور بات ہے ثبوت کے ساتھ بات کرنا اور بات ہے اگر سچے ہو تو پیش کرو۔

نمبر 52: احمد رضا خان نے ایک مسئلہ سے رجوع کر لیا تھا معلوم ہوا غلطیاں کرتے تھے۔

ج: رجوع کرنا تو اہل حق کا شیوہ ہے۔ دیوبندیوں کی طرح خدا اور ان کا مسئلہ نہیں بنایا کہ مرکزِ مٹی میں مل گئے مگر توبہ و رجوع نہ کیا، بے شمار اہلسنت کے بزرگوں نے رجوع کیا۔ بتاؤ وہ بھی غلطیاں کرتے تھے؟ رجوع کرنا علماء کی شان ہے عزت ہے۔ ورنہ علمائے دیوبند کے غلاموں کی فہرست ہم سے طلب کرو۔ اور ان کا رجوع کرنا ثابت کرو۔

نمبر 53: احمد رضا خان نے لکھا کہ میرا دین مذہبِ جویمہ کی کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

ج: یہ اعتراض میں مختلف کتابوں میں کیا گیا مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ تکلیف کیا ہے اور یہ اسلام کے خلاف ہے تو ثابت کرو۔ ورنہ سنو دین، مذہب، اسلام اور عقیدہ ہے جو ہر فرض سے اہم فرض ہے، اہلِ حضرت کی کتابوں میں اہلسنت کے مطابق عقائد ہیں۔ اگر تم کو لفظ میرا دین پر اعتراض ہے تو بتاؤ فرشتے قبر میں پوچھیں گے "ما دین" میرا دین کیا ہے؟ کیا تمام

دیوبندیوں کا دین الگ ہے؟ دیوبندی اکابر نے لکھا کہ ہر شخص کا دین اس کے ساتھ ہوتا ہے جو اب دو؟ کیا فتویٰ ہے؟ اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے سے پہلے گھر کی خبر لے لیا کرو۔

نمبر 54: احمد رضا کو صرف شاعری آتی تھی و نہایت خواں تھے۔

ج: شکر ہے دشمن بھی مانتا ہے اعلیٰ حضرت کی نعت کو اور یہ صحابہ کی سنت تھی۔ اور شاعری میں کسی دنیا دار کے لئے ایک لفظ بھی نہیں کہا بلکہ شان مصطفیٰ ﷺ اور شان صحابہ اور اہلبیت اور اولیاء کرام کے تعہید سے ہی کہے، کان کھول کر سن لو اعلیٰ حضرت کا ہر شعر قرآن وحدیث کی تفسیر کے مطابق ہے۔ آؤ سرد میدان، نور، تم شعر پڑھو ہم دیکھی تفسیر میں ثبوت پیش کرتے ہیں۔ قرام دیوبندیوں میں کسی کو اعلیٰ حضرت کے اشعار سمجھنے کی بھی صلاحیت نہیں اسی لئے اعتراض کرتے ہیں۔

نمبر 55: احمد رضا خان نے لکھا کہ قبر میں ازواج مطہرات کا آنا اور حضور ﷺ کا شب باشی فرمانا۔

ج: اعلیٰ حضرت نے یہ عبارت علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے، ان پر فتویٰ لگاؤ اگر حلال کی اولاد ہو؟ اعلیٰ حضرت کا کیا تصور، اور لفظ شب باشی، رات گزارنے کو کہتے ہیں۔ فتانوی نے لکھا کہ ایک بزرگ تیس شہروں میں ایک دھت میں شب باشی کرتے تھے۔ بتاؤ کیا فتویٰ ہے؟

نمبر 56: احمد رضا خان نے واقعہ لکھا کہ نیا کفن رکھ دینا فلاں کو ضرورت ہے۔ باتوطالت۔

ج: اعلیٰ حضرت نے یہ واقعہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے نقل کیا جس کا نام ”بشر الکلب بالقاء نجیب“ ہے۔ لگاؤ فتویٰ اگر غیرت مند ہو تو؟ فتانوی نے واقعہ نقل کیا کہ قبر سے کپڑے منگوانا فلاں بزرگ کا واقعہ۔ جواب دو؟

نمبر 57: احمد رضا نے قسم میں ستر ہزار چھوہارے اور پچھنے لکھے ہا وجہ۔

ج: اعلیٰ حضرت نے آگے یہ بھی لکھا کہ شرعاً کوئی وزن یا تعداد قسم مقرر نہیں ہے۔ دیوبندیو! بلاوجہ اعتراض کرنا، اپنی عقل کا علاج کرواؤ، اور شرعی قربانی بتاؤ ورنہ شرم کرو۔

نمبر 58: بریلوی کا عقیدہ قبر میں ناموں کا احمد رضا کا۔ خارج اعلیٰ حضرت۔

ج: یہ ہمارا عقیدہ نہیں، جھوٹ سے توبہ کرو اور نہ ہی یہ معتبر کتاب ہے۔ پھر بھی جواب دیتے ہیں۔ فتانوی نے افاضات الیومیہ میں لکھا قبر میں جواب دیا ایک شخص نے کہ میں دھولی ہوں غوث اعظم کا۔ لگاؤ فتویٰ فتانوی پر محمود الحسن دیوبندی نے لکھا سریشہ سنگاوتی میں کہ،

۔۔۔ قبر سے اٹھ کے پکاروں جو رشید وقام

جواب دو؟

نمبر 59: بریلوی عقیدہ بعض اولیاء خدا سے بھی کشتی لڑتے ہیں۔ فوائد فرید یہ۔

ج: دیوبندی فوائد فرید یہ کہ اگر بھی حوالے پیش کر کے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ سب کے مدینہ تو جواب دیکھو فوائد غلام فرید کوٹ مٹھن کے بزرگ ہیں اور شاعر ہیں یہ اعلیٰ حضرت سے پہلے کے بزرگ بریلوی کیسے ہو گئے؟

جھوٹ سے توبہ کرو یہ ہمارا عقیدہ نہیں دوسرا جھوٹ توبہ کرو، اعلیٰ حضرت نے ان کا کوئی حوالہ نہیں دیا پھر کیوں اعلیٰ حضرت کے لکھائے تھے میں دانتے ہو، تیسرا جھوٹ توبہ کرو، اور ان پر فتویٰ لگاؤ کیا تمہارے مفتی مر گئے ہیں۔ دیوبندی کی کتاب "ارواحِ ثلاثہ" میں ایک بزرگ نے کہا رب العالمین کو رب العالمین سے ملنے کا آج پھر شوق غالب ہوا ہے۔ فتویٰ لگاؤ اگر شرم و غیرت ہے۔ اور جواب دو؟

نمبر 60: ظفر علی خان نے بریلوی کی اشعار میں مذمت کی۔

ج: اور یہ اشعار بھی ظفر علی خان کے دیوبندی حسین احمد کو کہے۔ حق ادا کر دیا۔

۔ حسین احمد کہتے ہیں خوفِ یزدے دینے کے کہ لو آپ بھی کیا ہو گئے سنگم کے موتی پر

ظفر علی خان اعلیٰ حضرت کے صاحبزادے کے مرید عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

نمبر 61: بریلوی نہ کہتے ہیں اسماعیل دہلوی کو اور علامہ فضل حق خیر آبادی نے ان کو مسلمان لکھا۔

ج: علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل دہلوی دہلی پر کفر کا فتویٰ دیا ہے، ان کی کتاب تحقیق الفتویٰ میں ہے بازار میں موجود ہے۔ جھوٹ سے توبہ کرو۔

نمبر 62: بریلویوں کے پیر مرعلی شاہ نے دہلوی کو اچھا کہا۔

ج: حضرت مرعلی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مہرِ مہر میں دہلوی کی دھجیاں

اُڑا دیں اور فتویہ الامان کا رد کیا اور بتایا کہ دہلوی نے بتوں کی آیات انبیاء و اولیاء پر چسپاں کیں جو گمراہی اور جہالت ہے، یہ ہے تعریف اسماعیل دہلوی کی۔

نمبر 63: احمد رضا نے دہلوی کے ستر کفریات بتائے لیکن کافر نہ کہا کیوں۔

ج: اعلیٰ حضرت نے دہلوی کی توبہ مشہور ہونے کی وجہ سے کافر نہ کہا۔

دیوبندیوں کو کسی طرح چین نہیں آیا۔ چلو تم اعلیٰ حضرت کا فتویٰ مان لو۔ جو مانو تو ہی، گنگوہی، نقوی، آفندہ، فتویٰ لکھا گیا، مگر تم نہیں مانو، گھر صرف بہانے بازی کرنا مقصد ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت اسماعیل دہلوی کو کافر کہہ دیتے تو ہم پھر بھی نہ ماننے، پھر اس طرح مخالفت کیوں دیتے ہو؟ اور پھر تم اعلیٰ حضرت کے فتوے کا انتظار کیوں کرتے ہو، خود کیوں نہیں لگاتے فتویٰ؟ اچھا پھر فیصلہ کن بات کرو۔ جو اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا وہ مان کر دکھاؤ تاکہ ہم کو یقین آجائے کہ تم اسماعیل دہلوی پر کفر کا فتویٰ بھی مانیں مان لیتے۔ اعلیٰ حضرت کا آخری فیصلہ یہ ہے دہلوی کے متعلق کہ وہ دہلوی بزدلی کی طرح ہے اگر کوئی کہے کافر تو ہم منع نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ دیوبندی اگر تمہاری ایک زبان ہے تو اعلیٰ حضرت کا یہ فتویٰ مان لو۔ اسماعیل دہلوی کی عبارت بغیر نام کے دیوبندیوں سے فتویٰ لیا گیا تو دیوبند سے دہلوی کو جاہل، گمراہ، باطل، بے دین، اہلسنت سے خارج لکھا، ثبوت دیکھو تو یہ کرو۔

نمبر 64: احمد رضا کے ترجمہ قرآن کفر الامان میں غلطیاں تھیں اس وجہ سے پابندی

گلی حرمین میں۔

ج: خالصوں پابندی تم نے لگوائی دھوکہ اور فریب دے کر۔ وہابی مفتیزوں کو لالچ دے کر آؤ مرد میدان بنو۔ اعلیٰ حضرت کے ترجی کی غلطیاں بتاؤ، ہم درست کرنے کے لئے تیار ہیں جو غلطی ہو پھر اس کا درست ترجمہ کرو، اور اپنے دیوبندیوں کا ترجمہ بھی پیش کرو۔ دعوت عام ہے دنیا نے دیوبندیت، وہابیت کے مولویوں کو آؤ سچے ہوتو؟ ورنہ ہم سے طلب کرو دیوبندیوں کے تراجم میں دوسو غلطیاں دکھانے کو تیار ہیں۔ تم تحریر کردہ غلطیاں دیکھ کر درست ترجمہ چھاپ دو؟ اور اگر پابندی اس لئے لگی کہ ترجمہ غلط تھا، تو پھر سنو دیوبندیوں کی تبلیغ، جماعت پر کئے میں پابندی لگی۔ بتاؤ دیوبندی تبلیغی جماعت غلط ہو گئی جواب دو؟ ہم اخبار سے ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 65: احمد رضا نے تفاسیر کے خلاف ترجمہ کیا ہے۔

ج: ایک آیت کا ترجمہ دکھاؤ اگر مرد ہو تو کہ یہ تفسیر کے خلاف ہے ورنہ ہم دکھاتے ہیں دس دس تفسیریں ثبوت کے طور پر جو ترجمہ ہے وہی تفسیر ہے جو تفسیر ہے وہی ترجمہ ہے۔ دیوبندیو! تم کو جو موقع ملا دھوکا دینے کا وہ تھا کہ اعلیٰ حضرت کے زمانے میں اردو کے الفاظ نہیں تھے اور آج کی اردو میں وہ الفاظ استعمال نہیں ہوتے۔ تم نے کہہ دیا کہ دیکھو یہ الفاظ دنیا میں استعمال نہیں ہوتے جو اعلیٰ حضرت نے کئے۔ ارے اب نہیں ہوتے وہ اور بات ہے مگر سو سال پہلے ہوتے تھے۔ اس وقت کی لغت میں اور عام استعمال میں وہ الفاظ تھے آؤ ثبوت دیکھ کر مان لو، مگر تم نے تو ”میں نہ مانوں“ کی گولی کھا

رکھی ہے کیسے مانو گے۔ دیوبندی غلط ترجموں کی ویڈیو کیسٹ بازار سے ملتی ہے اس کو دیکھ لو اور تشریح درست کرو۔

نمبر 66: احمد رضا نے غلط فتوے دیئے اور دھوکہ منڈلی لگا کر کھٹی تھی۔

ج: ایک فتویٰ اعلیٰ حضرت کا غلط ثابت کر دس ہزار انعام حاصل کرو۔ ہے کوئی انصاف پسند حق پسند دیوبندی جو اپنے کپے کی لالچ رکھے۔ تو ہم دکھاتے ہیں دیکھو میں گھڑت کنابوں کے حوالے دیئے ہیں دیوبندی اکابر علماء نے۔ نمبر اکتاب کا نام حلقۃ المقلدین۔ نمبر ۲ ہدایۃ البریہ۔ نمبر ۳ مرآۃ الحقیقت۔ نمبر ۴ خزینۃ الاولیاء۔ نمبر ۵ ہدایۃ الاسلام۔ نمبر ۶ اردو کے مصنف کا نام نکلا، علامہ محمد تقی علی خان۔ نمبر ۷ غوث الاعظم کے نام سے۔ نمبر ۸ شاہ حمزہ بارہروی۔ نمبر ۹ علامہ رضا علی خان۔

دیوبندیو! روئے زمین پر ان ناموں کی کتابیں ان مصنفین کے نام کی موجود ہی نہیں۔ اگر دیوبندی اللہ پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ کتابیں پیش کرویں؟ ہم خوشی سے ایک کتاب دکھانے پر ایک لاکھ روپے دینے کو تیار ہیں۔

ارے دیوبندیوں میں جو ان بھی ہیں کوئی انصاف کی بات کرے اور دیوبندیوں سے پوچھے کہ یہ کتابیں کہاں ہیں۔ حالانکہ دنیا میں ہنگلی، پتار، ہندو، عیسائی، سکھ، یہودی، بدھ مذہب والے موجود ہیں مگر ایسی گندی حرکت گندے مذہب والوں نے بھی نہیں کی۔ پانچ کتابوں کے نام۔ مصنفین کے نام۔ اور پانچ عدد نمبر۔ یہ پندرہ جھوٹ ہیں اگر کتابیں پیش نہیں کرتے تو پندرہ جھوٹ سے اعلا نیو تو بتا مشائع کرو۔ ورنہ پندرہ سو

مرتبتاً بیت کا ترجمہ کر کے دم کر لیا ہے اور کہا کہ،

”مومنوں پر اللہ کی لعنت ہو۔“

نمبر 67: بریلی سید جماعت علی شاہ علی پوری نے بھی دیوبندی کو اچھا لکھا ہے۔

ج: اگر تم خواہے دویتے تو ہم دیکھ لینے کہ کیا لکھا ہے اور وصول کا پول کھل جاتا۔

مگر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کو کہا میری ماں نے

جماعت علی شاہ نام لکھا ہے۔ میں پوری دیوبندیت کے مقابلے میں

جماعت کی طرح اکیلا ہی کافی ہوں۔

نمبر 68: بریلی میں تو پاگل خانہ بھی ہے۔

ج: ایک راستے بریلی شہر ہے، دوسرا بائیس بریلی شہر ہے، ہم کون سے شہر کے پاگل

خانے سے آئے ہو، اور پاگل پر شریعت میں کوئی گرفت نہیں، لیکن دیوبند کا

معنی شیطانی جماعت ہے اور قرآن میں شیطان کو کافر کہا ہے۔ تو اس کی

جماعت مسلمان کیسے؟

نمبر 69: بریلیوں نے علامہ اقبال پر بھی فتویٰ لگایا تھا۔

ج: ابتدا میں علامہ اقبال نے شریعت کے خلاف اشعار کہے تو مفتی اسلام اپنا

فرض پورا کرتے ہیں۔ اور دیوبندی کو علامہ صاحب بہت اچھے لگتے ہیں تو

ان کے یہ اشعار پڑھیں کہ،

ہم ہنوز نہ اندر موز دیں ورنہ

زدیوبند حسین احمد ایس چہ بواجبی است

دیوبندی عامر عثمانی نے کہا،

یہ مصعب اظہار سے فتویٰ یہ اندھیری

فکار شیطان کانسوں دیکھ رہا ہوں

اپنے دیوبندی حقیقت دیوبندی کی زبانی پڑھیں۔

دعا کی دال ہے یا جوج کی ہے یا اس میں

وہن فروق کا داؤدی کی ب اس میں

جو اس کے لذت میں تاہم غلطیاں ہے

تو اس کے دال سے دہخائیت نمایاں ہے

ملے یہ حرف پورے چار تو دیوبند بنا

مڑے خمیر سے یہ شہر نابند بنا

(حوالہ تجلی رسالہ فروری ۱۹۵۷ء)

دیوبندیو اچھاں پاگل خانہ ہوتا ہے وہ اسی شہر کے پاگلوں کے لئے نہیں ہوتا

بلکہ دوسرے شہروں سے بھی پاگل لائے جاتے ہیں مثلاً دیوبند، سہارنپور،

گنگوہ، انپٹھ۔

ہم دیوبندیوں کا موجودہ دور میں شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے چنے

بورڈ پر مسلک دیوبند لکھنا شروع کر دیا ہے ہم اہلسنت کو یہ بتانے میں اور

عوام کو بچھڑے میں آسانی ہوگئی کہ یہ ہیں ”شیطانی جماعت والے“۔ لہذا ہر جگہ

اپنے مدرسے مسجد میں لکھیں مسلک دیوبند، شکر یہ۔

لاہور اور حیدرآباد میں بھی پاگل خانے ہیں کیا بائیں کے تمام دیوبندی پاگل

ہیں؟ امید ہے کہ پاگل پن کے دورے نہیں پڑیں گے ورنہ دوسرا نزلہ

کتاب کی صورت میں جلدی آجائے گا۔

نمبر 70: تم جیسے بریلوی کو دیکھو کہ بلکہ جان سے ہاتھ دھوئے پڑیں گے۔

ج: سوہاستا ہے دین اسلام میں موت آجائے شہید کا درجہ ملے گا۔ کاش تم گولی اور گالی کو چھوڑ کر علمی شرعی دلائل سے بات کر لو تو بہتر ہے۔

نمبر 71: علامہ اقبال کو کافر کہا بریلویوں نے۔

ج: اس کا جواب گلدزدہ کا کہ غیر شرعی اشعار پر شرعی فتویٰ دیا تھا بتاؤ یہ جرم ہے؟

نمبر 72: بریلوی نے قائد اعظم کو کافر کہا۔

ج: یہ بھی ابتدائی باتیں ہیں اور جو بھی فاسق ہو گا اس پر فسق کا فتویٰ ملے گا۔

دوسری بات یہ کہ تجانب اہلسنت کتاب اسے نزدیک مستتر نہیں اور نہ ہی یہ عقائد کی کتاب ہے۔

اسپے گریاں میں منہ ڈالو، حسین احمد دیوبندی نے مسلم ایک میں شرکت کو حرام کہا اور قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا۔ مکالمات الصدورین، دیوبندیوں نے شبیر احمد عثمانی کو ایوانہل قرار دیا۔ اور عطاء اللہ بخاری نے کہا کہ کافر کے واسطے اسلام چھوڑا۔ یہ قائد اعظم ہے یا کافر اعظم۔ خطبات احرار۔ کسی دیوبندی کے پاس جواب ہے تو پیش کرے۔

نمبر 73: بریلوی امام کے بیٹے نے کہا ج فرض نہیں۔

ج: اصل بات کیوں نہیں بتاتے کہ اس وقت کے حالات کے پیش نظر صرف اس سال حج مؤخر کرنے کو کہا جبکہ شہداء و اہل ظلم کر رہے تھے مسلمانوں پر اور دیوبندی تھانوی، محمود الحسن زندہ تھے وہ اپنی زبان کاٹ کر تمنا نہ دیکھ رہے

تھے وہ خاموش رہے۔ تاؤ جاہل تھے؟ لہذا حج فرض نہیں، یہ عبارت کہاں لکھی ہے۔ جھوٹوں کے سر وارثوت دکھاؤ ورنہ زلوہ پر کرو۔

نمبر 74: احمد رضا نے اذنان سے پھیلے اور بعد صلوة و سلام رائج کیا۔

ج: سات سو سال پہلے یہ سلسلہ شروع ہوا، حرمین طہیین میں بھی ترکوں کی حکومت میں صلوة و سلام پڑھا جاتا تھا، محدثین نے اس کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا ثبوت دیکھو اور اپنی مسجد میں شروع کر دو، ورنہ جھوٹ اور انزام سے تو پر کرو۔ جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ ہے جائز ہے، ان پر کیا فتویٰ ہے؟

نمبر 75: احمد رضا خان نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، درود ایجا دیا۔

ج: یہ درود و سلام حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھا تمام فرشتوں نے پڑھا میلاد شریف کی رات اور تمام صحابہ کرام اور اہلبیت عظام نے پڑھا۔ تمام اولیائے کرام نے پڑھا علامہ حق المسد نے پڑھا۔ لطف کی بات یہ کہ دیوبندیوں نے بھی پڑھا۔ تھانوی نے بھی پڑھا، تفسیری جماعت کے زکریا نے پڑھنے کا حکم دیا، کتنے ثبوت دیکھ کر تم بھی پڑھو گے تحریر کرو، ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ ورنہ جھوٹ اور انزام سے تو پر کرو۔ ہاں اشرف علی تھانوی پر درود پڑھا گیا رسالہ امداد۔ میں فتویٰ لگاؤ؟ ورنہ شرع کرو۔

نمبر 76: خانقاہ کے بریلوی سجادہ نشینوں نے دیوبندیوں کی تعریف کی تھی۔

ج: ایک شخص کے منہ پر کسی بزرگ نے تھک دیا اسکی جھلسائی کی وجہ سے وہ شخص سمجھا کہ حضرت نے میرے منہ پر لعاب دیا کہن ڈالا ہے برکت کے لئے۔ اگر کوئی اس طرح تعریف پسند کرتا ہے تو اس کی مرضی وہ بریلوی سجادہ نشین

کون ہیں؟ کہاں کے ہیں؟ کس کی اولاد ہیں؟ چلو یہ بھی چھوڑ دو۔ صرف اتنا بتا دو کہ دیوبندی گستاخانہ عبارتیں پڑھنے کے بعد اگر کسی نے تعریف کی ہے، جس وہ حوالہ پیش کر دو؟ ورنہ گھر کی چار دیواری میں بٹھائیں، تہانے کا کیا فائدہ۔

نمبر 77: علماء دیوبند کے کفر پر اجماع کا ثبوت نہیں ہے۔۔

ج: شمر ہے تم نے دیوبندیوں پر کفر تسلیم کر لیا، اس اجماع سے ثبوت دکھانا ہے۔ آؤ دیکھ لو اس پر اجماع ہے کہ حضور علیہ السلام کی تعظیم شریف کی گستاخی بھی کفر ہے۔ تو حضور ﷺ کی ذات کی گستاخی تو بدیعہ اولیٰ کفر ہے۔ اب تو گستاخوں کی جماعت کو چھوڑ کر تجدید ایمان اور تجدید نکاح کر لو۔

نمبر 78: جب تھانوی نے عبارت بدل دی تو بریلویوں کو کفر کا فتویٰ واپس لینا چاہیے۔

ج: ایک تو یہ معلوم ہوا کہ تھانوی نے اپنی گستاخی سے توبہ و رجوع نہیں کیا۔ پھر فتویٰ واپس کیوں؟ عبارت بدل دی یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پہلی عبارت حفظ ایمان میں گستاخی تھی، اگر کسی دیوبندی کے پاس تھانوی کی توبہ تحریر ہے تو وہ ضرور دکھا دے تاکہ ہم بھی دیکھ لیں۔

نمبر 79: احمد رضا نے رشید احمد گنگوہی صاحب پر دھلی فتوے سے کفر کا حکم کیا۔

ج: تمام دیوبندیوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اگر فتویٰ گنگوہی کا ہوا تو وہ کافر ہے، جس فتوے میں وقوع کذب یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ہے، معاذ اللہ۔

ہم نے صرف یہ بتانا ہے کہ وہ فتویٰ گنگوہی کا ہی ہے جس کو دکھا کر حرمین شریفین کے علماء حق نے بغیر کسی تفسیر کی تھی، اور اس کے اصل گستاخی کا فتویٰ ہونے کے لئے جس شواہد موجود ہیں، جن میں سے ایک یہ ثبوت ہے کہ گنگوہی کی تحریریں موجود ہیں اور وہ فتویٰ کسی ایک پھرٹ کو دکھا کر فیصلہ کراؤ جو وہ فیصلہ دے ہم کو منظور ہے، باقی شواہد اگر دیوبندی تحریری بات کرے تو ہم دکھائیں گے۔

نمبر 80: ہم دیوبندی اتحاد امت کو ناچاہتے ہیں مگر بریلوی علماء نہیں کرتے۔

ج: ہم نے کب انکار کیا ہے اتحاد سے صرف ایک شرط ہے، مثال کے طور پر ایک چور دوسرے نمازی سے اتحاد کرنا چاہتا ہے دو تکی چاہتا ہے نمازی یہ کہتا ہے چور سے کہ تو چوری چھوڑ دے اور اتحاد کر لے دیوبندیوں تم بتاؤ چور چوری چھوڑے یا نمازی نماز چھوڑے جو جواب تمہارا وہی ہمارا ہے۔ آج دیوبندی اپنے علماء کی گستاخانہ عبارتیں کفریہ قرار دیں تجدید ایمان کریں اتحاد شروع ہو جائے گا۔

نمبر 81: بریلویوں کو کیا فائدہ ملے گا دیوبندی علماء کو کافر قرار دے کر۔

ج: دسی فائدہ ملے گا جو قادیانی و جال کاکہ فر قرار دیتے ہیں، ملتا ہے۔

نمبر 82: احمد رضا خان کو حجاز مقدس میں گرفتار کر لیا تھا۔

ج: دیوبندیوں! کیا پوری جماعت میں ایک ایسی جگہ بولنے والے انہیں، چاہا بات کر دی اور انہیں تو کوئی حوالہ کوئی ثبوت؟ دو تکی بغیر دلیل کے کوئی بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اعلیٰ حضرت کی جو عزت حرمین میں کی گئی وہ کسی عالم غبی کی نہ

دیکھی گئی۔ واقعہ یہ ہے کہ شریف مکہ نے چند سوالات پوچھے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے ان کے جواب دیے تو شریف مکرراتاً خوش ہوا کہ دو ماہ تک اعلیٰ حضرت کا قیام رہا اور علماء ملاقات کے لئے آتے رہے۔ حسین احمد نے یہ جھوٹ لکھا شہاب ثاقب میں جو دو دن گھڑت کتابوں کے نام سے دھوکہ دے چکے ہیں اور ۱۲۰۰ گالیاں اپنی کتاب میں لکھ چکے ہیں اعلیٰ حضرت کو۔ جب فرضی حوالے سے کہتے ہیں وہ جھوٹ لکھیں تو کیا بڑی بات ہے۔

نمبر 83: احمد رضا کو جزیرہ عرب سے باہر نکالنے کا حکم دیا۔

ج: یہ جھوٹ بھی حسین احمد مدن پوری کا ہے، جن اکابر کا یہ حال ہے ان کے شاگردوں کا کیا حال ہوگا۔ دیوبندیوں کو صرف اتنا بتا دو کہ اس واقعہ کے بعد دو ماہ تک اعلیٰ حضرت کیسے مکہ مکرمہ رہے؟ اور پھر مدینہ منورہ کیسے چلے گئے؟ اور شہاب ثاقب میں لکھا ہے کہ مدینہ منورہ سے واپس ہندوستان والی بات سچی ہے۔ وہ میں سے ایک جھوٹ مان کر تو یہ کرو؟ جہنوں پر اللہ کی لعنت

-9-

نمبر 84: احمد رضا کو مناظرہ کا چیلنج دیا تھا مگر وہ نہیں آئے۔

ج: یہ خواب کی بات ہوگی، کس نے چیلنج دیا تھا؟ کب دیا تھا؟ نام کیا تھا؟ پھر اعلیٰ حضرت نے کیا جواب دیا جبکہ قتادی، گنگوہی، آفٹھوی، نانوتوی کو برکت نہیں ہوئی کہ گھر بیٹھ کر تحریری مناظرہ کر لیتے۔ کیا وہ دیوبندی اکابر سے زیادہ بڑا مولوی تھا؟ تم سے اچھے تو شیعہ تھے انہوں نے چیلنج دیا مناظرہ کا، اعلیٰ حضرت کی طبیعت خراب تھی پھر بھی فرمایا مجھے مناظرے میں مرجانا

قبول ہے، مگر مناظرہ سے بچ کر زندہ رہنا منظور نہیں۔ اور تحریر لکھ دی جس کو دیکھ کر شیعہ مناظرے سے فراد ہو گئے۔ دیوبندیوں! ثبوت پیش کرو۔ ورنہ شرم کرو۔

نمبر 85: بریلوی علماء مناظرہ سے راہ فرار اختیار کر گئے۔

ج: کوئی ثبوت ہے تو پیش کرو اگر سچے ہوں ورنہ آؤ کر اپنی کے اور دو مولوی سکھر کے فقیر کے سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکے جب مناظرہ کا وقت آیا یا میل ہو کر بھاگ گئے۔ آؤ فقیر اپنی کر لو اور باطل مذہب سے توبہ کرو۔ مناظرہ اعظم محمد عمر صدیقی امجدی رحمتہ اللہ علیہ کے آنے پر دیوبندی گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

نمبر 86: احمد رضا خان نے بات بات پر کفر و شرک کے فتوے لگائے۔

ج: کوئی حوالہ کوئی ثبوت کوئی دلیل پیش کر دے پیش کرو اگر سچے ہو۔ ورنہ آؤ تقویٰ الایمان میں موجود ہے بات بات پر کفر و شرک کے فتوے دیکھو،

شرک کی مشین

جو کسی ولی کی قبر کو بوسہ دے وہ شرک

جو قبر پر غلاف ڈالے وہ شرک

جو نبی ولی کے مزار کے آس پاس ادب کرے وہ شرک

جو نبی اور ولی کی تعظیم کرے وہ شرک

جو یہ سمجھے اللہ اس سے خوش ہوتا ہے وہ شرک

جو قبر سے لئے پاؤں چل کر اب کرے وہ مشرک
 جو ولی کی قبر پر شامیانہ لگائے وہ مشرک
 جو ولی کی قبر پر روشنی کرے وہ مشرک۔
 جو زیارت کے لئے سفر کرے قبر کی طرف آئے وہ مشرک۔
 جو ولی کی قبر پر خدمت کرے وہ مشرک۔
کفر کی مشینیں
 جو بیٹے کی پیدائش پر بکرا ذبح کرے وہ کافر۔
 جو بم اللہ کی محفل کرے وہ کافر۔
 جو سہرا باندھے وہ کافر۔
 جو محرم کی محفل کرے وہ کافر۔
 جو میلاد کی محفل کرے وہ کافر۔
 جو گیارہویں کرے وہ کافر۔
 جو شعبان میں طود پکائے وہ کافر۔
 جو بھنگی کی رسم کرے وہ کافر۔
 عید کے دن سویانا پکائے وہ کافر۔
 جو قبر پر چراغ جلائے وہ کافر۔
 جو درواں کرے وہ کافر۔
 جو عرس کرے وہ کافر۔

جو عید کے دن نکلے طرہ کافر۔
 جو کفن پر لکھے وہ کافر۔
 جو تقلید کو کافی جانے وہ کافر۔
 جو قبر میں شجرہ رکھے وہ کافر۔
 جو برسی منائے وہ کافر۔
 جو کفن کے ساتھ چادر باندھے وہ کافر۔
 جو اپنے مکان کو زیارت دے وہ کافر۔
 جو چتر و لواحق پڑھے وہ کافر۔
 جو یہ نام رکھے، پیر بخش، علی بخش، وہ کافر۔
 جو سوگم کرے وہ کافر۔
 جو فقیر دھتائے وہ کافر۔

دیوبندیو! اگر غیرت، شرم ہے تقویٰ۔ لایمان کتاب لاؤ، ہم یہ مشرک و کفر کی مشینیں
 دکھاتے ہیں اور دیکھ کر دلاوی پر فتویٰ لگاؤ؟ ان میں سے بے شمار کام
 دیوبندی کرتے ہیں، بتائیں دلاوی کے فتوے سے وہ دیوبندی کافر و مشرک
 ہوئے یا نہیں؟ اگر ہوئے تو تجدید ایمان اعلانیہ کر دو۔ اگر نہیں تو حدیث کے
 مطابق جو مسلمان کو کافر و مشرک کہے اگر وہ نہیں ہے تو کہنے والا کافر و مشرک
 ہوا یا نہیں؟ جواب دو؟

نمبر 87: احمد رضا خان نے بدعت کے فتوے دیئے ہیں۔

مع: ایک حوالہ ایک ثبوت ایک بدعت ثابت کرنا اہل حضرت نے کرنے کا حکم دیا

ہو، دس ہزار روپے انعام وصول کرو۔ تمام دیوبندیوں کو دعوت عام ہے۔ بدعت کی تعریف کر کے بتا دو۔ نہیں بتا سکتے، یا پھر پوری جماعت میں صرف ایک مولوی، مفتی، عالم دین، شیخ الحدیث دکھا دو جو بغیر بدعت کے مفتی بن گیا ہو اور سند یافتہ ہو، سب کو قہقہہ ہے، قیامت تک دکھا دو؟ ورنہ انھیں دہلوی نے تقویہ الایمان میں چاروں سلسلے والوں کا درجہ انقشہ بندی، چشتی، سہروردی کو بیہودیوں کی طرح لکھا، بدعت لکھا ہے، دیوبندیو! یہ ہے تمہارا امام جس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو بیہودی اور بدعتی لکھا ہے، دیوبندیو! وہابیو! مبارک ہو تم کو نقشبندی، قادری، چشتی بن کر دھوکہ دے رہے ہو شرم کرو، دیوبندیو! اگر غیرت ہے تو انھیں دہلوی کو چھوڑ دو اعلانیہ، یا پھر چاروں سلسلوں کا نام لے کر ناجائز دو۔ جواب دو کیا منظور ہے؟

نمبر 88: بریلوی عالم نے وقت مخصوصہ میں حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر لکھا ہے۔ یہ گستاخی ہے۔

ج: سبحان اللہ دیوبندیو! تم حاضر و ناظر نہیں مانتے پھر گستاخی کیسی، دیوبندیوں نے حاضر و ناظر پر شرک کا فتویٰ لگایا ہے۔ دیوبندیو! اپنی عقل کا علاج کراؤ۔ اعتراض کرنے سے پہلے اپنے عقیدے کو دیکھ لیا کرو اگر تم حضور علیہ السلام کو حاضر و ناظر مان لو پھر اعتراض کرو تو ہم تم کو جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

نمبر 89: بریلوی مفتی نے جہاں حق میں لکھا کہ ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔

ج: مفتی احمد یار خان (نصی رحمتہ اللہ علیہ) نے جو کلمہ اکرم اور دوسطیں دیکھ لیتے تو اس میں جواب موجود ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے کتب عقائد میں ہے، خدا پر نہ زمانہ گزرے، اس کے آگے مفتی صاحب نے تین آیات سے وضاحت کر دی ہے کہ حاضر کا معنی سامنے موجود ہونا مفتی غائب نہ ہونا۔

ناظر کے معنی لکھے کہ آنکھ کاغ، نظر، ناک کی رگ، آنکھ کا پانی، اور چند سطر بعد تو آسان الفاظ میں لکھا کہ حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ کہ قوت قدسہ والا ایک جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھے اور آگے روح، جسم اور قبر کے لفظ بھی لکھے، آنکھیں کھول کر پڑھا کرو۔ اب تمام دیوبندی بتائیں ایسے حاضر و ناظر کے معنی میں تم خدا کو مانتے ہو؟ دیوبندی کسی مکان میں اللہ کو مانتے ہیں؟ کیا دیوبندی اللہ کے لئے آنکھ کاغ، ناک کی رگ مانتے ہیں؟ روح جسم قبر مانتے ہیں؟ معاذ اللہ، جواب دینا؟

اس کو مفتی صاحب بتا رہے ہیں کہ ان معنوں میں خدا کی صفت نہیں۔ دیوبندیو! تم ذرا حاضر و ناظر کے معنی بتاؤ اللہ تعالیٰ کے لئے ابھی پتہ لگ جاتا ہے کہ صفت کا انکار ہے یا اقرار ہے؟ دیوبندیو! تم کس طرح اللہ کو حاضر و ناظر مانتے ہو وضاحت کرو؟

اعتراض کرنے والا اگر شرعی دلائل سن کر مان لیتا ہے مگر نہ مانے تو پتہ لگ جاتا ہے کہ اعتراض کرنے والا سمجھتا نہیں چاہتا بلکہ مذاق کر رہا ہے اسلام کے مسائل سے مذاق کرنا بے دینی ہے۔

نمبر 90: بریلوی مفتی نے لکھا کہ انبیاء بشر تھے۔

ج: بالکل درست ہے، یہ بتاؤ تکلیف کیا ہوئی آپکو، حضور ﷺ بشر ہیں۔ بے مثل ہیں۔ اصل اختلاف یہ ہے کہ اسے جیسا بشر جیسے مخالفین کہتے ہیں تو یہ کرو۔

نمبر 91: بریلوی عالم نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا حضور ﷺ بھی عالم الغیب ہیں۔

ج: ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں آپ پریشانی بتائیں کیا ہے، حالانکہ دیوبندی غلط احمد انھوں نے لکھا ہے حضور ﷺ عالم الغیب ہیں۔ بتاؤ کیا فتویٰ ہے؟ حوالہ محفوظ ہے۔

نمبر 92: بریلوی حضور علیہ السلام کا غیب ذاتی مانتے ہیں۔

ج: پوری جماعت میں کسی ایک بریلوی عالم دین نے یہ بات کہیں بھی نہیں کہی۔ جھوٹ بولتے ہو تو یہ کرو۔

نمبر 93: بریلوی غیب کا علم اللہ کے برابر مانتے ہیں حضور ﷺ کے لئے۔

ج: حدیث ہے جس نے مجھ پر جھوٹ باعہادہ جنمی ہے، کسی نے نہیں لکھا جیسوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ اگر سچے ہو تو یہ کرو، اگر کوئی حوالہ دکھادیں ہم فتویٰ لگا دیں گے۔

نمبر 94: احمد رضا نے لکھا کہ قبر پر قرآن پڑھنا مانع ہے۔ احکام شریعت

ج: اعلیٰ حضرت نے قبر پر قرآن پڑھنے پر پڑھوانے کو منع نہیں لکھا بلکہ تلاوت پر اجرت لینا حرام ہے۔ کبھی تو پوری بات لکھ دیا کرو، شرم کرو وھو کہہ دیتے سے، الزام ہے۔

نمبر 95: احمد رضا خان نے سماع کو حرام لکھا ہے اور بریلوی سماع سنتے ہیں۔

ج: اعلیٰ حضرت نے سماع کی شرائط لکھی ہیں جو امیر کے ساتھ ہو اور اس کے بغیر سماع کی اجازت ہے۔ اگر ہم دیوبندیوں کا تواریکنا جھوٹ پیش کریں تو تم کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

نمبر 96: احمد رضا نے لکھا کہ ۲۲ جب کے کوٹھے حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کی خوشی کرے وہ جنمی ہے۔

ج: جی ہاں لکھا ہے۔ یہ شیعہ حضرات کا کام ہے کوئی سنی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا، بلکہ پورے رجب میں کوٹھے ہوتے ہیں اور ۲۲ رجب کو بھی ہوتے ہیں۔ ایصال ثواب کے لئے جس میں حضرت امیر معاویہؓ اور امام جعفر صادقؑ کے لئے، ہندوستان میں تقریباً بیڑھ سو سال سے رائج ہیں۔ دیوبندیوں کے ہر حاکم اعدا اللہ مہاجر کی مرحوم کے کوٹھے ایصال ثواب کی قسم ہے جائز لکھا ہے۔

حوالہ فیصلہ بخت مسئلہ کتاب میں۔ کوئی دیوبندی ہے انصاف پسند تو عالمی صاحب پر فتویٰ لگاے؟ بری نیت بری ہے اچھی نیت اچھی ہے۔

نمبر 97: احمد رضا خان نے لکھا کہ میت کا کھانا صرف غریبوں کو دیں اور امیروں کو نہ کھلائیں۔

ج: بالکل درست ہے آپ اپنی تکلیف بیان کریں کیا پریشانی ہے۔

نمبر 98: احمد رضا کے صاحبزادے نے عرس کو منع کیا ہے۔

ج: آدمی بات لکھ دی اور آدمی بات کوئے کا قورمہ سمجھ کر کھا گئے، انہوں نے اس

عرس کو منع کیا ہے جس میں مانج گانے، بعض جاہلوں نے شروع کئے تو آپ نے ایسے عرس کی مذمت کی ہے۔ ورنہ خود ہر سال عرس مناتے ہیں جس میں غیر شرعی کوئی کام نہیں ہوتا۔

نمبر 99: بریلوی علماء حضور ﷺ کو خدا کے نور کا ٹکڑا کہتے ہیں۔

ج: اگر حلال کی اولاد ہو تو ثبوت پیش کر دو، ورنہ جھوٹ و الزام سے لوہہ کرو۔ حضور ﷺ کو نور ماننے سے اگر یہ نور کا ٹکڑا ہے، تو تھا تو ہی، کنگوئی، دہلوی نے نانو تو ہی نے حضور ﷺ کو نور تسلیم کیا ہے، اور یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور بنایا۔ اور نور من نور اللہ تسلیم کیا، اب بناؤ یہ الزام اپنے مولویوں پر ایک دفعہ لگا دو۔

نمبر 100: بریلویوں کا عجیب عقیدہ ہے کہ بشریت بھی مانتے ہیں نورانیت بھی، مانتے ہیں جبکہ نور بشر نہیں بن سکتا۔

ج: کوہے کھانے والوں کا بھی جب دماغ ہے کہ بشریت کو نور کی ضد سمجھتے ہیں جب کہ یہ ضد ہے ہی نہیں۔ ورنہ بخاری و مسلم و ترمذی میں دیکھ لو حضرت جبرائیل امین کتنی دفعہ بشر بن کر بشری لباس پہن کر تشریف لائے۔ جو اب دو کیا حضرت جبرائیل کی نورانیت ختم ہو گئی؟ اگر ہاں تو جبرائیل کا اقرار ہے۔ اگر کو نہیں تو حضور ﷺ کی نورانیت میں بھی بشری لباس سے فرق نہیں آیا، کیا سمجھ۔

نمبر 101: بریلوی جماعت میں کوئی بھی تبلیغی جماعت نہیں ہے۔

ج: بڑے بھائی کا کرنا اور چھوٹے بھائی کا چاہنا ہمیں کربانیت کی تبلیغ کرنے

والو تم کو ”دعوت اسلامی“ نظر نہیں آتی، انوکھی طرح آنکھیں بند کر کے اعتراض کرتے ہو۔

نمبر 102: بریلوی انگوٹھے چوتے ہیں یہ بدعت ہے۔

ج: حدیث، جو بغیر تحقیق کے بات کرتا ہے اس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے انگوٹھے چوتے۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام نے پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے بعد دوسواہلیا نے اکرام نے اور آج کروڑوں امتی انگوٹھے چوتے ہیں کتنے حوالے دیکھ کر مان جائے تم آؤ مرد میدانِ نبوت دیکھو۔ اور دیوبندی تقی عثمانی نے انگوٹھے چومنا جائز لکھا ہے نبوت دیکھو اور لوہہ کرو۔

نمبر 103: احمد رضا خان نے چودہ سو سال عقائد کے خلاف لکھا۔

ج: ایک عقیدہ بتا دو جو اعلیٰ حضرت کا چودہ سو سالہ اسلام کے خلاف ہو، ہم وہ عقیدہ چھوڑنے کو تیار ہیں جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو، آؤ دلائل کی دنیا میں ثبوت پیش کرو، اگر غیرت شرم ہے تو؟

ورنہ آؤ دیوبندی بوا اپنے عقائد اسلام کے خلاف قرآن و حدیث کے خلاف ہم سے بھی غیرت طلب کر دو لڑائی کے ساتھ اور بغیر شرعی عقائد سے تو بہ کا طالع کرو۔ صرف ایک عقیدہ بتاؤ۔ میں کہہ دیوبندی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ امکان کذب داخل تحجب قدرت باری تعالیٰ ہے، معاذ اللہ۔ یہ غیر شرعی عقیدہ ہے۔ پوری جماعت دیوبندیہ، واپس کو چلیں۔

نمبر 104: بریلویوں نے انگریز سے سیکھ کر ہم کو باہلی کہا۔

ج: وہاں کسے کہتے ہیں، لیکن جب تھانوی نے گنگوئی نے دہلوی نے، یوسف بے نوروی نے، نعمانی نے، ذکر کیا ہے خود اپنے آپ کو باہلی ہونا تسلیم کیا۔ تو ہم نے بھی وہاں کو دیا۔ حوالے دکھانے کو تیار ہیں وہاں بیوا، اپنی سزا خود بخود کروا اور موت دیکھو۔ اور جواب دو کیا یو ہندیوں نے بھی انگریز سے سیکھ کر وہاں کہا تھا؟ جب وہاں کا اقرار بھی تھا اور وہاں بھی تم پھر اصرام کیوں؟

نمبر 105: احمد رضا خان نے حضور ﷺ کو نکل بنایا جو بالکل غلط عقیدہ ہے۔

ج: یہ عقیدہ قرآن وحدیث، مفسرین ومحدثین و بزرگان دین کا لکھا ہوا موجود ہے اگر تم تحریر کرو کر دیکھ کر مان جاؤ گے اور یو ہندی مذہب سے تو یہ کرو گے تو تشریف لے آؤ اور دلائل دیکھو۔ ورنہ یو ہندیوں کی عبادتیں تم کو دکھائیں کہ انہوں نے انگریز کو حق رکھ مان لیا اور لکھ دیا حوالہ بشرط تو یہ۔

نمبر 106: احمد رضا خان کی کتابوں میں دلائل نہیں ہوتے مطلب ویسے ہوتے ہیں۔

ج: قرآن کی آیات احادیث فقہ کے حوالے دلائل نہیں تو پھر دلائل کس کو کہتے ہیں؟ کاش ایک ثبوت اور حوالہ بھی دکھا دیجئے۔ مگر نفوس صدافسوس تم کو بھی سکھایا جاتا ہے کہ اے دیوبندو جہاں بھی جاؤ جس جھوٹ بولو اصرام کاؤ، اور بار بار جھوٹ بولے جاؤ کہ لوگوں کو وہ سچ نظر آنے لگے اور بس۔

نمبر 107: احمد رضا خان اپنی بات پر جم جاتے پھر کسی کی نہ مانتے تھے۔

ج: حق پر قائم رہنا تو ایمان کی دلیل ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی بات کہنے سے پہلے شرعی دلیل مانتے اور پھر اس پر جم جاتے۔ کیا یہ بری بات

ہے۔ کیا لوگوں کے کہنے سے اسلام کے اعمال چھوڑ دیتے، دیوبندیوں کی طرح جنہیں کہ فتویٰ دینے کے بعد سوچتے تھے اور پھر واپس بھی لے لیا کرتے تھے۔

نمبر 108: میں تو احمد رضا خان کا نام بھی لینا گوارہ نہیں کرتا۔

ج: واہ بھئی واہ نام بھی لے رہے ہو اور نام لینا گوارہ بھی نہیں۔ یہ الٹا دماغ دیوبندی کا ہو سکتا ہے، دیوبندیوں، وہاں اصرام اعلیٰ حضرت کی دشمنی میں اسنے اندھے ہو گئے کہ اگر اعلیٰ حضرت خواب میں تم کو نظر آ جائیں اور کہیں کہ اللہ تعالیٰ وعدہ الاثر یک ہے تو تم وہ بھی انکار کر دو گے۔

نمبر 109: آخر احمد رضا خان نے کون سا کارنامہ انجام دیا ہے۔

ج: اگر ایک ہو تو ہم بتائیں بے شمار ہیں۔ دیوبندیوں! اگر کوئی جہادری جان بچائے تو تم ساری زندگی اس کا احسان مانو گے یا نہیں۔ اگر کوئی کسی کا ایمان بچائے تو اس کا احسان بھی مانو، اعلیٰ حضرت نے گستاخوں، بے دینوں اور بدعقیدہ لوگوں کی نشان دہی کر کے لاکھوں مسلمانوں کا ایمان بچایا۔ مگر تم احسان فراموش احسان ماننے کی بجائے انکاش میں بن گئے۔ کیا یہ انسانیت ہے۔ شکر یہ ادا کرنے کے بجائے جھوٹ و الزام کی بہتان کی لکھ لے کر اعلیٰ حضرت کے پیچھے پڑ گئے۔

نمبر 110: احمد رضا خان نے لکھا،

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہوا مالک کے حبیب یعنی محبوب و محبت میں نہیں تیرا میرا

دیکھو کہ غلط عقیدہ ہے؟

ج: یا اعتراض کر کے تم نے اس بات کا ثبوت دے دیا کہ دیوبندیوں میں ایک بھی ایسا نہیں جو اعلیٰ حضرت کے ارادہ اشعار حضور ﷺ کی شان میں سمجھ سکے۔ قرآن میں دیکھو حضور ﷺ کا حکم ہیں۔ پہلے شعر میں مالک کہا حضور علیہ السلام کو عطا کی۔ اور اس مالک خالق کے حبیب ہیں، حبیب حبیب ہیں تو خدا کی خدا کی کے مالک ہوئے۔ اصل تکلیف تم کو دوسرے شعر میں ہوئی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اللہ حبیب ہے اور حضور ﷺ کو محبوب ہیں اور محبوب و حبیب میں یہ نہیں آتا کہ یہ تیرا ہے۔ اور یہ میرا ہے۔ کیا تقاضا ہے کیا ہوتا ہے یعنی جو میرا ہے وہ تیرا ہے جو تیرا ہے وہ میرا ہے۔

اور یہ حبیب اور محبوب کی شان ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت اللہ کا شریک پڑتے تو غلط تھا شریک تھا کیونکہ شریک آدمی کا حقدار ہوتا ہے۔ لیکن حضور ﷺ کو حبیب فرمایا محبوب فرمایا یعنی جو کچھ اللہ کی خدا کی ہے وہ محبوب کے لئے ہے۔ اس کے لئے بے شمار احادیث دکھائی گئیں ہیں صرف ایک حدیث دیکھ لو۔ کہ ”جو اللہ کا ہو جاتا ہے پھر میرا اس کا ہو جاتا ہے۔“ کیا سمجھے عقل کے اندر ہے۔ اس کا نظارہ قیامت کے دن ہوگا اور روایت میں ہے کہ اسے محبوب آج جو تیرا ہے وہ میرا ہے۔ جو تیرا دوست ہے وہ میرا دوست ہے جو تیرا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔

اب ہٹاؤ کیا غلط عقیدہ ہے اس شعر میں، اگر تمہارے پاس ایمان اور حضور ﷺ کی محبت ہوتی تو ایسا اعتراض نہ کرتے۔

نمبر 111: احمد رضا خان نے یہ شعر بھی کہے جو غلط ہیں اور اپنے آپ کو سنگ لکھا جبکہ مدینے کے کہنے مارنے کا حکم ہے۔

تجھ سے دور ہے سنگ اور سنگ سے ہے مجھ کو نسبت

میری گردن میں بھیجی ہے دور کا ڈورا تیرا

ج: جس جاہل کو یہ بھی نہیں پڑے۔ شہ اور شہ پہ سے براہی سمجھنا عقلمندی نہیں۔ دیوبندیوں میں ابراہیم سیالکوٹی نے اپنے لئے سنگ سے کم تر نسبت والا لکھا۔ (سراج منیر 1)۔ اور دیوبندی قاسم نانوتوی نے لکھا، ساتھ ساتھ سگان حرم کے تیرے ساتھ بھڑوں۔ قصیدہ ہمارے، دیوبندی اہل کی لقب شیر و غلاب بھی ہے، تاہذا ان مولویوں کی شیری طرح دم بھی ہے؟ اب کیا فتویٰ ہے جو اپنے لئے سنگ اور شیر لکھے ان کو بھی قتل کر دو اور قبر پر جا کر جوتے مارو گے؟ اس کے مزے حوالے شرح حدائق بخشش، علامہ فیض احمد اویسی صاحب (مدظلہ العالی) میں دیکھ سکتے ہیں۔

نمبر 112: بریلوی ہر نماز میں پڑھتے ہیں ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اللہ کی عبادت کرنی چاہئے اور اللہ سے مدد مانگنی چاہئے۔ مگر یہ انبیاء و اولیاء سے مدد مانگتے ہیں۔

ج: اس آیت کی تفسیر میں بے شمار حوالے موجود ہیں مگر ہم وہ تفسیر جو محمود الحسن دیوبندی نے کی ہے کہ ”ہاں اگر مقبول بندے کو شخص واسطہ رحمت الہی اور غیر مستقل سمجھ کر (مدد) ظاہری اس سے کی جائے تو یہ جائز ہے کہ یہ مدد و حقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی استعانت (مدد) ہے۔“

دوبند یوں جواب دہاں آیت کے تحت لکھا ہے متولی بندے۔ جو انبیاء و اولیاء ہوتے ہیں۔ خود دوبند کی جو بندوں سے چندہ صدقہ خیرات و کلوۃ قربانی کی کھالیں لگاتے ہیں وہ کیسے جائز ہیں؟ اور چندھویں شعبان میں شاہ قیصرستان میں دوبند کی مسجد میں چھ افغان کہا ہوا تھا اور ساری رات لوگوں سے چندہ مانگتے رہے۔ آؤ قصہ بیان کر لو۔ اور لگاؤ فتویٰ۔ چندے کی خاطر اپنے مسلک کا سودا کرنے والو شرم کرو۔ چندے کی خاطر بریلوی بن گئے۔ امام اور مولوں کی جگہ خالی ہوتو یہ بریلوی بن کر آجاؤ۔

مساجد میں نا جائز قبضہ چندہ کے خاطر کرنے والو! ہاؤ اس آیت سے چندہ لینا بندوں سے جائز کیسے ہو گیا؟

نمبر 113: بریلوی غناء کہتے ہیں کہ اگر گھر گیارہویں نہیں دی تو مال کا نقصان ہوگا۔

ج: یہ تجزیہ اور تقریر کس عالم دین کی ہے اور کہاں ہے؟ حوالہ دکھاؤ۔ دعویٰ تو کر دیا مگر دلیل نہیں، ظالموں کب تک جھوٹے الزام لگاؤ گے شرم کرو۔ اگر دوبند میں چٹائی نام کی کوئی چیز ہے تو ثبوت دکھاؤ وھو یہ کرو۔

نمبر 114: بریلوی مولویوں کے نزدیک سوئم چٹلم کرس واجب ہیں۔

ج: تمام زندہ مرد و دوبند یوں کسی کتاب سے واجب کا لفظ بنا دو سہ انکا انعام حاصل کرو کیا تم کو مرنا نہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کو جواب نہیں دینا۔ تو اتنا بڑا جھوٹ دھوکہ کیوں؟ یہ ایصال ثواب کی قسمیں ہیں اور جائز ہیں۔ اگر ایصال ثواب نا جائز اور حرام ہے تو شرعی ثبوت پیش کرو؟ ورنہ نیک کام سے روکنا شیطان کا کام ہے، شیطان کا کام ہے تو یہ کرو۔ ان سب اعمال کو حاجی

ایدا اللہ مہاجر کی مرحوم نے جائز قرار دیا ہے۔ لگاؤ فتویٰ اگر ہمت ہے؟
نمبر 115: بریلوی علماء حضور ﷺ کا سایہ نہیں مانتے یہ غلط عقیدہ ہے۔

ج: محدثین و مفسرین اور صحابہ کرام کا عقیدہ تھا۔ بناؤ ان پر کیا فتویٰ ہے؟ ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ تم اپنے ایمان کی خیر مناد۔ آؤ ثبوت دیکھ لو۔ اس کے علاوہ دوبند کی، وہابی، تھانوی اور گنگوہی نے لکھا ہے حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ ایک دفعہ تو انصاف کر کے اپنے مولویوں ہی پر فتویٰ لگا دو۔ چلو اتنا ہی کہہ دو کہ تھانوی اور گنگوہی کا عقیدہ غلط تھا۔

نمبر 116: امام بریلوی نے کئی مسائل میں ذاتی اور عطائی کا چور و رازہ کھول رکھا ہے۔

ج: ذاتی اور عطائی کا فرق قرآن وحدیث میں موجود ہے آؤ ثبوت دیکھ کر توبہ کرو۔ چور و رازہ کہنے والو! آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے، ذاتی و عطائی کا فرق دوبندیوں نے بھی کیا ہے، کیا دوبند میں چور و رازہ کھول دیا کچھ تو شرم کرو جھوٹ ہے۔

نمبر 117: امام رضا نے لکھا یا محمد ﷺ کی جگہ یا رسول اللہ ﷺ کہا کرو۔

ج: تم اپنی تکلیف بیان کرو، اہل حضرت نے ادب کی وجہ سے کہا ہے، چلو تم یا محمد ﷺ کہہ دیا کرو۔ مگر اس دن تہجد کی صوت ہوگی جب یا کے ساتھ تم پکارو گے۔ یا محمد ﷺ۔

نمبر 118: احمد رضا خان بریلوی نے رجب کی ۲۷ویں رات کے فضائل بتائے جبکہ اس میں اختلاف ہے کہ معراج کی رات کون سی ہے؟

ج: انہوں کو اختلاف نظر آتا ہے، اتفاق دانی روایتیں بھی پڑھ لیا کرو، اس ساری دنیا کے مسلمان علماء و عوام نے روایں یہ سب معراج شریف کی رات کے فضائل بیان کر رہے ہیں۔ تم مسلمانوں سے علیحدہ و تالیقی فرقہ ہو اسی لئے تمام مسلمانوں کے خلاف چلتے ہو۔ تقییر روح البیان اسی پڑھ لو اس میں تفصیل موجود ہے۔ اور اگر حدیث ضعیف ہے تو چاہو! کان کھول کر اور آنکھیں کھول کر پڑھ لو اور سن لو کہ ضعیف احادیث فضائل میں معتبر ہیں ان میں نقل ہوگا۔ یہ محدثین کا اصول اور متعلقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے۔

نمبر 119: احمد رضا خان نے معراج میں تعلقین شریف سمیت عرش پر جانے کا انکار کیا ہے۔

ج: اعلیٰ حضرت نے اس منہ کا انکار کیا ہے، اگر کسی دیوبندی میں مسرت ہے تو اس روایت کی سند بیان کر کے دکھائے ابھی پتہ لگ جائے گا تم کو حدیث دانی کا۔ تم تعلقین شریف کی بات کرتے ہو حرم کرو۔ دیوبندیوں! تم نے تعلقین تعلقین کے پیچھے سے چھڑا ڈالے اور بات کرتے ہو، درود و سلام کے پوٹھ پٹاڑنے والو! سیکر لو چنے والو تمہارے پاس ادب کی دولت کہاں ہے۔

نمبر 120: احمد رضا خان نے شعبان کی ضعیف اور موضوع احادیث بیان کیں۔

ج: ابو جہل میں حضرت نے کہاں موضوع کی احادیث بیان کیں ہیں، درکی بات ضعیف احادیث کی تو کئی روایتیں مل کر وہی مضبوط بن جاتی ہیں یہ محدثین کا اصول ہے۔ اگر چند روایں شعبان کی رات کے فضائل دیکھتے ہیں تو احادیث تقییر کبیر، اکناف، تقییر جمل، تقییر ابواسعد و تقییر روح البیان، تقییر جلالین

دیگرہ۔ اور صحاح ستہ میں روئے کے فضائل ہیں۔

نمبر 121: احمد رضا خان نے شب برأت لکھا ہے جو کئی روایت سے ثابت نہیں۔

ج: آلو کو دن میں نظر نہیں آتا مگر تم کو دن میں نظر آتا ہے اور نہ رات میں نظر آتا ہے، مذکورہ بالا تقاسیر میں شب کے چار نام ہیں۔ مبارکہ، برأت، رحمت، حیک۔ اور حدیث کے الفاظ ہیں کہ

ليلة الصف من شعبان فغفر الله - جب اس رات میں مغفرت ہوتی ہے تو جہنم سے آزادی یا نجات ہوتی ہے۔ اس کو برأت کہتے ہیں، لیکن بے ایمان گستاخ کی برأت نہیں۔ اسی لئے تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ دوسرے لوگ بھی اس رات عبادت سے محروم ہو جائیں۔ اور تمہارے ساتھ جہنم میں جائیں۔

نماؤ مفسرین نے شب برأت فرمایا ان پر کیا فتویٰ ہے؟ اور وہابی تھانوی نے شب برأت لکھا۔ وہابی اذلیل و بولی نے بھی شب برأت لکھا، بیادان پر کیا فتویٰ ہے؟ تم فتویٰ تیار کرو ہم حوالے دکھائے کو تیار ہیں آؤ سر و میدان ہوں۔

نمبر 122: احمد رضا خان نے یہ نہیں بتایا کہ ضعیف احادیث پر عمل کرنے میں خرابی ہے۔

ج: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ جلد دوم قدیم میں جو احادیث کی قسمیں بیان کیں اسماء الرجال پر جھٹکی جس کو دیکھ کر ایمان والوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ اور دیوبندیوں کی پوری جماعت مل کر بھی اعلیٰ حضرت کی حدیث دانی کے برابر نہیں ہو سکتی، ضعیف احادیث کے متعلق لکھا

کہ یہ عقائد میں احکام میں فرض واجب میں ٹوٹن نہیں کر سکتے۔ بلکہ صرف فضائل میں ان ضعیف احادیث پر عمل کریں گے اور یہ محدثین کا متفقہ فیصلہ ہے، جس سے دیوبندی جیسے بھانے کر رہے ہیں اگر تم کو علم نہیں تو ماتم کرو اپنی کم علمی کا۔ بے شمار دیوبندیوں نے ضعیف احادیث کتابوں میں نقل کیں ہیں ان کی قبر پر جا کر خرابی پٹاؤ، در نہ شرم کرو۔

نمبر 123: بریلی میں احمد رضا نے انوکھا کام کیا جو آج تک ہوتا ہے شعبان کی ۱۴ کو کھسر سے مغرب تک لوگ ایک دوسرے سے دعائی مانگتے ہیں۔

ج: دیوبندی عقل سے پھیل ہو چکے ہیں ان کو حدیث پر عمل بھی انوکھا کام نظر آتا ہے۔ حدیث ہے کہ بندوں کے حقوق بندے معاف کریں گے۔ اعلیٰ حضرت اس حدیث پر عمل کرتے تھے تناؤ حدیث پر عمل کرنا بھی تم کو برا لگتا ہے شرم کرو۔

اسی لئے دنیا کہتی ہے کباب تو دشمن بھی پکارا تھا کہ

جس کی ہر راہ سب مصلیٰ لایعجز

اس امام اہل سنت پہ لاکھوں سلام

نمبر 124: احمد رضا خان کے فتویٰ تکفیر کوئی وحی تو نہیں جو ہم مان لیں۔

ج: اعلیٰ حضرت کے فتوے جو تناؤں پر کفر کے، ہم کب کہتے ہیں وحی ہیں؟ اگر اعلیٰ حضرت کے فتوے بغیر دلیل کے ہوتے تو انکار کر دیا جاتا۔ لیکن جب فتوے شرعی دلائل قرآن و حدیث سے استماع سے ثابت ہیں۔ تناؤ ان کا انکار کیسے کریں گے۔ مثال کے طور سے دیوبندیوں نے بھی تادیبی اور شیعہ پر

کفر کا فتویٰ دیا ہے، تناؤ کیا یہ وحی الہی ہے دیوبندیوں کو؟ کیا تم تھوڑی دیر کے لئے یہ فتوے واپس لے سکتے ہو؟ نہیں واپس لے سکتے تو جواب تمہارا جو ہے وہی ہمارا ہے۔

نمبر 125: احمد رضا نے پیٹ کے دھندے کھول رکھے تھے۔

ج: کوئی حوالہ کوئی ثبوت دوا کر غیرت و شرم ہے۔ پیٹ سے دیوبندی مجبور ہیں کہ گیارہویں کو حرام بھی کہتے ہیں، اور کھانے میں سب سے آگے ہوتے ہیں، اور پیٹ تو دیوبندیوں کے پاس بھی بلکہ لیٹر کس ہے، کیا دیوبندی پیٹ کے لئے نہیں کھاتے؟ یا استیفاء کے لوٹنے چاٹ لیتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے۔

ہاں اللہ کا شکر ہے۔ ہم کو حلال گیارہویں شریف ملتی ہے، اور دیوبندیوں کو کوسے کا قورمہ، نبیٹ مبارک ہو۔ پاک لوگوں کو پاک غذا نہیں اور نبیٹ کو ضعیف غذا نہیں۔

کنگدھی کا فتویٰ ہے کہ "کو کھانے سے ثواب ہوگا"۔ قنادی رشید یہ۔

نمبر 126: احمد رضا خان نے عید کے دن گلے ملنے کو اچھا کہا ہے جبکہ یہ بدعت ہے۔

ج: تمام دیوبندی چھوٹے بھائی کا پا جامہ اور بڑے بھائی کا کرتا پہن کر آجائیں پھر بھی عید کے دن گلے ملنے کو بدعت سمجھتے ثابت نہیں کر سکتے، بلکہ ہزاروں دیوبندی عیدین میں یہ بدعت کرتے ہیں اور جو بدعت کرنے والا جیٹھی ہے تو دیوبندی پہلے اپنے دیوبندوں کو بدعتیہ کرانیں اعلانیہ تو بدعت بد نکاح۔ ورنہ آؤ اسلام کے ضابطے سکھو۔ جب صحابہ کرامؓ کے گلے ملنے پر

ہے شمار والے ہیں اور جس کی اصل موجودہ بدعت نہیں ہو سکتا۔ یہ شرعی اصول ہے۔

دیوبندی! آؤ ہماری شاگردی کرو۔ ہم تم کو اصول اور بدعت بتائیں کیا جوتی ہے؟ جو دیوبندی خود بدعت کے مسائل اور قسمیں نہیں جانتے وہ دوسروں کو کیا بتائیں گے۔

اس مسئلہ پر اہل حضرت کی دلائل شرعی پر کتاب موجود ہے اگر کسی دیوبندی دیوبالی میں ہمت ہے تو جواب دیکر دکھائے۔

نمبر 127: احمد رضا خان کو فقہ پر عبور نہیں کہ فقہی حضرات نے کونے کی قسمیں بتائیں اور اس کوے کو جائز رکھا۔

ج: اہل حضرت کا فقہ پر عبور دیکھنا ہے تو قادیانی رضویہ دیکھ کر ہٹاؤ اور فقہ میں جو کوے کی اقسام بتائیں وہ الگ ہیں۔ اور جو گنگوہی نے کوا کھانا ثواب بتایا وہ حرام ہے، غیبت ہے آؤ ہم سے قرآن وحدیث کے حوالے طلب کر کے دیکھ لو۔

اس مسئلہ پر اہل حضرت کی کتاب ہے جس میں گنگوہی سے سوالات کیے گئے۔ جو آج تک قرض ہیں کاش کوئی دیوبندی ان سوالات کا جواب دے کر گنگوہی کا قرض اٹھا روے ہمت کرے۔ وہ سوالات ہم بتائے تو تیار ہیں جو اہل حضرت نے کئے تھے آؤ مریدان بنو۔

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ لہو کے سینے میں خار ہے
کے چارہ جوتی کا وار ہے کہ یہ ہی دار وار کے پار ہے

نمبر 128: احمد رضا خان کا علمی کوئی مقام نہیں یہ صرف بریلویوں کا پروپیگنڈہ ہے۔

ج: اہل حضرت کا علمی مقام اندھے کو نظر نہیں آتا۔

آؤ لکھو لا تیرے جو ذہن کا بخارہ دیکھے

دیدہ کو رکھو کیا آئے نظر کیا دیکھے

آؤ اہل حضرت کے ادنیٰ خادم سے تمام علوم پر کسی بھی مسئلہ میں گفتگو کر کے دیکھ لو آج تک کوئی دیوبندی دیوبالی نہیں ملا جو کسی مسئلہ میں تفصیل سے گفتگو کر سکے اگر کوئی سامنے نہیں آتا تو آئے اپنے گھر بیٹھ کر تجویزی علمی گفتگو کرنے کی ہمت کرے سب سے زیادہ تعداد ان دیوبندیوں کی ہے کراچی میں دوبارہ سامنے آئے۔ کے لئے کسی قیمت پر تیار نہیں ہے۔ اور بعض دوبارہ آگئے مگر تیسری دفعہ علمی گفتگو سے راہبرار اختیار کر گئے۔ اہل حضرت کا علمی کارنامہ دیکھو قادیانی رضویہ نے کر بیٹھ جاؤ شاید بچھ آجائے۔

نمبر 129: بریلوی اشعار کہتے کفر یہ ہیں۔

یہ دعا ہے یہ دعا دعا

تیرا مہر اٹھ احمد رضا

(نقد روح۔ بحوالہ رضا فی مذہب)

ج: دیوبندیو! یہ اشعار اہل حضرت کے نہیں، پہلے چھوٹے تو پھر کرو۔ دوسرا یہ کہ نقد روح کتابچہ ہماری معتبر کتاب نہیں اور نہ ہی عفتا کی کتاب ہے۔ اس لئے ہم اس کتاب کے اشعار لکھنے والے کو نہیں مانتے دیوبندیو! تم بھی اپنی گستاخانہ کفریہ باطل عقائد سے اور کتابوں سے اور اپنے علماء سے انکار

کردہ۔ ورنہ ہم پر الزام جھوٹا، بہتان سے باز آؤ۔ رضا خانی مذہب سے متعلق حوالے سعید احمد قادری نے دیئے تھے جس نے یہ بھی تسلیم کیا تھا یہ حوالے غلط ہیں جھوٹے ہیں الزام ہیں۔ اب ایسے حوالے دیو بندی دیتے ہیں وہ بھی جھوٹے ہوں گے۔ اگر سچے ہوتے تو یہ حرکت نہ کرتے۔ پھر بھی اگر دیو بندی اپنی آنکھوں سے جھوٹے حوالے دیکھنا چاہیں تو سعید احمد قادری کی کتاب لے آئے ہم اس کو غلط جھوٹے حوالے دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 130: بریلوی رضا خانی مذہب یا فرقہ ہے۔

ج: دیو بندیو! دباؤ! بسبب بار بار یہ بتایا کہ سعید احمد نے یہ نام رکھے اور جھوٹے حوالے الزام بہتان لگائے ہیں اور اپنی کتابوں کو منسوخ کر دیا۔ اس کے باوجود وہ ہی حوالے ہر جگہ دکھا کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہو۔ سچ کہا کس نے

ذہیف بے شرم بہت دیکھے دنیا میں

مگر سب پر سبست لے گئی بے حیائی آپ کی

حالانکہ یہاں تک کہا ہے کہ ان حوالوں کو دینے والا لالہ ولد ہوگا۔ اب بھی اگر معلوم ہونے کے بعد دیو بندی نہ سمجھیں تو کم از کم تجدید کاغذ ضرور کر لیں۔ اس کے کچھ جواب ہم سابقہ صفحات میں دے چکے ہیں وہ بھی ذرا دیکھیں ٹھکول کر چڑھاؤ۔

نمبر 131: بریلویوں کو اپنی گستاخی نظر نہیں آتی دوسروں پر فتوے لگاتے ہیں۔

ج: یہی فیصلہ ہمارا ہے تم نے ایسے الفاظ سن کر تباہی طرف لگا دیئے۔ ورنہ آؤ مرد میدان بنو۔ ثناء ہماری گستاخی کن کتابوں میں ہے؟ حوالہ اور عبارت پوری نقل کرو جس میں جھوٹ اور الزام نہ ہو؟ اور اس عبارت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں گستاخی ثابت کردو۔ پھر ہم سے دخل کرو؟ یا ہم بتا دیتے ہیں دیو بندیوں کی گستاخانہ عبارتیں شریعت کے خلاف ہیں۔ گستاخانہ ہیں باطل ہیں۔ تم اس پر دخل کرو۔

دیو بندیو! آج تم کو جو چیز گستاخی نظر آ رہی ہے، وہ دیو بندی اکابر علماء کو نظر نہ آئی، آج تم بریلویوں کو مشرک و کافر کہہ رہے ہو۔ دیو بندی اکابر نے بریلویوں کو مسلمان لکھا ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ یوں کچھ کہہ لو کہ تمہارے منہ پر تھوک دیا اکابر دیو بندی نے۔ اب جتنی پارہم پسند کرو یہ تمہاری مرضی ہے۔

نمبر 132: بریلوی علماء ہمارے دیو بند کے عقائد باطل بتاتے ہیں اگر یہ عقیدہ باطل ثابت کر دیں تو میں دیو بندی مسلک چھوڑ دوں گا۔

ج: اگر اپنی زبان کے کچے ہو تو قائم رہنا ان الفاظ پر، باطل عقائد میں ایک عقیدہ دیو بندیوں کا امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق ہے، حوالے کتاب، بیکروڈی، لٹاؤنی رشید، براؤن قاضی، عبارات اکابر، سیف یمنی، شہاب ثاقب۔ ان کتابوں میں دیکھ کر تصدیق کر لو۔ اور اعلاٰ دینو یہ کرو۔

نمبر 133: بریلوی الزام لگاتے ہیں یہ عقیدہ ہمارا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

ج:۔

ج: ہم نے تحقیق کر کے لکھا ہے اور حدیث ہے کہ جو بغیر تحقیق کے بات کرے اس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔ پہلا تو جھوٹا ہونا مبارک ہو۔ اگر توبہ نہیں کرتے۔ اور فتاویٰ رشیدیہ میں ہے امکان کذب کے متعلق کہ یہ بندہ کا عقیدہ ہے۔

اس کے باوجود اگر یہ الزام ہے تو کراچی کے دس دیوبندیوں، مفتیوں سے دستخط کراؤ اور ہیرا کا حجر کر دکھاؤ کہ امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق عقیدہ دیوبندیوں کا نہیں اور وہ اس عقیدہ کا بطل مانتے ہیں۔

تو ہم اس الزام سے رجوع کر لیں گے اور آئندہ یہ حوالہ نہیں دیں گے۔ اور ایک دیوبندی نے یہ تحریر لکھ کر دی ہے کہ امکان کذب سے متعلق، اللہ تعالیٰ جھوٹ بولی سکتا ہے۔ کہ یہ دیوبندی عقیدہ ہے۔ جس کا دل چاہے وہ حجر و کچھ لے اور توبہ کر لے، دوسرا بطل عقیدہ دیوبندی ناوقوی کا کہ حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین جیسے چھ اور خاتم النبیین ہیں۔ حوالہ فقیر الناس۔ ہذا دیوبندیو! ساری کائنات میں سات زمینوں اور سات آسمانوں میں صرف سرکارِ دو عالم ﷺ ہی خاتم النبیین ایک ہیں یا چھ اور ہیں؟ یہ مسئلہ ختم نبوت کا ہے۔ قلعی ہے اور ضروریات دین میں سے ہے۔ اس کا انکار کفر ہے، گالی کے علاوہ جواب ہے تو ضرور عنایت فرمادیں۔

نمبر 134: احمد رضا خان نے علماء دیوبند سے ان کی وضاحت پوچھے بغیر کفر کا فتویٰ لگایا۔

ج: دیوبندیو! جھوٹ کے بغیر بھی بات کر لیا کرو۔ جسکی توجہ دیا کرو۔ اہل

حضرت نے علانے دیوبند کو خطوط لکھے کہ یہ تمہاری عبارتیں ہیں اس کا صاف اور شرعی مطلب بتاؤ۔ کئی خطوط ارسال کئے رجسٹری کی ان سب کا ریکارڈ موجود ہے۔ کہ فتاویٰ نے خود وصول کئے اور بعد میں رجسٹری لینے سے بھی انکار کر دیا۔ ایسے ہوتے ہیں حکیم الامت؟

فیصلہ کن مناظرہ کے لئے فتاویٰ کو دعوت دی۔ ہذا کیوں نہیں آئے؟ چپ بر طرح انعام جت کر لیا کئی سال ہو گئے ان کے رو میں کتاب شائع ہوئی سب کچھ دیکھتے رہے خاموش تماشائی بن کر مگر نہ بکھلا۔

سامنے آنے کی ہرأت نہیں تھی کم از کم گھر بیٹھ کر کاغذ کے پہلو ان کی طرح تحریری جھگڑ کر لیتے۔ آج بھی دعوت عام ہے دیوبندیوں، دہلیوں کو وہ مسکنا خان عبارتوں کو شرعی ثابت کر دیں اور انعام حاصل کریں۔ ورنہ آزما کر دیکھ لو جو بھی دیوبندیوں کا کفر ہانے کے لئے آیا وہ خود بھی کفر کے گڑھے میں جا کر ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں۔ چنانچہ آج بھی دیوبندی آزما کر دیکھ لیں اور ہم سے تحریری جھگڑ کر لیں حقیقت واضح ہو جائے گی۔

نمبر 135: بریلوی علماء نے نا جائز قید کیا مساجد پر۔

ج: آئینہ میں ایسی شکل نظر آتی ہے۔ بے شمار کراچی کی مساجد پر قید کیا ہے دیوبندیوں نے ایسی جگہ تو نمازی نہیں ہوتی۔ آؤ نجوت دیکھو اور مسجد تیار۔ خواہے کرو۔ کھلی جگہ؟ جائز ہے عہدہ دارانہ کر دیا اس کا راجہ دیکھو اور نوبہ کرو۔ بے شمار مساجد تیل کر دی گئیں صرف درودہ اسلام پائے پر تھرا کھڑا کر دیا۔ اور ایک جگہ بالکل نا جائز قید کر کے مسجد بنائی جہاں دیوبندی

بندیوں نے بھی نماز پڑھنی چھوڑ دی۔

آؤ ثبوت دیکھو اور "مستعلیٰ والی مسجد" کا نام بتا رہا ہوں کہ یہ مسجد کئی بریلویوں نے بنائی اور نام رکھا، کیونکہ دیوبندی مذہب میں کبیل بنانا جائزہ ہے تاہم دیوبندیوں! ناجائز چیز کا نام مسجد پر کیسے اور کس نے رکھا؟

اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے قبضہ شدہ مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چلے، اس کا ثبوت بھی موجود ہے۔ بتاؤ دیوبندیو! یہ کونسا اسلام ہے؟ جبکہ مشہور اکرم ﷺ نے مسجد کی زمین کی قیمت دے کر بنائی۔ حالانکہ کئی بریلوی کی مسجد پر قبضہ کر کے دیوبندیوں کی نماز نہیں ہوتی۔ مگر تم کو اس سے کیا نماز ہو یا نہ ہو مگر چندہ خوب لگا ہے، بس وہ کافی ہے۔ دیوبندیو! تم اپنے عقائد اسلامی ثابت کرو اور جو مسجد تم کو چاہیے ہم دینے کو تیار ہیں۔ آؤ مریدان! بنو۔ دعوت حام ہے۔

نمبر 136: اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت اسی کرتے رہتے ہو۔

ج: جی جاہل حضرت، جاہل حضرت، جاہل حضرت تم اپنی تکلیف جہاں کرو؟
نمبر 137: احمد رضا خان نے غوث اعظم کو حضور علیہ السلام کے برابر رکھا ہے۔

ج: کہاں لکھا ہے ثبوت وہاں رکھ لال کی اولاد ہو۔ ورنہ تو یہ کدو جھوٹ سے۔

نمبر 138: احمد رضا خاں کے اشعار جاہلانہ ہیں۔

ج: ایک شعر پیش کرو اگر سچے ہو۔ ورنہ چلو بھڑائی میں ڈسب سرو۔

نمبر 139: وہ ہی خدا تھا عرش پر مستوی ہو کر

از پڑا و محمد مصطفیٰ بن کر (بریلوی اشعار)

ج: یہ شعر اعلیٰ حضرت کا نہیں ہے۔ بلکہ کسی بھی کئی بریلوی عالم کا نہیں اور نہ ہی دیوبندی کسی معتبر کتاب میں ہے، دیوبندیوں جھوٹ سے تو پر کر دیں، ہم اس پر شرعی فتویٰ لگانے کے لئے پیر ہیں یا کوئی لے جاؤ۔

نمبر 140: یہ بریلویوں کی کتابیں نہیں ہیں؟ فقرہ روح، مقابلہ الجالس، تذکرہ غوثیہ، نوائد فریدیہ، مدائح اعلیٰ حضرت

ج: جی نہیں یہ ہمارے عقائد کی کتابیں نہیں اور نہ ہی معتبر ہیں۔ سنایا۔ اب تو باز آ جاؤ اگر شرافت نام کی کوئی چیز ہے تمہارے پاس۔

نمبر 141: میں نہ بریلویوں کو مانتا ہوں اور نہ ہی دیوبندیوں کو۔

ج: پھر جھوٹ بولا تم نے ایسا لگتا ہے کہ تمہارا کھانا نامحکم ہی نہیں ہوتا جھوٹ بولے بغیر۔ اگر تم دیوبندی کو نہیں مانتے تو رائے دہ کے اجتماع میں کیوں گئے؟ یہ بھی تو دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت ہے۔

نمبر 142: کیا بریلوی کہنے کی خاص ضرورت ہے اس کے بغیر بھی اہلسنت ہیں۔

ج: جب اصل کو دیکھ کر کچھ مال بازار میں آ جائے تو کوئی نہ کوئی نشان بناتی ہے کہ یہ اصلی ہے۔ اور یہی نقلی ہے، بتاؤ نقلی اور اصلی کت خرید کر سفر کر سکتے ہو؟ جس طرح اہلسنت کے ساتھ نقلی لگایا گیا تو اب نام نہاد اہلسنت نقلی دیوبندی جعلی مال پر پہل لگا کر آئے، اس لئے بریلوی لگا ہوا ہوا، جو ہندو کا شکر گزار نہیں وہ اللہ کا شکر گزار نہیں۔ اور یہ نقلی حرمین شریفین کے علاوہ نے بتائی کہ جب ہندوستان سے کوئی عالم دین آتا ہے تو ہم اس کے سامنے اعلیٰ حضرت کا ذکر کرتے ہیں اگر وہ خوش ہوتا ہے ہم سمجھ لیتے ہیں کہ یہ سنی

بریلوی ہے اگر وہ ناراض ہو جائے تو ہم کچھ لیتے ہیں کہ بیوی بندی وہابی
پر عقیدہ ہے۔

نمبر 143: بریلوی غوث الاعظم سے محبت کرتے ہیں مگر رشیدیہ نہیں کرتے جبکہ
غوث الاعظم کرتے تھے۔

ج: غوث الاعظم کہنا ہی وہابیوں کی موت ہے۔ غوث الاعظم مقلد تھے اور حنبلی
تھے۔ اگر وہابی مقلد ہیں تو رشیدیہ پرین کوئی جھگڑائیں۔ اور غوث
الاعظم ہیں رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ وہابیہ ائمہ تراویح پڑھتے ہوئے شرم
کرتے۔ جبکہ حنبلی شریفین میں بھی جس تراویح ہوتی ہیں۔ وہابیہ ائمہ کوئی
کرتے ہوئے قرینی اور قرینی کہ حضور مایہ اسلام نے آخری وقت تک نماز
رشیدیہ میں کے ساتھ پڑی۔ پس اس دعویٰ میں ایک حدیث مرفوعہ پیش کر
دو۔ وہی اکھ انعام حاصل کرو۔ اور جس حدیث کو تم پیش کرو اگر وہ مرفوع نہ
ہوئی تو تم دفع دین چھوڑ کر سنیں بریلوی بن جاؤ۔

نمبر 144: بریلوی گیارہویں شریف کرتے ہیں جو غیر اسلامی ناجائز حرام ہے۔

ج: گیارہویں شریف ایصال ثواب کا دوسرا نام ہے۔ اگر کوئی بیوی بندی مفتی
ایصال ثواب کو ناجائز حرام اور غیر اسلامی نہیں کہہ سکتا تو پھر گیارہویں
شریف کو غیر اسلامی نہیں کہہ سکتے۔ ورنہ بتاؤ گیارہویں شریف میں حلال
کھانا، قرآن کی تلاوت، اور دوسرا دعا، مسلمانوں کا نفع ہو، اور خط کرنا،
کیا غیر اسلامی ناجائز حرام ہیں یا نہیں؟ لکھی، وہابی، شیعہ، فارسی
کو، محبت حاصل ہے۔ اور یہاں اکھ کائنات سے جو بھی لیا رہوں شریف و

غیر اسلامی ثابت کروئے ناجائز حرام ثابت کروئے۔ تحریری طور پر شرعی
دلائل سے وہ انعام حاصل کر لے۔ اور میدان، ہلو۔ دلائل کی دہائیں آؤ،
گھر کی چار دیواری سے نکالو۔

نمبر 145: میں بریلویوں کے چکر میں پڑا نہیں چاہتا۔

ج: آخر تم کھن چکر ہو اپنے دنیا میں ہر معاشرے کے چکر میں پڑ جاتے ہو اور
عظمت مطلقہ کے لئے چٹنا چٹنا کرتے ہو۔ سوئی لو کیا منہ دکھاؤ گے۔

نمبر 146: مجھے بریلوی سے دشمنیت ہوتی ہے۔

ج: مجھے دیوبندی اور وہابی سے دشمنیت نہیں ہوتی۔ خریکوں؟

نمبر 147: میری کچھ میں نہیں آتا کہ بریلوی کہتے ہیں ہادیہ بندی کہتے ہیں۔

ج: اگر واقعی کچھنا چاہتے ہیں تو قرآن وحدیث کے مطابق عقائد دیکھو جس کے
عقائد اسلامی ہوں، پندرہ سو سالہ ہوں وہ۔ سچے ہیں اور جس کے عقائد قرآن
وحدیث کے خلاف ہوں جن کے فتوے غیر شرعی جن کے مرتبے غلط وہ
مجھ سے باطل ہیں۔

نمبر 148: بریلوی بھی دعویٰ کرتے ہیں دیوبندی بھی دعویٰ کرتے ہیں محمد رسول
کی جگہ ہے؟

ج: آسان طریقہ ہے۔ راہی بہت کرو۔ کہ ایک منہ جاضر و ناظر تو لے لو۔ وہ
بندی اس کو ضرور کہہ سکتے ہیں، ہم اس مسئلہ کا ثبوت دیوبندیوں سے
دیکھیں گے۔ پس قرآن لے لو۔ نبوی کا۔ یہ امر جائیں گے مگر فتویٰ نہیں
کہہ سکتے۔ تو پتہ چل گیا کہ اس کے لئے یہی کافی ہے۔ وہاں سے ہوا۔

دھوکہ ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ دیوبندی حاضر و ناظر حضور علیہ السلام کو ماننے والوں پر کفر و شرک کے نعرے لگاتے ہیں، ہم یہ ثبوت بھی دکھائیں گے کہ خود دیوبندی عداوتِ حاضر و ناظر ہونے ان کی کتابوں میں ہے۔ جو دیوبندی ثبوت دیکھ کر توبہ کرے وہ تشریف لے آئے ہم دکھانے کو تیار ہیں۔

نمبر 149: بریلوی کہتے ہیں دیوبندی گستاخ ہیں دیوبندی بریلویوں کو گستاخ کہتے ہیں، ہم کسی کی مائیں؟

ج: اتنا تو ہم بھی ماننے ہو کہ دو میں ایک سچا ہے ایک حق پر ہے۔ دوسرا گستاخ، باطل بدعتیہ ہے مگر کون؟ تو اس کا حل یہ کہ دیوبندیوں کے عقائد اور عقائد میں دیکھ لو کہ حضور ﷺ کو برا بھائی کہتے ہیں۔ براہین قاطعہ۔ حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ علم شیطان کا مانتے ہیں۔ براہین قاطعہ۔ حضور علیہ السلام سے نکل میں امتی بڑھ جاتا ہے۔ تحذیر الیاس۔ حضور علیہ السلام کے خیال سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ صراطِ مستقیم۔ حضور علیہ السلام کو مرکزِ مبین میں ملنے والا لکھا ہے و تقویٰ الایمان۔ بتاؤ یہ گستاخانہ عبارتیں کاشی نہیں کہ یہ فیصلہ کر لیا جائے واقعی دیوبندی گستاخ ہیں۔ اگر بریلویوں میں کسی نے گستاخی کی ہے خواہ لکھا وہ ہم شریعتی لکھنے کو تیار ہیں۔

نمبر 150: ہم دیوبندی کھڑے ہو کر سلام نہیں پڑھتے یہ بریلویوں کا طریقہ ہے۔

ج: شرم کرو۔ رمضان میں ختم قرآن میں وہ آیات موجود ہیں کہ انبیاء کے نام سے کہ سلام کا ذکر ہے۔ دیوبندی کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہاتھ باندھ کر پڑھتے ہیں۔ تمام بریلویوں پر سلام ہو۔ اور رمضان میں بندوں سے ذکر کاف، فطرہ

صدقات، خیرات کی دعا مانگتے ہیں۔ اپنے باطل مذہب بھول کر کہ ہر قسم کی مدد اللہ سے مانگو۔ چندے کی خاطر اپنا مذہب چھوڑ دینا صرف دیوبندیوں کا کام ہے۔

نمبر 151: احمد رضا خاں نے کتب میں کھڑے ہو کر جھوٹ بولا تھا۔

ج: خوالہ دکھائی، اترام اور جھوٹ کب تک بولتے رہے گے۔ کب تک لوگوں کو گمراہ کرتے رہو گے۔ بغیر دلیل کے بات کرنا وہاں بیزل کو دور سے ملے ملا ہے شرم کرو۔

حضرات یہاں تک ہم نے ذیہ و مواعظ اضافات کے جوابات دیئے جو کہ اب تک کئے گئے تھے۔ اس کے بعد کوئی اعتراض نیا آیا اور کوئی جھوٹ و اترام لگایا گیا تو اس کو ہم اگلے ایڈیشن میں شامل کر لیں گے۔ ان شاء اللہ۔ تمام عوام اہلسنت سے درخواست ہے کہ جہاں بھی اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے والے مل جائیں ان کو یہ کتاب دے کر جواب طلب کریں۔

ہم نے جواب کے ساتھ ساتھ کچھ سوالات بھی کئے ہیں۔ جن کے جوابات کسی دیوبندی و باہلی مولوی میں صحت و جرأت نہیں ہوگی کہ وہ جواب دے سکے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

دوسرا دھوکا ہمارا یہ ہے کہ دیوبندیوں کی اختلافی مسائل پر لکھی گئی کتاب میں جھوٹ ضرور بولا جاتا ہے۔ جس کا دل چاہے ہم سے ثبوت طلب کرے اور باطل مذہب سے توبہ کرے۔

تیسرا ہمارا دھوکا یہ ہے کہ دیوبندی زبانی اسام کے عقائد ماننے ہیں مگر ان

کی معتبر کتابوں میں اسلامی عقائد کے خلاف عقائد و عیارتیں گستاخیاں
نوجوڑیں۔ ثبوت دیکھو تو یہ کرو۔

چوتھا ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندی نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال لکھا ہے۔
ثبوت دیکھو تو یہ کرو۔

پانچواں ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندیوں کے تراجم قرآن میں 200 آیات
کے الفاظ مرتبے ہیں۔ ثبوت دیکھو تو یہ کرو۔

چھٹا ہمارا دعویٰ ہے کہ دیوبندیوں کے فتوے کثرت سے غیر اسلامی غیر شرعی
ہیں۔ دعویٰ کی دلیل دیکھ کر تو یہ کرو۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کو دعوت فکر

قرآن کریم کی اپنی رائے سے تفسیر کرنا باطل و مردود ہے۔

ڈاکٹر کا بیان منکر حدیث کے نقش قدم پر ہے۔

اگر یہ اہلسنت و جماعت حنفی ہے تو اسی کے مطابق تفسیر کریں۔

ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دیں؟

آج کے دور میں میڈیا کی جنگ اور اس پر آگے بڑھنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ میڈیا کے کچھ فوائد اسلام کی تعلیم آگے بڑھانے کے لیے مفید ہے۔ اسی میڈیا سے اسلام کے خلاف لڑہراگلا جا رہا ہے جس کی روک تھام کرنا حکومت اور عوام دونوں کی ذمہ داری ہے۔ علماء اہلسنت اپنا فرض ادا کرتے ہیں، اگرتے رہیں گے۔ سب جانتے ہیں کہ ماضی کے فتنے کتنے خطرناک تھے؟ اور کس کس آبادی میں آتے رہے؟ یہ علماء اہلسنت کا احسان ہے کہ ہر فتنے کا سد باب کیا اور عوام کو خبردار کرتے رہے۔ بالکل اسی طرح آج بھی ایسے فتنے سر اٹھا رہے ہیں جو اسلام کے نام پر قرآن و سنت کے نام پر دس دسے ہیں اور قرآن پاک کی اپنی ذاتی عقل سے تفسیر کر رہے ہیں جو تفسیر بالرائے ہے جو کہ باطل و مردود ہے۔ پہلے پارہ میں یہ مضموم موجود ہے کہ اسی قرآن کو چڑھ کے گمراہ دیتے ہیں اسی کو پڑھ کے ہدایت پا جاتے ہیں۔

دیکھ لیں آج کون ایسا کر رہے ہیں جو نہ صرف خود گمراہ ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ بعض ڈاکٹر اور پروفیسر دس قرآن کے نام پر ایسی تفسیر بیان کر رہے ہیں کہ مراسر قرآن کے خلاف ہے۔ بعض عوام کے نزدیک بہت بڑے عالم شمار کیے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے کہ روئے سخن جس طرف ہے وہ بات کی جائے یہ عرض کر دیں کہ جو عقل سے وہ لوگ آ رہے ہیں جو مسلمانوں کی دل آزاری کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ بعض دوسرے جیتل بھی ہیں ان سب کو اخلاقی و قانونی شرعی تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اپنا قبلہ درست کر لیں اسلام کے خلاف اپنی زبانوں کو اکامہ دیں ورنہ

اللہ تعالیٰ کا عذاب تیار ہے۔ نہ ملامت کو نہ سزا طوفان؟ کوئل زلزلہ؟ سب کچھ ہمیں ٹھس کر دے۔ ہم بعض پروفیسر اور ڈاکٹر و سکروور رہے تھے اب سب شرم ہے پردہ جانمل نور میں بھی نہ بھول کر اسلام کی تعلیمات کا مذاق اڑا رہی ہیں۔

ان سب پرتو پرفرش ہے اور ان کا سبب بننے والوں کو ڈہ کرئی چاہیے۔ ایک ان میں پراسرار بھی ہے جو اپنی مرضی سے آیات کو اور ان کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے۔ اصل اطلاع ان منہ پیہ کرتے ہیں ان تمام چٹنگلو کو چاہیے کہ دوسروں کی گمراہی کا سبب نہ بنیں۔ ہم اپنا قانونی حق محفوظ رکھتے ہیں دوسری بات یہ کہ غلط ترجمہ پیش کر لے گاؤں کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ پاڑا جائیں اور درست ادب والا ترجمہ کنز الایمان کی اشاعت کو فروغ دیں۔ جب قرآن ایک ہے تو ترجمہ بھی ادب والا درست کیا ہو۔

اگر کسی کو یہ فتنہ ہے کہ غلط ترجمہ کو نے ہیں؟ اور کیا غلطیاں ہیں؟ تو وہ ہم سے فہرست طلب کر سکتا ہے کہ بعض کی ہم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ غلط ہے اور ٹوٹل 200 آیات کے ترجمے غلط و لاپرواہی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ دعوت عام ہے۔

پھر نہ کہنا کہ ہم وغیرہ جوئی۔ اس لئے تمام اہل سنت عوام سے درخواست ہے کہ گھروں میں شادی میں ترجمہ القرآن کنز الایمان کی اشاعت اپنا فرض سمجھی سمجھ لیں۔ اور غلط ترجمہ والے لکھتے اور پریس کان کنوں کے سن میں کہ غلط فرقوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں گمراہی پھیلانے میں۔ ان لوگوں کو چاہیے فوراً تو بدنامہ تحریری تیار کر لیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے والا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر ناہیک صاحب کے ہاں سے میں لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ کیس

جماعت کا ہے اور بعض لوگ خودی فاصلہ کر بیٹے ہیں کے یہ الحدیث ہے۔ جماعتی ہے یہ بڑی ہندی ہے یہ نکلاں ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کو کسی ایسی شخص بات نہیں کرتے جس سے واضح ہو کے یہ کیا ہیں ہم نے ابتدا میں اس کی تقریر سن کر یہ اندازہ لگایا کہ یہ منکر حدیث فرقہ ماضی میں تھا اب بھی ہے اس کے نقش قدم پر ہیں اور جب اور جہاں جاتے ہیں ویسی باتیں کر کے دھوکا دیتے ہیں۔ ہم نے چند مہینے ان کو سٹیل کی اور پانچ سوالات پوچھے مگر ان کے جوابات نہ ملے۔ اگر کوئی صاحب ڈاکٹر سے وہ جوابات پوچھ کر ہم کو بتا دیں تو یہ یقین کرنا سب کے لیے آسان ہوگا کے آخر یہ کیا ہیں؟ ہم وہ سوالات لکھ دیتے ہیں۔

- 1۔ یہ اسلام کے کون سے فرقے میں ہے؟
- 2۔ ان کے نزدیک کونسا ترجمہ درست ہے اس کے مترجم کا نام بتائیں؟
- 3۔ قرآن کریم کی تفسیر کے اصول کیا ہیں؟
- 4۔ قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ کتنی آیات ہیں؟
- 5۔ قرآن کریم کو حدیث کے بغیر سمجھ سکتے ہیں؟

ان کے جوابات کے بعد ہر شخص جان لے گا کہ کس فرقے کے ہیں؟ اور کہاں سے بول رہے ہیں؟ لہذا وہ لوگ جو اس کی تقریر سے اور اس کے پروگراموں کی کثرت سے اور فرفر قرآن کے حوالے دینے سے اسکو چا اور حق پران رہے ہیں وہ بھی جان لیں گے۔ امید ہے کہ یہ تحریر بھی ڈاکٹر صاحب کو مل جائے گی وہ خود اپنی تحریر یا تقریر میں جواب دیں۔

ہمارے ایک دوست نے دہرا سلوم کراچی دیوبند کا نوکی دکھایا جس میں اس

کی تقریر سننے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر کوئی صاحب وہاں جا کر اس فتوے کی نقل دیکھ لیں۔ اگر ہم کو مل گیا تو ہم شائع کر دیں گے۔ ابھی ایک دوست نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطی ہونے کا کہا ہے۔

اگر یہ درست ہے تو ڈاکٹر صاحب اس پروگرام میں جو وہابیوں کا اشتیاق تھا کیوں گئے؟

کہ وہابی تہذیب کی وجہ سے جنہوں کو مشرک کہتے ہیں، ڈاکٹر صاحب وہابیوں کے فتوے سے مشرک ہو گئے یا نہیں؟ اس مسئلہ تقلید پر کراچی میں وہابی شیعہ کی ہمارا مناظرہ ہوا ہم نے دلائل سے ثابت کیا کہ تقلید واجب ہے۔ چار اماموں میں کسی ایک کی مگر وہابی دم کو سیدھا کرنے کو تیار نہ ہوئے۔ آخر میں ہم نے فیصلہ کن بات کر دی کہ تقلید کرنے والے کو وہابی مشرک کہتے ہیں اور اس نے یہ فتویٰ تسلیم کیا تو ہم نے کہا یہ کتاب ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اس میں تقلید کرنا اماموں کی واجب کھسا ہے۔ لگاؤ شاہ صاحب پر مشرک کا فتویٰ۔ بس یہ فیصلہ کن بات سن کر وہابی لا جواب ہو گیا اور آج تک خاموش ہے اور شکست فاش ہوئی۔ آج بھی ہم تمام وہابیوں کو دعوت دیتے ہیں لگاؤ شاہ صاحب پر مشرک ہونے کا فتویٰ اگر سچے ہو۔

اس طرح بے شمار مناظروں کی روئداد ہماری کتاب مناظرہ اہل سنت بریلوی میں دیکھ سکتے ہیں جس میں ہر حدیث کو ایسا سنی دیا آج تک بھاگے ہوئے ہیں۔ مکتبہ غوثیہ یا مکتبہ رضویہ سے مل سکتی ہے وہ کتاب۔

اب ڈاکٹر صاحب کی بے شمار تقاریر میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کو علاج کی ضرورت ہے۔ ایک تقریر میں کہا کہ میں جعفر افغانی طور پر ہندو

ہوں کہ ہندوستان میں پیدا ہوا۔

ڈاکٹر صاحب کو ہندو مانتے پسند ہیں کہ اپنے آپ کو ہندو کہہ رہے ہیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب ہندو ہیں جعفر افغانی لحاظ سے تو ہندو مشرک ہوئے ہیں کیا ڈاکٹر صاحب جعفر افغانی طور پر مشرک کہلاتا پسند کریں گے؟ اگر نہیں تو پھر تو یہ کریں۔

اگر ڈاکٹر صاحب قادیان میں پیدا ہوئے تو کیا وہ قادیانی کہلاتا پسند کرتے؟

ڈاکٹر صاحب اسلام میں دلائل شریعہ چار ہیں اور یہ دانتے ہیں۔

۱۔ قرآن ۲۔ حدیث اور باقی دو یہ ہیں۔ ۳۔ اجماع ۴۔ قیاس

باقی دو دلائل شریعہ کے منکر ہیں جس پر گمراہی کا فتویٰ ہے۔

ڈاکٹر صاحب C-D "اسلام اور فرقوں کا فرق" میں وہ ایسی قس غلطی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہا ہے تقریباً بارہ جگہ۔

ڈاکٹر صاحب انور کرو اللہ تعالیٰ واحد ہے اور ڈاکٹر صاحب جمع کے الفاظ فرما رہے ہیں۔ تو یہ کہہ کر۔ یہ بات قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق غلط ثابت ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ بھی یقین نہیں ہوئی کہ غلط اقراجم سے ترجمہ بیان نہ کریں۔ اسی C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ عورت کے لئے دوراستے ہیں۔ ۱۔ غیر شادی شدہ بازاری دینت بنے۔ 2۔ یا عورت شادی کرے۔

اس میں ڈاکٹر صاحب غور توں کو جو غیر شادی شدہ ہیں بے شری بے حیائی بے غیرتی کا درس دے رہے ہیں آخر کیوں؟ کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ اگر کوئی عورت شادی نہ کرے یا اس کے رشتے نہ آئیں تو وہ کیا

کرے؟ یہ مشورہ سب غفلت کا کیوں؟

اگر کوئی بیوہ ہو جائے اور شادی نہ کرنے تو زبردستی کیوں اس کو ایسے مشورے دیئے۔ ایسے حکم کہاں ہیں؟ حوالہ دو؟ یا قویہ کر دو۔

ای C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں اپنے والدین کا پانچواں بچہ ہوں۔ ڈاکٹر ہوں مگر اب یہ پیشہ چھوڑ دیا اب روحانی علاج کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب ایسے مشوروں سے روحانی علاج دیتا ہے؟ یہ غیر شادی شدہ عورت کو بازار کی زینت بنانے کا مشورہ کس ناگہب روحانی علاج تو ہو سکتا ہے یا کبیرہ علاج نہیں ہو سکتا۔ ای C-D میں ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ اسلام میں غرقے نہ بناؤ۔

ڈاکٹر صاحب بتائیں جتنی فرقوں والی حدیث میں ایک جتنی ہے۔ حدیث کے مطابق ہے وہ جتنی جس کو فرقہ کہا گیا ہے ڈاکٹر صاحب اس کے منکر ہوئے یا نہیں؟ پھر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مسلم۔ تہنیتی۔ اہلحدیث وغیرہ نام رکھنے جائز ہیں۔ ڈاکٹر صاحب یہ ادراپیے نام کسی نہ کسی فرقے کے اور جماعت کے ہیں۔ ایک طرف فرقوں کو غلط کہہ رہے ہیں دوسری طرف ان کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب پہلے اپنا علاج کراؤ پھر دوسرے کا علاج کرنا۔

ڈاکٹر صاحب قرآن کی آیات میں جو عطا کی باتیں کر کے تفسیر کرتے ہیں وہ باطل ہے کہ تفسیر بالرائے ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے متفق کو ایمان پھیلانے کے مانا ہے جبکہ تبلیغ کی بے شمار قسمیں ہیں جن سے ڈاکٹر صاحب جاہل ہیں ڈاکٹر صاحب کے کئی پروگراموں میں بعض لوگوں کے سوالات کے جوابات گول کر جاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے تحقیق

کر دو۔ جناب پہلے خود تحقیق کرو اور درست تحقیق کرو اور غلطی تراجم کے بارے میں اور قرآن کریم کے اصول معلوم کرو جو لازم ہیں۔ ہم یہاں امام شافعی رحمہ اللہ کے وہ چار تفسیری اصول بیان کر دیتے ہیں جس کے خلاف ڈاکٹر صاحب چل رہے ہیں۔

1- القرآن یفسر بعضہ بعضہ

2- القرآن یفسر بالحدیث

3- القرآن یفسر بسان لزول

4- القرآن یفسر بسمایق و صباق

امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے علوم میں اضافہ ہوا ہوگا ورنہ وہ تحقیق کر لیں۔ وہ لوگ جو ڈاکٹر صاحب کو کچھ بھی سمجھ رہے ہیں وہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔ کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک صاحب درس قرآن دے رہے تھے اور کافی لوگ سن رہے تھے۔ حضرت علیؑ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ تو بتایا گیا کہ جناب یہ درس قرآن دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ یہ قرآن کے نسخ اور منسوخ کے بارے میں جانتا ہے۔ وہ صاحب مجھے اور درس قرآن دینے والے بندے سے پوچھا کہ جناب آپ جو درس قرآن دے رہے ہیں کیا آپ کو نسخ اور منسوخ آیات کے بارے میں علم ہے؟ وہ درس دینے والے نے کہا میں نسخ اور منسوخ آیات کے بارے میں نہیں جانتا۔ اس ساتھی نے آکر یہ بتایا اس پر حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اگر یہ نہیں جانتا تو خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ اس کو مسجد سے دھکے دے کر نکال دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اس کو دھکے مار کر مسجد سے نکال

دیا گیا۔

ہمارے لوگ عبرت حاصل کریں اس واقعہ سے کہ درس قرآن کی اہمیت اور اس کے علوم اور تفسیر وغیرہ جو نہیں جانتا اس کے ساتھ ایسا ہی حشر کرنا چاہیے تا کہ لوگوں کی نگرانی کا سبب نہ بنے۔

ہمارے کیے گئے پانچ سوالوں میں ایک یہ سوال تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو اس ناخ و منسوخ کا علم ہے جو قرآن کریم میں ہے اس لئے کئی مہینے گزر گئے ڈاکٹر صاحب کو ہم نہ مل کی تھی جس کا جواب وہ نہ دے سکے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کے پروگرام دیکھنے والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سوالات کے جوابات ڈاکٹر صاحب سے لے کر دیں۔ اب جب کہ یہ کتابی شکل میں بھی سوالات منظر عام پر آ گئے ہیں چاہے ان سوالات کے جوابات وہ انٹرنیٹ پر دیں۔ تحریری دیں، تقریریں دیں اور ہم کو اطلاع کریں کہ جوابات آ گئے ہیں تاکہ ہم دیکھ لیں کہ جوابات علمی ہیں یا گول مول ہیں اور ایک ہی وی انٹرویو میں جو ڈاکٹر شاہد مسعود نے لیا تھا ان کے ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر ڈاکر صاحب نے بے شمار آیات کی نقل کی تھی۔ سوال خال کے بارے میں تھا جس کے جواب میں ڈاکٹر ڈاکر صاحب نے دو صورتیں بیان کیں۔ جبکہ باقی صورتیں اور حکم گول کر گئے۔ جس سے قرآن کریم کی آیات کی نقلی لازم آتی ہے جس کا دل چاہے پروگرام کی C-D دیکھ سکتے ہیں۔

دو دیگر احباب سے بے شمار ڈاکٹر صاحب کی قرآنی آیات سے بے خبری والا علمی کا پتہ چلتا رہتا ہے کسی نے بتایا کہ رب العرشون و رب المعربین کی تفسیر میں جہالت کا ثبوت دیا۔ ہم ان تمام لوگوں کو، نوجوانوں کو جو اس کے پروگرام دیکھتے

ہیں ان کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم اس ڈاکٹر صاحب کو مناظرہ کی دعوت دیتے ہیں وہ آئیں اور قرآن کریم کے اصول و تفسیر کے مطابق ایک تقریر کر دیں یا ایک مسئلہ حل کر کے دکھائیں۔ ہرگز نہیں کر سکتے۔

اگر وہ کراچی آجائیں تو بہتر وہ نہ ہم کو دعوت دیں کہ دنیا کے جس ملک میں وہ ہم سے بات کرنا چاہیں ہم تیار ہیں مگر خیر چنان کے ذمہ ہوگا۔ اگر کراچی آنا چاہتے ہیں تو خرچ ہمارے ذمہ ہوگا ہوئی جہاز کا اور اگر وہ آئے سامنے بیٹھنے سے ڈرتے ہیں تو تحریری گفتگو کر لیں۔ اس میں دونوں کا خرچ بچ جائے گا۔ اگر تحریر پر بھی راضی نہیں ہوتے تو پھر انٹرنیٹ پر بات کر لیں تاکہ ان کی قرآن و لدنی سب پر دلچ ہو جائے۔ اس وقت ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب حق سے بہت دور ہیں۔ اگر وہ تحقیق کر لیں اور وہ حقیقی بننا پسند کرتے ہیں تو حقیقت کے خلاف نہ چلیں۔ اگر وہ مقلد ہیں تو اجماع و قیاس کا انکار نہ کریں۔ ورنہ گمراہی کا فتویٰ تیار ہے۔ لہذا ڈاکٹر صاحب جلد از جلد اپنی پوزیشن واضح کریں تاکہ گمراہ کا غلبان دور ہو سکے۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب کی خاموشی ان سوالات کے جوابات نہ دینا مناظرہ کی دعوت قبول نہ کرنا سے بے شمار خرابیاں لازم آتی ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو ہم سے بھی سوالات کر سکتے ہیں۔ شرائط مناظرہ کے تحت، بلکہ وہ جو چاہیں ہم سے سوالات کر کے اپنی قسط کر سکتے ہیں۔

آخر میں ہم پھر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پانچ سوالات کے جوابات ڈاکٹر صاحب ضرور دیں اگر Debate کے لئے تیار ہو جائیں تو ہم کو اطلاع کریں جس شرط پر چاہیں وہ مناظرہ کر لیں اور ان کی جگہ کو جس پہلی الا اعلان ہمارے ہیں کہ جب تک ڈاکٹر صاحب کو اپنی تحقیق مکمل کر کے اولہ ابرہہ شرعی دلائل چار کے مطابق نہ

کر لیں وہ ڈاکٹر صاحب کے پرگرام سے پرہیز کریں ورنہ کسی کی گمراہی میں پھوٹنے لگی بھی برابر کے شریک ہو گئے۔

ہمارا کام بتانا تھا، دعوت دینی تھی اور وہ ہم نے کر دی۔ اب قیامت میں ہم نے اپنا اپنا جواب دینا ہے کوئی یہ بھانڈ نہ کرے کہ مجھے کسی نے بتایا نہیں تھا ہم نے دعوت فکر، دعوت مناظرہ دے دی۔

دین اسلام میں زبردستی نہیں ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس کے بعد ایک پراسرار صاحب ہیں ان کو بھی دعوت مناظرہ تحریری تیار کر رہے ہیں اور اس شیے تمام ڈاکٹر زبردستی سر ڈاکٹر نہ بچھو وغیرہ جو درس قرآن دیتے ہیں اور تقریری اصول سے ناخدا کم علی میں گمراہی کا حجب بین دھند ہے۔ جن میں غامدی قسم کے بھی ہیں وہ سب اپنا قبلا درست کر لیں، دین کی معلومات اور تفاسیر کا علم حاصل کریں کیونکہ تفسیر کے لئے پندروعلوم لازمی ہیں۔ جن کی شاید ان درس دینے والوں کو ہوا بھی نہیں گئی۔

پراسرار بیمار کی خرابی درس قرآن میں یہ بھی نظر آئی کہ جنوں کی خدمت میں آیات کو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام پر چسپاں کیا جا رہا ہے۔ یہ خاد بیت کا کام ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ ہزارین حقوق ہیں جو ایسا کرنے ہیں۔ اور ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ خارجی جہنم کے کئے ہیں۔

ہمارا مقصد کسی کی دل آزمائی نہیں اور فرقہ واریت نہیں بلکہ دعوت فکر ہے کہ اپنی غلط قیاسی باتوں سے توبہ کرو۔ امت کی اصلاح بہت بڑا کام ہے۔

ڈاکٹر ڈاکرنا نیک کو دعوت فکر

ہمارے پانچ سوالات کے جوابات دیں؟

اس سے پہلے صفحات میں ڈاکٹر صاحب کی غیرت تو چھٹی گئی ایک مہینہ ہو گیا ہمارے سوالات کے جوابات نہیں ملے۔ پہلی مناظرہ کا جواب بھی نہیں آیا ہے۔ اگر سچائی ہوتی، غیرت ہوتی تو ضرور جواب دیتے۔ اب بھی دعوت فکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب تو پھر کر لیں اور سچا رہب اہل سنت و جماعت حقی قول کر لیں۔

اب آگے چلتے ہیں ڈاکٹر کے ایک پرگرام کا نام ہے ہندو ازم اور اسلام میں یکسانیت جو نہیں فی وئی سے آیا ہے۔ یہ موضوع ہی غلط اور اسلام کی توہین ہے کہ ہندو ازم کو اسلام کے برابر کہنا۔ قرآن کریم کے فیصلے یہ تھا کہ جاہل اور عالم برابر نہیں۔ آنکھوں والا اور اندھا برابر نہیں۔ حق و باطل برابر نہیں۔ سچ اور جھوٹ برابر نہیں تو پھر ہندو مذہب اور اسلام میں یکسانیت کہاں؟ ڈاکٹر صاحب اور جنوں میں جانوروں میں فرق ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب اور گدھا برابر ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں تو اسلام کے سامنے والے کو اور مشرکوں کی یکسانیت کیوں کہہ رہے ہیں؟ تو پھر کریں اعلان یہ۔ ایک اور تقریر میں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہندو پنڈت نے مسکرت کی

تلاوت کی۔

ڈاکٹر صاحب تلاوت قرآن کریم کی ہوتی ہے۔ یہ ہندو کی کتابوں کی تلاوت کب سے شروع ہوئی؟ کیا ڈاکٹر صاحب ہندو کی سن گھڑت کتابوں کے پڑھنے کو تلاوت کہہ رہے ہیں۔ یہ برابری کیسی؟ ڈاکٹر کو اگر کوئی دماغی مرض ہے تو علاج کرانیں۔ میڈیاپ لوگوں کو گمراہ مت کریں۔ ہم نے جو پچھلو پر صدائے احتجاج بلند کی ہے اور پھر کہہ رہے ہیں اپنا قبیلہ درست کر لیں۔ ڈاکٹر گنگوکار کا صوبے پر وہ عورتیں اور نام نہاد پروپیگنڈا ڈاکٹر ز اور دنیا دار حضرات کے اسلام کے نام پر انٹرویو بند کریں جو منہ میں آتا ہے اسلام کے خلاف بکواس کرتا ہے۔ جو کام علماء کرام کا ہے وہ ان کو بلانیں اور دوسروں کو رحمت نہ دیں۔

ایسے لوگ یہ بہانہ کرتے ہیں کہ یہ میری ذاتی رائے ہے چاہے وہ اسلام کے خلاف ہی ہو۔ وہ لوگ اسلام کے خلاف ذاتی رائے کیوں دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر ڈاکر نائیک اسلام کے خلاف بہت گہری سازش کر رہے ہیں اور اسلام کو مشرکوں کے برابر کہنے کا اقدام ہر امر قرآن کے خلاف ہے۔ اگر یہ مسلمان ہیں تو اعلانہ تو یہ کریں؟ ہم نے ان کو مناظرہ کی دعوت دی اور ان سے پانچ سوالات پوچھے جس کا جواب نہ آیا۔ دنیا میں جہاں چاہے مناظرہ کریں اور نہ انٹرنیٹ پر مناظرہ کر لیں ہم تیار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مشرکوں کو اسلام کی دعوت دیں ان کو مسلمان کریں۔ مگر مسلمانوں کو ہندو اور عیسائی بنانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ مسلمان کا ایمان بچانا بہت ضروری ہے جو اہم مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ مسلم اور مشرک برابر ہیں؟ اگر نہیں تو کیا سنیت و برابری کیسی؟ اگر اسی طرح کی سوچ کوئی ڈاکٹر قادیانیوں

کے لئے رکھے کہ وہ تو حیوانیت میں نبوت مانتے ہیں لہذا قادیانی اور مسلم برابر ہیں تو ڈاکٹر صاحب کا جواب کیا ہوگا؟ جواب دو۔ اگر ہندوؤں کی کتابوں میں بعض باتیں حقیقت کے مطابق ہیں اور زیادہ تر باتیں اسلام کے خلاف ہیں تو اس کو قرآن مجید کے برابر کیسے کہہ سکتے ہیں؟

قرآن مجید میں کوئی شک کی جگہ ہی نہیں۔ اور ہندوؤں کی کتابیں جھوٹ اور سن گھڑت باتوں سے لکھ اسلام کے خلاف قوانین سے بھری ہوئی ہیں۔ پھر ڈاکٹر صاحب اس کو اسلام کے برابر کیوں کہنے پر زور دے رہے ہیں؟ ایک اور شخص ٹی وی کے پروگرام میں ڈاکٹر نے سورۃ اخلاص کا ترجمہ ہندو کی کتاب سے ثابت کیا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کو ہندی زبان اچھی لگتی ہے تو انہیں ترجمہ کریں جیسے کہ ہندی ترجمہ کیا جاتا ہے۔ مگر مشرکوں کی کتابوں سے اس طرح ترجمہ درست نہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب تفسیر کرنا نہیں جانتے؟ مفسرین کی کتابوں سے یا ترجمہ کرنے کے اصول نہیں جانتے؟ تو پہلے سیکھ لیں۔ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کا برتاؤ نامناسب ہے۔

ہمارے بعض دوستوں نے بتایا ہے کہ ہم نے انٹرنیٹ پر ڈاکٹر صاحب کو یہ پانچ سوالات بھیج دیئے۔ ان کے لوگوں نے پڑھ لیا مگر ابھی تک کوئی جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی۔ ہم ان تمام لوگوں سے درخواست کرتے ہیں جو اس کا پرہیزگار دیکھتے ہیں وہ سب اس سے جوابات طلب کریں تاکہ مکمل حقیقت سامنے آجائے۔ اگر ہمارا رابطہ ہو گیا اور کوئی بات چیت ہوئی تو ہم عوام الناس کو مطلع کریں گے۔

ایک اور پروگرام میں ڈاکٹر صاحب نے جس کا عنوان تھا اسلام میں ظلم

فہمیں۔ جس میں ایک ہندو نے سوال کیا کہ تین طلاقوں کا خالق اڑایا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے قرآن وحدیث کے خلاف باتیں کیں۔

تین طلاقوں کو ایک ساتھ دینے کے بارے میں کہا کہ یہ بلاق ہے۔

پھر یہ کہا کہ تین ایک ہیں۔

اور کہا امت کا اختلاف ہے۔

تین دفعہ طلاق دینا نادرانی ہے۔

حلالہ کے بارے میں کہا لفظ ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظم نے رجوع کر لیا تھا۔

طلاق کے الفاظ کے بغیر طلاق نہ ہوگی۔

تین طلاق ایک مانی جاتی تھی۔

اس میں اختلاف ہے اور ہے گا۔

خدا کو بھگوان کہا۔

حجرت انگیز بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا اگر میاں بیوی میں صلح کی کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دے ایک مہینے میں دوسرے میں تیسرے میں پھر عورت عدت کرے اس کے بعد بھی دونوں نکاح کر لیں سترہ مہر کے ساتھ۔ پھر چھٹا ہوا طلاق ہو جائے عدت کرے پھر نکاح کر لے پھر چھٹا ہو جائے عدت کے بعد پھر یہ دونوں نکاح کر لیں۔ تین دفعہ کے بعد پھر حلالہ کرو۔ ڈاکٹر صاحب ان باتوں سے اعلاذیہ توبہ کریں۔ اس سے پہلے کہ لوگ آپ کے اسٹیج پر جا کر آپ کی تواضع کریں۔ گریبان پکڑیں یا دھکے دیکر جیلے سے نکال دیں کہ لوگوں کو ذانی اور حرام باتوں کی تعلیم دے

رہے ہیں۔ غلط تفسیر اور مسئلہ بیان کرنے میں تفسیر بالرائے کر رہے ہیں۔

اس میں ڈاکٹر کی کھاس لینے سے پہلے ہم اس ایک اور تین طلاقوں کا پس منظر بیان کر دیتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ کے زمانے میں اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم کی خلافت میں کچھ عرصہ صحابہ کرام کا یہ معمول تھا کہ ایک طلاق ایسے الفاظ سے دیتے تھے تجھے طلاق ہے طلاق طلاق۔

تو یہ طریقہ اور الفاظ کا مطلب یہ تھا کہ تجھے طلاق ہے اور بعد کی طلاق طلاق تاکید کے لئے تھی۔ یعنی دیتے ایک ہی تھے۔ مثال کے طور پر کوئی کہے کہ پانی پلا پانی پانی۔ پانی ایک دفعہ ہی مانگا بعد کے دو دفعہ میں تاکید ہے پانی پانی۔ ہر شخص سمجھ لے گا کہ بعد میں اسی طرح کھانا پلاؤ کھانا کھانا وغیرہ

حدیث میں تفصیل سے واقعہ موجود ہے۔ اس کو طلاق بانگہ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ حضرت عمر فاروق کے دور میں لوگوں میں اس طرح کے الفاظ سے خرابی شروع ہوئی کہ طلاق تین دفعہ کو بھی بعض نے ایک سمجھ لیا۔ اس پر حضرت عمر فاروق نے اعلان فرمادیا کہ اب تاکید کے الفاظ نہ ہوں تاکہ خرابی پیدا نہ ہو۔ آجکل کے دہائی نجدی اسی خرابی کی پیداوار ہیں جس پر ڈاکٹر بطل رہے ہیں۔ اصل میں یہ منکر حدیث ہیں اب دہائی بھی ہو گئے۔ بلکہ دو قدم آگے چل رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ تین دفعہ طلاق ہر مہینے دینے کے بعد وہ کس قسم سے بغیر حلالہ کے دونوں کی شادی کر رہے ہیں؟ بغیر حلالہ کے نکاح باطل ہے حرام کارہی ہے اس سے جو اولاد ہوگی وہ حرام کی اولاد ہوگی یا تمہیں؟ حرام کاری سے جو اولاد ہوگی وہ ایسے ڈاکٹر نہیں گئے یا اچھے انسان؟ ڈاکٹر صاحب نے یہی فصل تین دفعہ کرنے کا بیان کیا۔ وہ بتائیں کہ کس قرآن

حکیم کی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے؟ کسی حدیث سے ثابت ہے؟ اس سے پہلے کہ دنیا کے لوگ ڈاکٹر صاحب سے یہ سوال ہر مقام پر کر کے ثبوت مانگیں ان کو چاہئے کہ تو یہ کا اعلان کر کے رجوع فرمائیں۔ جس کے دماغ میں ہندو ازم کا دریغ نہیں گیا ہو وہ کہے درست تعلیم دے گا؟ جس ڈاکٹر کو ہندو ازم شیطان ازم باطل مشرکوں کا مذہب اسلام کے برابر نظر آتا ہو وہ اپنا علاج ضرور کرائے۔

امت کا اختلاف یعنی آخرت کا اختلاف ڈاکٹر کو نظر آرہا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ ان چار آئمہ میں وہ کس کو مانا ہے؟ کس ایک کی تقلید کرتا ہے؟ اگر وہ کسی کی تقلید نہیں کرتا اور عقائد بھی نہیں تو یہ باتیں کر کے کس کو دھوکہ دے رہا ہے؟ پھر ڈاکٹر نے کہا کہ قرآن کی روشنی میں بات کرنی چاہئے۔ لاؤ اپنی ان باتوں کا ثبوت قرآن و حدیث سے؟ اور نہ تو یہ کرو۔ ڈاکٹر صاحب یہ تضاد عیانی ختم کرو۔ ایک بات غلط ہے اور وہی بات درست ہے کیسے؟ اگر غلط ہے تو حوالہ دو۔ پھر ڈاکٹر نے یہ بھی کہا کہ طلاق کے الفاظ سے ہوگی اس کے بغیر نہ ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس تقریر میں حلالہ کرنے کو غلط کہا اور آگے چل کر حلالہ کرنے کی بات کی۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ کا مطالعہ اسلام صفر ہے۔ یہ ایسی جہالت و حماقت کی بات ہے جو ایک جاہل بھی نہیں کہہ سکتا اور ادنیٰ طالب علم بھی نہیں کہہ سکتا۔ آپ اس سے بھی گئے گز رہے ہیں۔ آپ انہیں اہل سنت کی دور گاہ میں تعلیم حاصل کریں تاکہ آپ کو بتائیں 150 الفاظ ایسے ہیں جن سے طلاق ہو جاتی ہے۔ اس میں طلاق کی نہایت ہونی چاہیے۔ کیا سمجھے ایسے اور بھی مسائل اسلامی ہیں جس کی ڈاکٹر صاحب کو ہوا بھی نہیں گئی۔

ڈاکٹر صاحب طلاق کی پندرہ قسمیں ہیں:

- ۱۔ طلاق سنت وقتی ۲۔ سنت عدوی ۳۔ سنت عدوی احسن
- ۴۔ سنت عدوی حسن ۵۔ سنت وقتی احسن ۶۔ سنت وقتی حسن
- ۷۔ طلاق بدلی وقتی ۸۔ بدلی عدوی ۹۔ مرہنگی رجعی
- ۱۰۔ مرہنگی بائنہ ۱۱۔ طلاق مغلطہ ۱۲۔ طلاق کتابیہ
- ۱۳۔ طلاق باطل ۱۴۔ طلاق بالاحسان طلاق بالصلح۔

اگر ان کے دعویٰ اور تفصیل جو اسلامی کتاب میں موجود ہے بیان کی جائے تو بات بہت لمبی ہو جائے گی۔ صرف نام بتائے گئے ہیں جو شاید ڈاکٹر صاحب نے زندگی میں پڑھے بھی نہ ہو گئے۔ اس لئے ہم وقتی قسم سے کہہ رہے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ اسلام اور فقہ کے بارے میں بالکل ادھورا ہے۔ ان کا صرف ہندو ازم اور عیسائی ازم کا مطالعہ ہوگا جس کی وجہ سے بار بار دھوکہ کھاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب تو یہ کرو اور رجوع کرو۔ ابھی حدیث کی اقسام، حرمت کی قسمیں جو عورت سے متعلق ہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ ایک مسلمان پر کتنی قسم کی عورتیں حرام ہیں؟ اس سوال سے ڈاکٹر صاحب کا علم اسلام کے متعلق سب کے سامنے آ جائے گا۔ دور دھکا دو دھکا اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ جو لوگ ڈاکٹر صاحب کو سنا پسند کرتے ہیں ہمارے سوالات کا جواب ڈاکٹر سے دلائیں۔ اس طرح سوالات کا قرض ڈاکٹر صاحب پر بڑھتا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ یہ قرضہ تادم دیں گے۔

ورنہ ہمارے مناظرہ کا چیلنج قبول کر کے بتائیں دنیا میں کس شہر میں وہ مناظرہ کریں گے۔ کس موضوع پر کریں گے؟ اور شرانگہ تقریری سنے کریں۔

ان کے تمام شاگردوں کو دعوت ہے اگر ڈاکٹر صاحب جواب نہ دیں تو وہ جواب دیدیں، وہ مناظرہ کر لیں۔ شاید ان کے لوگوں میں کسی میں علم ہو یا ہمت ہو؟ بہر حال جوابات دینے ہوں گے۔ جس سے ڈاکٹر صاحب راہ فرار اختیار نہیں کر سکتے۔ اگر نہیں جوابات نہ دیں گے تو لوگ ان کے پروگرام میں یہی سوالات پوچھ لیں گے پھر کیا بچانہ کریں گے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ انٹرنیٹ پر رابطہ کر لیں۔ اگر اس مسئلے میں کوئی صاحب ہمارا رابطہ کر دیں تو ہم ان کے شکر گزار ہونگے۔

ڈاکٹر صاحب صحیحہ کی سے ہمارے سوالات کے جوابات دیدیں۔ جو وہ ملے نواز کاشمیر کو تنبیہ ہے کہ وہ فلسطین کا شہر رامہ کو رام اللہ لکھتے ہیں جو غلط ہے۔ رملہ نام عربی ہے اور رام وغیرہ ہندی ہے۔ اس لئے غلط کی غلطیاں اپنی جہالت سے نہ کریں۔ جو نام ہے وہ لکھیں۔ اگر وہ خود بخود اور جینے دو کی پالیسی پر گامزن ہیں تو پروگرام ناف اور آغا میں اسلام کے خلاف بہت کچھ کہا گیا ہے۔ اپنا قبضہ درست کر لیں ورنہ عذاب خداوندی سب کچھ بہا کر لے جائے گا۔ اس طرح دیگر تمام جوتلو کو آگاہ کر رہے ہیں کہ غلط تراجم و تفسیر بند کر دیں۔ جن سے گمراہی پھیل رہی ہے اور پر اسرار قسم کے لوگ دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات بھروسہ کر رہے ہیں۔ ہم قانونی حق محفوظ رکھتے ہیں۔ بار بار تنبیہ کے باوجود باز نہ آئے تو ہم قانونی چارہ جوئی کرنے پر مجبور ہونگے جس کے ذمہ دار بھی یہی لوگ ہونگے اور عدالت کا خرچہ بھی ان کو دینا ہو گا۔ اگر ان جوتلو کی انتظامیہ میں کوئی انصاف پسند افراد یہ پوچھیں کہ درست ترجمہ کونسا ہے؟ تو ہم عرض کرتے ہیں کہ کنز الایمان ہے اور غلط تراجم میں کیا ہے؟ وہ سن لیں کہ اللہ تعالیٰ کو ان دیگر تراجم میں لاعلم، دھوکہ دینے والا، بھولنے والا، فریب دینے والا،

معاذ شہنشاہ کیا اللہ نے وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں۔ جس کا دل چاہے ثبوت طلب کر سکتا ہے۔ ہم ذمہ داری سے اعلان کر رہے ہیں کہ ترجمہ کنز الایمان ادب و احترام اور ایمان کا خزانہ ہے۔ ہم صدر و وزیر اعظم حج صاحبان و دیگر حکومتی ادارے وزراء سے پرل و مرلہ مطالبہ کرتے ہیں کہ فوراً ایسے تراجم والے قرآن، ٹی وی، اخبار، مسجد و مدرسہ لائبریری اور مکتبے وغیرہ پر پابندی عائد کی جائے اور ان کے چھاپنے والے اشاعت کو روک لیں۔ اعلان یہ تو بہ کریں۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کے لئے تیار رہیں اور دنیا و آخرت میں اللہ کو جواب دہینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ قیامت اور دنیا کی عدالت میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم کو خبردار نہ کیا گیا، ہم کو بتائیں گیا۔ ہمارا کام تھا کتاب آپ، نہیں یا نہ نہیں آپ کو اختیار ہے۔ اللہ تعالیٰ گمراہی سے بچنے اور بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کو دعوت فکر مناظرہ کا چیلنج

ارباب اختیار کے نام کھلا خط۔ پارٹ iii

حضرات محترم!

اس سے پہلے دو حصے آپ نے ملاحظہ فرمائے یہ تیسرا حصہ اور اس کے بعد چوتھا، نوٹس بارہویں کے حصہ تھے بارہ الگ الگ آگے آؤں گے، آخر میں مکمل ریکارڈ شائع ہوگا۔ ہم فیوٹی وی کے ڈائریکٹراور انتظامیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سوالات کے جوابات ڈاکٹر سے پوچھ کر بتائیں اور ہمارے چیلنج مناظرہ کا جواب بھی دیں۔

ہم مسلمانوں کو نہیں فی وی پر آلے والے مقررین کے بیان پر اعتراض ہے کہ اسلام کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ کے حسین نے بدھ ۱۲ اپریل ۲۰۰۷ء، بہ اللہ تعالیٰ اوپر سے بیٹھے نہیں۔ یہ بات قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اور گمراہی ہے اگر نہیں فی وی سے کوئی گمراہ ہوا تو اس کا وبال ان کے سر ہوگا۔

دیگر چیزوں کو ہم بار بار مطلع کر رہے ہیں کہ وہ باز آجائیں اسلام کے خلاف بیان دینے والوں کو نہ بلائیں۔ بدھ ۱۲ اپریل ۲۰۰۷ء کو آج فی وی سے ایک صاحب نے ایصال ثواب کے متعلق غلط نظر یہ پیش کیا۔ ایسے لوگ خود بھی گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ ۱۴۰۰ ایسے سب لوگوں، ڈاکٹر زہرا، پروفیسرز وغیرہ کو دعوت مناظرہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی قرآن مجید ذرا ہمارے سامنے آکر بیان کریں۔ تو حقیقت کا پتہ چلی جائے گا۔ تمام چیلرکان کھول کر سن لیں اور یہ کہیں کھول کر پڑھ لیں غلط فہم اور غلط فہم کا وہ بال ان کے سر ہے۔ ہم بار بار اخلاقی شرعی زبان استعمال کر رہے ہیں اگر یہ نہ مانے تو قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتے ہیں ورنہ تمام خیر ہے اور نقصان کے یہ ذمہ دار ہونگے۔

فیوٹی وی سے بدھ ۱۲ اپریل ۲۰۰۷ء کو ڈاکٹر اسرار احمد نے اقسام شرک کے عنوان سے تقریر میں کہا کہ نبی مدد مانگنا شرک ہے۔ انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنا شرک ہے۔

یہ ڈاکٹر صاحب بھی قرآن وحدیث کا غلط استعمال غلط تفسیر بلکہ غلط ترجمہ کرتے ہیں۔ ہم ان کو دعوت کرتے ہیں کہ وہ ہم سے تحریری گفتگو کر لیں اور اس مسئلہ میں ڈاکٹر صاحب سخت غلطی پر ہیں۔ حتیٰ کہ وہ شرک کی تعریف بھی نہیں جانتے۔ یہ چند سوالات اسرار صاحب سے ہیں وہ قائم؟

۱۔ شرک بر حال میں شرک ہے یا نہیں؟

۲۔ شرک حاضر کے ساتھ ہو یا غائب کے ساتھ ہو شرک ہے یا نہیں؟

۳۔ شرک زندہ کے ساتھ ہو یا وصال شدہ کے ساتھ ہو شرک ہے یا نہیں؟

۴۔ شرک قریب والے کے ساتھ ہو یا دور والے کے ساتھ شرک ہے یا نہیں؟

ان کے جوابات ڈاکٹر صاحب پر لازم ہیں دو ضرور دیں۔ اور پھر وہ آیات پیش کر دیں جن میں حاضر و غائب، دور و نزدیک کا فرق ہو؟ اور اس فرق کی حدیث بھی پیش کر دیں۔ اگر وہ جوابات نہ دے سکیں تو اعلانِ یقین کر لیں۔

اس تقریر میں اسرارِ صاحب نے بات کہی کہ مساوی قوانین میں مدد مانگنا بری بات نہیں، غلط بات نہیں۔ اور کہا اشعار میں کہا اے خاصائے خاصان رسل اب وقت دعا ہے۔

اپنے اشعار کو ڈاکٹر نے کہا کہ یہ الگ بات ہے۔ یعنی شرک نہیں بس الگ ہے۔ ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ اشعار کا شرک کیسے اور کونسی آیات سے مستثنیٰ ہے۔ اور مادی قوانین میں موجود انسان سامنے والے انسان سے مدد مانگنا غلط نہیں۔ ڈاکٹر نے تین نام بڑی عزت سے اور مترجم سمجھتے ہوئے لے کر ایک ابن تیمیہ، دوسرا شاہ ولی اللہ، تیسرے مجدد الف ثانی شیخ احمد ربیع بن علی علیہ الرحمہ

ڈاکٹر صاحب ہم ان تینوں حضرات سے غائبانہ مدد، دور سے مدد، بعد وصال مدد اور قبر والے سے مدد کھانے کو تیار ہیں آپ شرک کا فتویٰ تیار کر لیں۔ اس کے علاوہ ہم قرآن وحدیث سے صحابہ کرام، مفسرین، محدثین اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کا ثبوت دکھائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ آپ ہمارے سوالات کے جوابات عنایت فرما دیں۔

تقرائیں کرام ہم نے ڈاکٹر ڈاکٹر انجک کو پہنچ دیا ہے جواب نہیں آیا۔ ہم نے پانچ سوالات کے جوابات نہ آئے۔ ہم پھر وہی سوالات نقل کر رہے ہیں۔

۱۔ یہ ڈاکٹر اسلام کے کون سے فرقے میں ہیں؟

۲۔ ان کے نزدیک کونسا ترجمہ درست ہے۔ مترجم کا نام بتائیں؟

۳۔ قرآن کریم کی تفسیر کے اصول کیا ہیں۔

۴۔ قرآن مجید میں تاریخ و منسوخ کتنی آیات ہیں؟

۵۔ قرآن کریم کو حدیث کے بغیر سمجھ سکتے ہیں؟

جناب ان تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ یہ سوالات کے جوابات وہ ڈاکٹر ٹائیک سے پوچھیں اور ہم کو بتا دیں۔ اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے۔ جب وہ لوگوں کو سوال کے جواب دیتے ہیں تو ہمارے بھی جواب دیں۔ اگر دو انٹرنیٹ پر دینا چاہیں، تحریر کر دینا چاہیں، ہیرے موں پر دینا چاہیں، تقریر میں دینا چاہیں، جس طرح ان کو آسانی ہو دیں ہم کوئی خاص شرط نہیں لگا رہے۔ اگر کوئی صاحب خود وہ جوابات ان سے لے کر ہم کو بتا دیں ان کی مہربانی ہوگی۔ ورنہ ان سوالات کے جوابات سے عاجز تصور کیے جائیں گے۔ کیا وجہ ہے کہ ہمارے سوالات کے جوابات نہیں دے رہے؟ اگر ڈاکٹر ڈاکٹر ٹائیک صاحب یہ شرط لگا لیں کہ میرے سامنے آکر سوالات کرو تب جوابات دوں گا۔ ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں بشرطیکہ نکلت ان کے ذمہ ہو جائے۔

ورنہ وہ انٹرنیٹ پر دوسروں کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں تو ہمارے بھی دیں۔ اب وہ جتنی دیر جوابات دینے میں تاخیر کریں گے سوالات کی تعداد بڑھتی چلے گی۔ ہم جو بات کر رہے ہیں وہ مدد ہی سے کر رہے ہیں۔ خود ڈاکٹر کے بیان کو سن کر یاد کیج کر۔ اس کے علاوہ سی ڈی بھی موجود ہیں وہ بھی ثبوت ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ جو اعتراض آپ نے کئے ہیں وہ ڈاکٹر صاحب کی ڈھنگ کے ہٹام کیا جا رہا ہے۔ ہم

نے عرض کی کہ جو پروگرام پیش فی وی سے آتا ہے یہ ڈاکٹر ڈاکرنا ٹیک ہے یا کوئی اور ہے؟ اس پر وہ خاموش کالونی میں چلے گئے۔

ایک اور صاحب نے کہا کہ آپ نے دنیا میں سب سے پہلے ڈاکرنا ٹیک پر قلم اٹھایا کتنا پیٹھل میں اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے آمین۔ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو بہت ٹیک اور ابدال ہے۔ ہم نے عرض کیا ابدال کسے کہتے ہیں ولاہت کا کونسا درجہ ہوتا ہے۔ اور کون سے ابدال نے اسلام اور ہندو ازم کو برابر کہا؟ اس پر سنتے ہی دوسرا قلم اٹھ چلے گئے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: گرائیں ولی است۔ لعنت بر ولی است۔ ایک صاحب نے ڈاکرنا ٹیک کو ڈاکرنا فی قراویا علی اصطلاح میں۔ سب لوگوں کی اپنی اپنی رائے ہے۔ بہر حال ہم قرآن وحدیث اجماع و قیاس کے خلاف جس کو دیکھیں گے اس کو تنبیہ کریں گے۔ اخلاقی شرعی قانونی وغیرہ۔

ایک تقریر میں ڈاکٹر نے کہا کہ بھگوان ایک ہی ہے دوسرا نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ عرض ہے کہ ایسے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ توبہ کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب جب بے شمار اور ۹۹ نام مشہور ہیں تو مشرکوں ہندوؤں کے دیوتا کا نام استعمال کرنا اللہ تعالیٰ پر ایسے اولیٰ ہے۔

اس وقت ڈاکٹر کا پروگرام عالمی بھائی چارہ اوگ دیکھ رہے ہیں۔ اور دوسرا اظہار حق کے عنوان سے چل رہا ہے۔ جو کئی پارٹس میں لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اس میں ڈاکٹر صاحب کی کوشش ہے کہ عالمی بھائی چارہ میں سب انسان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں چاہے وہ کس بھی مذہب سے ہوں۔

عرض ہے کہ ایسے مقرر پہلے بھی آتے رہے ہیں اور آئندہ بھی آتے رہیں

لے۔ لیکن حق و باطل کو قبح کرنے والے ملت گئے اور ملت جا نہیں گئے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ حق و باطل ایک ہو جائے۔ ڈاکٹر صاحب ایمانی بھائی چارے کی بات کریں۔ کہ سب سے پہلے ایمان ہے اگر کسی کے پاس ایمان نہیں تو ہم اس کو اپنا بھائی کیسے مان لیں۔ یہ کام ڈاکٹر صاحب کو مبارک ہو۔

ایک پروگرام کے ناظرین میں پیش فی وی والے قرآن کے ساتھ ہندو کی وی بھی دکھاتے ہیں جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ دونوں کتابیں برابر ہیں۔

یہی وہ خرابی ہے کہ ہم سمجھ رہے ہیں کہ کہاں انسان کی کبھی ہوئی وہ جو خرابیوں پر مشتمل ہے اور کہاں قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام جو ہر شک سے مبرا ہے۔ جس میں شک کی جگہ ہی نہیں۔ ایسی باہرکت کتاب اور اسلام کو ہندو ازم کے برابر کرنا اور کہنا جیسا کہ ہم نے پہلے حوالہ دیا کہ ایک پروگرام کا نام اسلام اور ہندو ازم میں یکسانیت ہے جو سراسر غلط ہے اور فی ہے اور توبہ کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب ہندو جیسا کہ یہودی کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر مسلمان کو اسلام سے خارج کرنے کا کوئی اشارہ یا بات نہ کریں۔ کہ مسلمانوں کا ایمان بچانا لازم ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو ایمانی ادب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ شکوک و شبہات ہندو اسلام کے خلاف ہیں ان سے پرہیز کریں۔ ہندو ازم کو ان کی کتابوں کو اسلام اور قرآن کے برابر نہ کریں۔ یہاں یہ بھی عرض کر دیں کہ ڈاکٹر صاحب اسلام کے متعلق ہم سے کوئی سوال کریں ہم فوراً جواب دیں گے ان شاء اللہ۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب کا مطالعہ ہندو کتابیں اور عیسائی مذہب کی کتابوں کا ضرور ہے مگر اسلامی معلومات میں وہ عفر ہیں۔ وہ وقت دور نہیں جب ڈاکٹر صاحب کو توبہ کرنی پڑے گی۔ غلط قرآن سے غلط تفسیر سے غلط مسائل سے غلط باتوں سے۔ اسی سلسلے میں ہم نے کنز الایمان کی طرف سے حکومت وقت کو خطا خط پیش کر رہے ہیں کہ وہ غلط قرآن ہم بند کرائیں۔ ایسے تمام خطوں اور

مکتبہ نگرو فیروز پور پابندی عائد کریں۔

ذاکر نایک نے ایک اور پروگرام صلوات Sallat میں سوال کے جواب میں کہا کہ نماز میں بیٹے پر ہاتھ باندھنے سے عمل کے لئے قرآن کی آیت نہیں ملتی اور نہ ہی حدیث بیان کی۔ ذاکٹر صاحب آپ صحیح حدیث والے ہیں بیٹے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کہاں ہے۔ اور کتنے صحابہ کرام سے ثابت ہے؟ ذاکٹر صاحب اس مسئلہ پر بھی مناظرہ کی تیاری کر لیں۔ کہ وہ سنت کے خلاف لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اپنی نماز اور دوسروں کی نماز برباد کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جو اس ذاکٹر کو پتہ نہیں کیا کچھ رہے ہیں کہ یہ کیا بڑا عالم ہے، وہ دیکھیں کہ بغیر دلیل کے یہ بیٹے پر ہاتھ باندھنے کا نماز کیسے بنا رہے ہیں۔ یہ لوگ اس سے حوالہ طلب کریں۔ کس صحیح حدیث میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم ہے۔ ذاکٹر صاحب کو دس لاکھ روپے انعام صحابہ سے ایک حدیث قوی دکھادیں جو نماز میں بیٹے پر ہاتھ باندھنے کا حکم ہو۔ یا مرفوع حدیث دکھادیں۔

اگر ان کی پیش کردہ روایت میں ضعف ثابت ہو گیا تو اپنی سزا خود بخود کر لیں۔ دنیا بھر کے وہابیوں خاریجوں نجدیوں غیر مقلدوں کو دعوت عام ہے صرف ایک حدیث صحیح مرفوع پیش کردہ دس لاکھ روپے انعام حاصل کرو۔ جتنے وہابی ثبوت دکھائیں گے سب کو لاکھ الگ الگ دم دیا جائے گا۔ اگر حدیث صحیح مرفوع نہ پیش کر سکے تو اعلان یہ کر لیں اپنے مذہب سے اپنے عمل سے لوگوں کو دھوکہ دینے سے۔

ذاکٹر صاحب کا یہ اعلان کہ وہ صحیح ثابت کیے ہیں ان کو نماز میں بیٹے پر ہاتھ باندھنے والی حدیث پیش کر کے اپنے بیٹے کو ڈکے کھاتے ہیں۔ کیونکہ یہ مستند نماز کا ہے اور ابتداء سے جو سنت کے مطابق ہوئی چاہئے۔ اور صحیح مرفوع حدیث سے ثابت ہو۔ اپنی مرضی سے اور ضعیف روایت پر عمل کرنا منہ نہیں سمجھتا۔ اگر ضعیف حدیث سے بیٹے پر ہاتھ باندھنے سے بدعت حدیث والے نہ ہوتے۔ تو ہم صاحب سے نہ دینی کوئی

ذاتی دشمنی نہیں۔ مگر جب ذاکٹر صاحب قرآن اور حدیث صحیح کی بات کرتے ہیں تو ان کو نبوت دینا ہوگا ورنہ تو یہ کرنا ہوگی۔ اس میں ناراضگی والی کوئی بات نہیں۔ ہمارے سوالات اور مناظرہ کے نتیجے کا جواب دیں ان کا اعلان بھی ہے کہ وہ قرآن اور صحیح حدیث کے علاوہ نہیں مانتے۔ جبکہ اسلام میں چار دلائل شرعیہ ہیں۔ قرآن کریم، حدیث، اجماع، قیاس شرعی۔ ہم نے پہلے بھی کہا اب پھر کہہ رہے ہیں کہ اسلام کی معلومات میں ذاکٹر صاحب صفر ہیں۔ اوپر چار دلائل شرعیہ میں سے یہ وہ مانتے ہیں اور دو کا انکار لازم آتا ہے۔ جو مگر ان کی دلیل ہے۔ ہم نے ذاکٹر صاحب کو ای نیل کے ذریعے جواب طلب کئے ہیں۔ اب تک دس دفعہ ای میل کر چکے ہیں مگر کوئی جواب نہ آیا۔ ہم ان تمام دوستوں سے درخواست کرتے ہیں جن کے پاس انٹرنیٹ ہے وہ بھی رابطہ کریں۔ اگر کوئی جواب آجائے تو ہمارے ای میل پر مطلع فرمائیں۔ شکریہ۔ اگر کسی صاحب کے پاس ذاکٹر کا موبائل نمبر یا فون نمبر ہے تو بتا دے بات کرنا چاہتے ہیں۔

یہاں ایک سوال اور ذاکٹر صاحب سے کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم پارہ 26 سورۃ فتح آیت نمبر 2 کا ترجمہ کریں اور اس کے متعلق اپنا عقیدہ بیان کریں؟ اس سے بھی ذاکٹر صاحب کے ایمان کا پتہ لگ جائے گا یہ بہت اہم سوال ہے۔ اس لئے کہ اس آیت کے ترجمے میں بڑے بڑے تھوکر کھانچے ہیں۔ اور اس آیت کا درست ایمان افروز ترجمہ صرف کٹر ایمان میں ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ ذاکٹر صاحب دو چیزیں مانتے ہیں قرآن و حدیث۔ ہم یہاں ایک آیت سورۃ نساء پارہ 5 آیت 59 کا ترجمہ نقل کرتے ہیں جس میں تیسری دلیل کا ثبوت دیکھ سکتے ہیں۔

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم بالوالدہ کا اور اس کے رسول (ﷺ) کا۔ ان کا جو تم میں حکومت

والے ہیں۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں تین کے حکم پر چلنے کا حکم ہے۔ ہاں یہ بات ظاہر ہے کہ مسومت والے شرعی اخلاقی محبت والے ہوں۔ یعنی شریعت کے خلاف چلنے میں حکم نہ مانو حکومت والوں کا مگر تین چیزیں موجود ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب دو مانتے ہیں۔ تیسرے کا جواب دیں ڈاکٹر صاحب؟ ڈاکٹر صاحب کے دلائل زبردستی والے ہیں جیسے لال مسجد والے زبردستی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ ملائین اور بالاکوٹ کی تاریخ دہرائی جاری ہے کہ اسٹیشن ڈاکوئی نے جو کہ وہابی غیر متقلد زبردستی بیوہ عورتوں کی شادی گرا دی تھی۔ یہ اس کا جہاد تھا جو کہ منع ہے اسلام میں۔ اس وقت پورے پاکستان کے عوام اور عارفین اس ڈنڈے کی مذمت کر رہے ہیں۔ میڈیا پر عوام کا غم و غصہ دیکھا دیکھ رہی ہے کہ ظالماہ کے ہاتھ میں ڈنڈے۔ یہ کوئی تعظیم ہے؟ یہ کوئی سنت ہے؟ بلکہ یہ بدترین بدعت ہے۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ قانون کی پابندی دیکھے انصاف کے تقاضے پورے کرے اور ایسے شریعتی بندوں سے عوام کو نجات دلائے۔ ہم کئی کئی فیصلے صدر اور وزیراعظم کے نام شائع کر چکے ہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں کہ غلط تراجم جن مصلحوں پر نشر ہو رہے ہیں اور بازاروں میں یک دہے ہیں ان پر فوری پابندی لگائی جائے کہ یہ انقلابی عمل ہو گا اور پوری قوم کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہو گئے۔

۱۸ اپریل بروز اتوار لائسنس ایریا کراچی میں نام نہاد غیر متقلد اہل حدیث وہابی نے سورۃ فتح آیت نمبر ۱۷ میں حضور ﷺ کو گناہ کار (معاذ اللہ) جیسے الفاظ استعمال کئے جو کہ آپ کی عظمت و عصمت کے خلاف ہیں۔ اور جو کچھ قصاص تھا اس کے ذمہ دار انتظامیہ ہے۔ اس لئے کہ جب تک ایسے گستاخانہ کفریہ تراجم پر پابندی نہیں لگتی ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔ اور ادب و احترام کا ترجمہ کنز الایمان دنیا کا واحد ترجمان، مسلمانان عالم کی جان و آبرو پر ہی ہے، ذوق میں فریج میں، جاپانی میں اور دیگر زبانوں میں کنز الایمان کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

ہم نے اعانہ یہ پوچھا تھا کہ اگر کوئی خرابی یا بے ادبی غلطی سے ہوئی ہو تو ہم فوراً اس کو درست کریں گے۔ ورنہ آپ کے غلط تراجم کی تعداد 200 آیات ہیں ان کو درست کرو۔ اور تو بہ کرو۔ اور یہی ہے اہل کفر جہرہ ڈاکٹر ڈاکر نے بھی بیان کیا تھا۔ اس کی تفصیل ہم چوتھے حصے میں لکھ رہے ہیں۔ اس وہابی کو سرعام پھانسی دی جائے کہ شرعی فیصلہ دفتویٰ ہے اگر شرعی احکام پر عمل ہو جائے تو ایسے آنے والوں کا سد باب ہو جائے گا۔ وہابیوں کی انتظامیہ مساجد کو پابند کیا جائے کہ دل آزاری اور اخلاقی بیان مکمل بند کئے جائیں جس سے فرقہ وارانہ فساد ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار صاحب ہمارے سوالات کے جوابات ضرور دیں۔ چلتے چلتے یہ بھی بتادیں کہ دیوبندی یوسف لدھیانوی نے یا رسول اللہ پکارنے پر پانچ صورتیں چار لکھیں۔ کتاب انصاف امت میں ان پر شرک کا فتویٰ لکھے گئے یا نہیں؟ اور جن علماء دیوبند نے یا رسول اللہ پکارا ان پر کیا فتویٰ ہے؟ خود ڈاکٹر اسرار نے استغاثہ کی صورت کو الگ کہا۔ اس کے شرک نہ ہونے کی کون سے قرآنی دلیل ہے یا حدیث ہے؟ اس کے علاوہ ہم باہر چوہدری کے متعلق بھی لکھ رہے ہیں کہ یہ منکر حدیث سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کچھ اور شیخ صاحب کے نام ہیں جن کی تفصیل آ رہی ہے جو قوم کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے لئے کسی صاحب کے پاس ٹھوس شواہد ہیں تو وہ ہم کو اور سال کر دیں تاکہ تحریر و تقریر کے ذریعے جواب دیا جاسکے اور قوم کو باخبر رکھا جاسکے۔

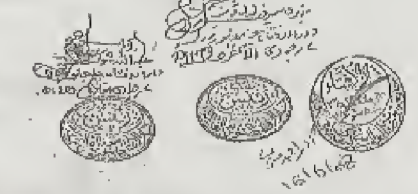
دین مہدی دارالعلوم کافتوی، جاوید احمد غامدی گمراہ اور بے دین شخص ہے

دارالافتاء

دارالافتاء

© Kamal-ud-Din Publications
Name: Dr. Tahir ul-Qadri
Address: Darul Uloom Haqqania
Suburb: Dera Ismail Khan
District: Faisalabad
Phone: 37342298
Fax: 37342298
Email: info@darul-ifta.com
Website: www.darul-ifta.com

جس کا یہ موقف اور اس کا رویہ غامدی کے لیے ایک نیا دور ہے۔
وہ کہہ کر ناچاؤ کر رہا ہے کہ اس کا موقف اور اس کا رویہ غامدی کے لیے ایک نیا دور ہے۔
اس سے متعلق درج ذیل کتب کا مطالعہ ضرور فرمائیے۔
غلام احمد صاحب کیا ہے (مردودہ راجح) - علامہ عبدالحق صاحب
غلام احمد صاحب کیا ہے (مردودہ راجح) - علامہ عبدالحق صاحب
غلام احمد صاحب کیا ہے (مردودہ راجح) - علامہ عبدالحق صاحب

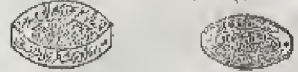


یہ شخص دنیا کی ساری باتوں کو اپنے لیے لے کر گیا ہے۔
یہ شخص دنیا کی ساری باتوں کو اپنے لیے لے کر گیا ہے۔
یہ شخص دنیا کی ساری باتوں کو اپنے لیے لے کر گیا ہے۔

تصاویر - دین مہدی دارالافتاء

شیخ محمد امجدی گمراہ ہے، علامہ عبدالحق صاحب کا فتویٰ

علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد امجدی گمراہ ہے۔
علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد امجدی گمراہ ہے۔
علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد امجدی گمراہ ہے۔
علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد امجدی گمراہ ہے۔
علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد امجدی گمراہ ہے۔
علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد امجدی گمراہ ہے۔
علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد امجدی گمراہ ہے۔
علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد امجدی گمراہ ہے۔
علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد امجدی گمراہ ہے۔
علامہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد امجدی گمراہ ہے۔



تصاویر - دین مہدی دارالافتاء

24

بہارِ حقیقت

03/26/2008

کی

برای دسترسی به این مقاله به آدرس زیر مراجعه کنید:

أما بعد فتعزى إلى الله تعالى

(۱) در صورتیکه در هر یک از این موارد،

សង្គមប្រជាជន

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

4

رجوعی پیکلہ مکمل ہو کر ۱۰۰ روپے تک پہنچا دیا۔

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ:

—4—

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين
والمؤمنين الذين آمنوا بالله ورسوله
والذين هم على صراط مستقيم

ATTACHMENT

